Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئی کتاب

تیسرا حصّہ

مُرتّبہ

مکتبہ جامعہ دہلی

۱۲
۱۲/۱۷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

222
CHECKED 1973
पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

نئی کتاب

(تیسرا حصّہ)

222;U

مرتّبہ
مکتبہ جامعہ

پبلشرز

مکتبہ جامعہ، دہلی

قیمت ۸ / ۱۹۳۹ء (حقوق محفوظ)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئی کتاب

تیسرا حصّہ

فہرست مضامین

سبق	مضمون	صفحہ	سبق	مضمون	صفحہ
۱	دعا . . .	۱	۱۱	موٹر سائیکل	۶۲
۲	بیٹا اور ماں	۴	۱۲	تندرستی . .	۶۵
۳	آزادی کی لڑائی	۷	۱۳	سکندر	۷۰
۴	اُسی سے ٹھنڈا اُسی سے گرم	۱۳	۱۴	ہندو مسلمان بھائی بھائی	۷۵
۵	موت کا ڈر	۲۲	۱۵	آؤ مل کر گائیں گیت	۸۰
۶	دُکھ سُکھ .	۲۹			
۷	دیس کا سپاہی	۳۲	۱۶	جاڑا . .	۸۳
۸	ہمارا گھر	۳۶	۱۷	پودا . .	۹۰
۹	گھر والے	۴۴	۱۸	حضرت زرتشت	۹۶
۱۰	چین کا چیانگ	۵۰	۱۹	بچّہ اور جگنو	۱۰۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سبق	مضمون	صفحہ
۲۰	افریقہ کے حبشی	۱۰۵
۲۱	ایک چھوٹے کی کہانی	۱۱۳
۲۲	بی امّاں	۱۱۹
۲۳	ہوائی جہاز	۱۲۴
۲۴	اسکیمو کی کہانی	۱۲۶
۲۵	گاؤں کی صفائی	۱۳۱
۲۶	کیا بجا ہے؟	۱۳۶
۲۷	رام چندر جی	۱۴۲
۲۸	ہمارا وطن	۱۴۹
۲۹	بچوں کا ٹیلی فون	۱۵۲
۳۰	جنگل کا بادشاہ	۱۵۸
۳۱	دادا بھائی نوروجی	۱۶۶
۳۲	بُڑھیا کا دیا	۱۷۳
۳۳	روئی کا کارخانہ	۱۷۶
۳۴	پھیری والا	۱۸۳
۳۵	مُنشی	۱۸۷
۳۶	باغ کی سیر	۱۹۱
۳۷	اِنصاف	۱۹۳
۳۸	مُرغی کا نرالا بچّہ	۲۰۰
۳۹	نڈر فاطمہ	۲۱۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئی کتاب

تیسرا حصّہ

١۔ دُعا

اے دُنیا کے باغ کے مالی
اے اپنے بندوں کے والی
دِل کے مالک جان کے مالک
دُنیا اَور جہان کے مالک
دُوسرا تجھ سا کوئی نہیں ہے
تجھ سا داتا کوئی نہیں ہے
بخش ہمارے جسم کو طاقت
بخش ہمیں محنت کی عادت
پڑھنے پر دِل مائل کر دے
عِلم و ہنر میں کامل کر دے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمّت دے کچھ کام کریں ہم
جگ میں روشن نام کریں ہم
دل میں وطن کی اُلفت بھردے
خدمتِ قوم کے قابل کردے

(بچّوں کا تحفہ) (محمد شفیع الدّین نیّر)

سوال

(۱) باغ کا مالی، بندوں کا والی، جان اور جہان کا مالک کون ہے؟

(۲) وہ کون ہے جس کے برابر کوئی دانا نہیں اور اُس جیسا کوئی دُوسرا نہیں؟

(۳) آخر کے دو شعروں کا مطلب بتاؤ۔

مشق

(۱) والی - مالک - کامل - اُلفت - نام روشن کردے۔
اُوپر کے لفظوں کو نیچے کے جُملوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھر دو :-

اَے خُدا تو سب کا . . . . ہے۔

تو ہی سب کا . . . . ہے

مجھے عِلم میں . . . . کر دے

دُنیا میں میرا . . . .

میرے دِل میں وطن کی . . . . . بھر دے

(۲) نیچے کے لفظوں سے اُوپر کی دُعاؤں کی طرح تم بھی دُعائیں لِکھ دو :-

دانا، مائل کر دے، خِدمتِ قوم

عملی کام

اس نظم کو زبانی یاد کر لو اور صُبح شام اِس کو پڑھا کرو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲- بیٹا اور ماں

اَمّاں! اگر مَیں گلاب کا پھُول ہو کر پیڑ کی ٹہنی پر آ کر کھِلتا۔ صُبح کے وقت پتّوں میں ناچتا تو تُو مجھے پہچان نہ سکتی! تُو مجھ سے ہار جاتی اَمّاں!

تو پُکارتی بیٹا کہاں ہو؟

مَیں چُپ چاپ وہیں بَیٹھا ہنستا!

اُس وقت تُو جو کچھُ بھی کرتی مَیں اپنی کھُلی آنکھ سے دیکھتا۔

جب تُو نہا دھو کر، بال کھولے، اس پیڑ کے پاس سے مندر کو جاتی، تو دُور سے تجھے پھُول کی میٹھی باس آتی!

اَور تُو نہ پہچانتی کہ یہ باس تیرے بیٹے کی ہے!

دوپہر کا کھانا کھا کر جب تُو گیتا پڑھنے بَیٹھتی تو پیڑ کا سایہ تیری پیٹھ پر آ کر پڑتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَور میرا چھوٹا سا سایہ تیری کتاب کے
صفحے پر پڑتا - تو اُس وقت بھی نہ پہچان
سکتی کہ یہ تیرے بیٹے کا سایہ ہے - جو
تیری آنکھوں کے سامنے ناچ رہا ہے!
شام کے وقت جب تو دِیا جلاتی'
اَور گائے بھیڑوں کو گھیر لانے کے
لئے باہر جاتی'
تو مَیں بھُول ہو کر کھیلنے کے کھیل کو
چھوڑ کر زمین پر کود پڑتا!
اَور پھر تیرے بیٹے کے رُوپ میں
آجاتا اَور تجھے کہانیاں سُناتا!
تُو کہتی :۔ "نٹ کھٹ! تھا کہاں اِتنی دیر؟
مَیں کہتا :۔ "جاؤ نہیں بتاتا" +

(ٹیگور)

سوال

(۱) بیٹا کِس رُوپ میں اپنی ماں سے کھیلنا چاہتا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) جب اُس کی ماں مندر کو جاتی ہے - تو وہ
کِس رُوپ میں اُس کے پاس پہنچتا ہے ؟
(۳) گیتا پڑھتے وقت ماں اُسے کہاں دیکھتی ہے؟
(۴) اپنے اصلی رُوپ میں وہ کب اپنی ماں کے
پاس آتا ہے ؟
(۵) تب ماں اُس سے کیا کہتی ہے ؟

مشق

لڑکا کھیلتا ہے - لڑکی کھیلتی ہے ؛
دیکھو - نر کے لئے "کھیلتا ہے" اور مادہ کے
لئے "کھیلتی ہے" لکھا جاتا ہے ؛
اب نیچے خالی جگھوں میں صحیح لفظ بھرو :-
لڑکا پڑھتا ہے لڑکی ..... باپ ..... ماں پڑھتی ہے-
مور ناچتا ہے مورنی .... ہاتھی .... ہتھنی دوڑتی ہے-
گدھا رینکتا ہے گدھی .... ؛

عملی کام

گلاب کے پھول کی ایک تصویر لاؤ - اُسے دیکھتے
جاؤ اور اِس سبق کو پڑھو ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳- آزادی کی لڑائی

یورپ میں ایک چھوٹا سا مُلک ہالینڈ ہے - یہ مُلک سمندر کے بالکُل کِنارے پر ہے - لیکن اُس کی زمین سمندر سے نیچی ہے اور سمندر کا پانی اِس سے اُونچا بہتا ہے - تُم کہوگے پھر یہ مُلک ڈُوب کیوں نہیں جاتا ؟

سُنو، بات یہ ہے کہ جینے کے لِئے آدمی ساری ترکیبیں کرتا ہے - یہاں کے آدمیوں نے بھی محنت کر کے سمندر کے کِنارے کِنارے بند باندھ دِئے ہیں - اور اِس طرح سمندر کو اندر آنے سے روک دِیا ہے ۔

یہ مُلک ہالینڈ بھی پہلے غُلام تھا - یورپ میں ایک دُوسرا مُلک ہے اسپین - اِسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسپین کا وہاں راج تھا - لیکن ہالینڈ اُس سے لڑ بھڑ کر آزاد ہوگیا - یورپ میں یہ سب سے پہلی آزادی کی لڑائی ہوئی - اِس لڑائی کی بہت سی اچھّی اچھّی کہانیاں سُننے میں آئی ہیں - آؤ آج تُمھیں اِس کی ایک کہانی سُنائیں *

ہالینڈ کا ایک شہر ہے لیڈن - یہ شہر سمندر سے کچھ ہٹ کر ہے - بیچ میں کچھ اَور شہر اور گاؤں ہیں - ایک دفعہ دُشمن کی فوجوں نے اُسے گھیر لیا - شہر والوں نے شہر کے پھاٹک بند کر لیئے - شہر کی دیواروں کے پیچھے سے وُہ دُشمن سے لڑا کرتے تھے اَور اُسے بھگانے کی کوشش کرتے تھے - لیکن دُشمن زبردست تھا - وُہ برابر ڈٹا رہا - خیر یہ بیچارے یہ آس لگائے رہے کہ باہر سے کوئی مدد آجائے - تو ہم دونوں مِل کر دُشمن کو بھگا دیں - لیکن نہ تو اُس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہر کا کوئی آدمی باہر جا سکتا تھا اور نہ
باہر کا آدمی اندر آسکتا تھا۔ ہوتے ہوتے
شہر کا سارا اناج اور پانی ختم ہو گیا۔
کھانے پینے کو کچھ نہ رہا۔ لوگ بھوکے
پیاسے مرنے لگے۔ جب دشمن نے یہ سنا
تو کہلا بھیجا کہ کیوں مصیبت جھیلتے ہو۔
ہار مان لو۔ اور ہمارے غلام بن جاؤ۔
لیکن یہ بہادر آزادی کے متوالے تھے
رہا کیسے مان لیتے۔ انھوں نے دشمن
کی فوج کو کہلا بھیجا۔ "اس خیال میں نہ
رہو کہ ہم بھوک پیاس سے تنگ آکر
غلام بننے پر تیار ہو جائیں گے۔ اگر پیڑوں
کے پتے بھی ختم ہو جائیں گے تو ہم اپنا
الٹا ہاتھ کھا لیں گے اور سیدھے ہاتھ سے
برابر اپنے دیس کی حفاظت کرتے رہیں گے
لیکن مرتے دم تک اسے غلام نہ ہونے
دیں گے"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کے بعد لیڈن کے بہادروں نے باہر والوں کو جو اُن کے اور سمندر کے بیچ میں رہتے تھے۔ چپکے سے کہلا بھیجا کہ ہماری مدد کرو نہیں تو ہم سب مر جائیں گے مگر یہ بے چارے کیا مدد کر سکتے تھے خود مصیبت میں تھے۔ ہالینڈ کے جہاز کھانے پینے کے سامان اور فوجوں سے بھرے سمندر میں کھڑے تھے لیکن وہ اندر نہ آ سکتے تھے اِن لوگوں نے سوچا کہ لیڈن والوں کو غلامی سے بچانے کے لئے اپنی جان دے دینا چاہیئے۔ بس اُنھوں نے سمندر کے بند توڑ دئے سمندر اندر گھس آیا اُن کا شہر تو سب ڈوب گیا لیکن ہالینڈ کے جہاز پانی کے ساتھ لیڈن تک پہنچ گئے یہ دیکھ کر اسپین کی فوج کے پاؤں اُکھڑ گئے وہ بھاگ کھڑی ہوئی اور لیڈن شہر بچ گیا ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) لیڈن والوں نے سمندر کا پانی روکنے کی کیا ترکیب نکالی ہے؟

(۲) ہالینڈ میں پہلے کس ملک کے لوگوں کا راج تھا؟

(۳) لیڈن والے اپنے دشمنوں سے کس طرح لڑ رہے تھے؟

(۴) اُنھیں کس بات کی تنگی ہوئی؟

(۵) جب اسپین والوں نے اُن سے ہار مان لینے کو کہا تو اُنھوں نے کیا جواب دیا؟

(۶) لیڈن والوں کو بچانے کے لئے اُن کے شہر سے باہر رہنے والے بھائیوں نے کیا کیا؟

(۷) اس میں اُن کا کیا نقصان ہوا۔ اور لیڈن کس طرح بچ گیا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱) خالی جگھوں میں ٹھیک ٹھیک لفظ بھرو:-

اُن لوگوں نے .... کہ لیڈن والوں
...... غلامی .... بچانے ... لئے
اپنی .... دے دینا چاہیئے۔ بس اُنھوں نے
سمندر کے .... توڑ دیئے .... اندر گھس
آیا۔ اُن کا .... تو سب ڈوب گیا۔ لیکن
ہالینڈ سے .... پانی کے ساتھ لیڈن تک
پہنچ گئے اور لیڈن شہر .... گیا +

عملی کام

ہالینڈ کے متعلق تصویریں جمع کرو۔ یورپ کے
خاکے پر اِس مُلک کو تلاش کرکے اِس کا
نام لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۔ اُسی سے ٹھنڈا اُسی سے گرم

ایک لکڑہارا تھا ۔ جنگل میں جا کر روز لکڑیاں کاٹتا اور شہر میں جا کر شام کو بیچ دیتا تھا ۔ ایک دن اِس خیال سے کہ آس پاس سے تو سب لکڑہارے لکڑی کاٹ لے جاتے ہیں ۔ سُوکھی لکڑی آسانی سے مِلتی نہیں ۔ یہ دُور جنگل کے اندر چلا گیا ۔ سردی کا موسم تھا کٹکٹی کا جاڑا پڑ رہا تھا ۔ ہاتھ پاؤں ٹھٹھرے جاتے تھے ۔ اُس کی اُنگلیاں بالکُل سُن ہو جاتی تھیں ۔ یہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کُلہاڑی رکھ دیتا ۔ اور دونوں ہاتھ مُنہ کے پاس لے جا کر خُوب زور سے ان میں پھُونک مارتا کہ ذرا گرم ہو جائیں ٭

جنگل میں نہ معلُوم کِس کِس قِسم کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مخلوق رہتی ہے ۔ سُنا ہے ۔اُس میں چھوٹے
چھوٹے سے بالشت بالشت بھر کے آدمی
بھی ہوتے ہیں ۔ اُن کے داڑھی مونچھ سب
کچھ ہوتی ہے ۔ مگر ہوتے ہیں بس مینخ ہی
سے ۔ ہم تم جیسا کوئی آدمی ان کی بستی
میں چلا جائے تو اسے بڑی حیرت سے دیکھتے
ہیں ۔ اور برابر اِدھر اُدھر لگے رہتے ہیں
کہ دیکھیں یہ کرتا کیا ہے ۔لیکن ہم لوگوں
سے ذرا اچھے ہوتے ہیں کہ اِن کے
لڑکے کسی پردیسی کو ستاتے نہیں ۔ نہ
اُس پر تالیاں بجاتے ہیں ۔ نہ پتھر پھینکتے
ہیں ۔ خود ہمارے یہاں بھی اچھے بچے
ایسا نہیں کرتے ۔ لیکن اِن کے یہاں تو
سب ہی اچھے ہوتے ہیں ؎

خیر ۔ لکڑہارا جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہا
تھا ۔ تو ایک میاں بالشتئے بھی کہیں بیٹھے
اسے دیکھ رہے تھے ۔ میاں بالشتئے نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
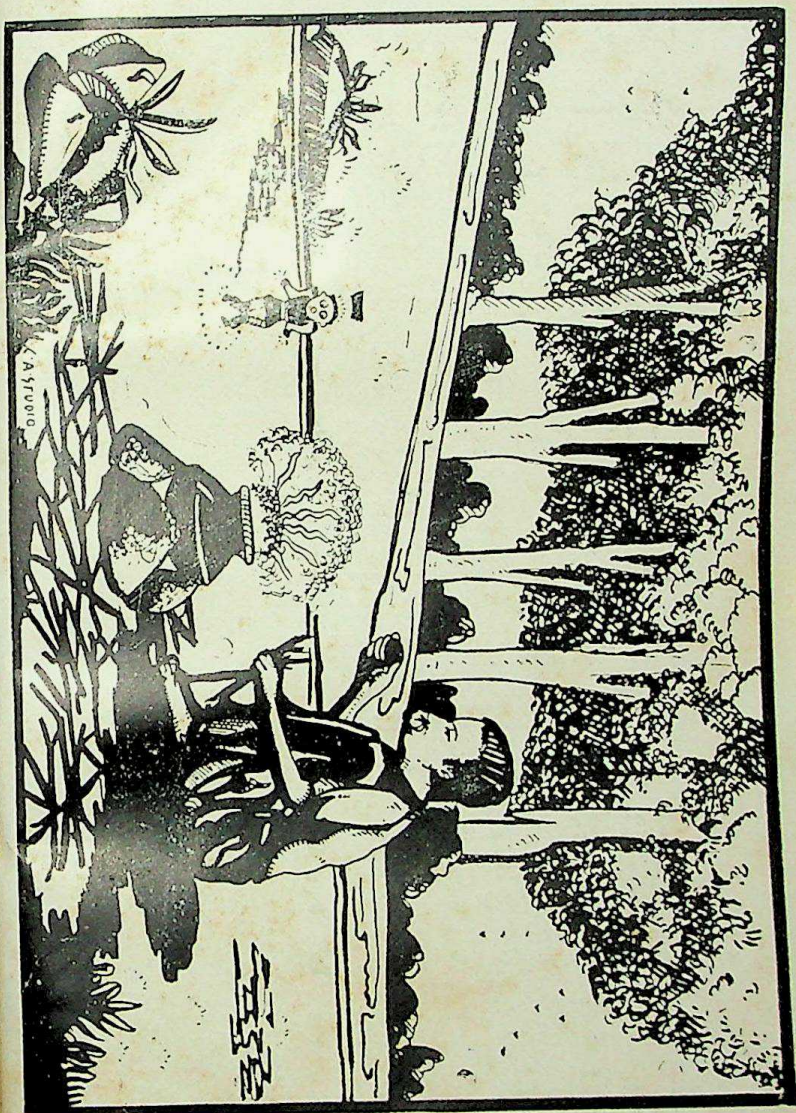
جو دیکھا کہ یہ بار بار ہاتھ میں کچھ پھونکتا ہے۔ تو سوچنے لگے کہ یہ کیا بات ہے۔ دیر تک اپنی ننا شا سی ٹھوڑی اپنے ننھے سے ہاتھ پر دھرے بیٹھے رہے۔ مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ تو یہ اپنی جگہ سے اُٹھے۔ اور کچھ دُور چل کر پھر لَوٹ آئے کہ نہ معلوم کہیں پُوچھنے سے یہ آدمی بُرا نہ مانے۔ مگر پھر نہ رہا گیا۔ آخر کو ٹھمّک ٹھمّک لکڑہارے کے پاس گئے۔ اَور کہا "سلام بھائی بُرا نہ مانو تو ایک بات پُوچھیں"۔

لکڑہارے کو یہ ذرا سا انگوٹھے برابر آدمی دیکھ کر تعجّب بھی ہُوا۔ ہنسی بھی آئی۔ مگر اُس نے ہنسی کو روک کر کہا۔ "ہاں۔ ہاں بھئی ضرور پُوچھو"۔

"بس یہ پُوچھتا ہُوں کہ تم مُنہ سے ہاتھوں میں پھُونک سی کیوں مارتے ہو؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لکڑہارے نے جواب دِیا۔ "سردی بہت ہے - ہاتھ ٹھٹھرے جاتے ہیں - میں مُنہ سے پھُونک کر اِنھیں ذرا گرما لیتا ہُوں پھر ٹھٹھرنے لگتے ہیں پھر پھُونک لیتا ہُوں"۔

میاں بالشتئے نے اپنا سپاری جیسا سر ہلایا اَور کہا "اچھّا اچھّا یہ بات ہے"۔ یہ کہہ کر بالشتئے میاں وہاں سے کِھسک گئے مگر رہے - آس پاس ہی اَور کہیں سے بیٹھے برابر دیکھا کئے کہ لکڑہارا اَور کیا کرتا ہے ۔

دوپہر کا وقت آیا - لکڑہارے کو کھانا پکانے کی فِکر ہُوئی - اِدھر اُدھر سے دو پتھّر اُٹھا کر چُولھا بنایا - اس کے پاس چھوٹی سی ہانڈی تھی - آگ سُلگا کر اُسے چُولھے پر رکھّا - اَور اُس میں آلو اُبلنے کے لئے رکھ دِئے - تازہ لکڑی تھی اس لئے آگ بار بار ٹھنڈی ہو جاتی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو لکڑہارا مُنہ سے پھونک کر اِسے تیز کر دیتا تھا۔ "ارے" بالشتئے نے دُور سے دیکھ کر اپنے جی میں کہا۔ "اب یہ پھر پھونکتا ہے۔ کیا اِس کے مُنہ سے آگ نِکلتی ہے"۔ لیکن چُپ چاپ بیٹھا دیکھا کِیا۔ لکڑہارے کو بھوک زیادہ لگی تھی اِس لِئے چڑھی ہُوئی ہانڈی میں سے ایک آلو جو ابھی پُورے طور پر اُبلا بھی نہ تھا۔ نِکال لِیا۔ اُسے کھانا چاہا تو وُہ ایسا گرم تھا جیسے آگ۔ اُس نے مُشکل سے اِسے اپنی ایک اُنگلی اور انگوٹھے سے دبا کر توڑا اور مُنہ سے فُو فُو کرکے پھونکنے لگا۔

"ارے" بالشتئے نے پھر جی میں کہا۔ "یہ پھر پھونکتا ہے۔ اب کیا اِس آلو کو پھونک کر جلائے گا"۔ لیکن آلو جلا جلایا کچھ نہیں۔ وُہ تو تھوڑی دیر فو فو کرکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لکڑہارے نے اِسے اپنے مُنہ میں دھر لیا اَور غپ غپ کھانے لگا۔ اب تو اِس بالشتیئے کی حیرانی کا حال نہ پُوچھو۔ اِس سے پھر نہ رہا گیا اَور ٹھمک ٹھمک پھر لکڑہارے کے پاس آیا۔ اَور کہا۔ "سلام بھائی بُرا نہ مانو تو ایک بات پُوچھیں"۔

لکڑہارے نے کہا۔ "بُرا کیوں مانوں گا۔ پُوچھو"۔

بالشتیئے نے کہا۔ "تم نے صُبح مجھ سے کہا تھا۔ کہ مُنہ سے پھُونک کر اپنے ہاتھوں کو گرماتا ہُوں۔ اب اِس آلو کو کیوں پھُونکتے تھے۔ یہ تو خود بہُت گرم تھا اِسے اَور گرمانے سے کیا فائدہ"؟

"نہیں میاں ٹِلّو۔ یہ آلو بہُت گرم ہَے۔ مَیں اِسے مُنہ سے پھُونک پھُونک کر ٹھنڈا کر رہا ہُوں"۔

بات تو کچھ ایسی نہ تھی۔ مگر یہ سُن کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میاں بالشتئے کا مُنہ پیلا پڑ گیا - ڈر کے
مارے کپ کپ کانپنے لگے - وُہ برابر پیچھے
ہٹتے جاتے تھے - جیسے لکڑہارے سے ڈر
کر کچھ سہم سے گئے ہوں - ذرا سا آدمی
یُوں ہی دیکھ کر ہنسی آئے - لیکن اِس
تھر تھر کپ کپ کی حالت میں دیکھ کر
تو ہر کسی کو ہنسی بھی آئے - رنج بھی
ہو - لکڑہارے کو بھی ہنسی آئی - لیکن
وُہ بھی بھلا مانس تھا - اُس نے آخر
پُوچھا کہ "کیوں میاں - کیا ہُوا - کیا جاڑا
بہت لگ رہا ہے" - مگر میاں بالشتئے
تھے کہ برابر پیچھے ہٹتے چلے گئے - اَور
جب کافی دُور ہو گئے - تو بولے - "یہ نہ جانے
کیا بلا ہے - کوئی بھوت ہے یا جن ہے
اُسی مُنہ سے گرم بھی اُسی سے ٹھنڈا
بھی - ہماری عقل میں نہیں آتا" - اَور
واقعی یہ بات اِن میاں بالشتئے کی ننھی سی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھوپڑی میں آنے کی تھی بھی نہیں ؛

سوال

(۱) بالشتئے کسے کہتے ہیں ؟

(۲) مُنہ سے فو فو کرنے کا کیا مطلب ہے ؟

(۳) پہلی پھونک سے کیا ہُوا - اور دُوسری پھونک سے کیا ہوا؟

(۴) کوئی ایسی بات کہو جس سے اس فقرے کے معنی سمجھ میں آئیں :-

"اُسی سے ٹھنڈا اُسی سے گرم"

(۵) اپنے ماسٹر صاحب سے پُوچھو کہ اُسی پھونک سے ہاتھ گرم کیوں ہُوا - اور اُسی پھونک سے آلو ٹھنڈا کیوں ہوا؟

مشق

(۱) نیچے لکھے ہُوئے لفظوں کے سامنے اُن کے اُلٹ لکھ دو :-

نزدیک	
رنج	
تازہ	
گرم	
سُوکھا	

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

12/12 (IV)
गुरुकुल कांगड़ी

(۲) سہم جانا، مُنہ پیلا پڑنا، تھرتھر کانپنا ÷

اُوپر کی تینوں باتیں اس وقت ہوتی ہیں۔ جب آدمی ڈر جاتا ہے۔ کسی آدمی نے جنگل میں شیر دیکھا وُہ ڈر گیا۔ اب تم اُوپر کے محاوروں سے تین جُملے اُس آدمی کی حالت پر لکھ دو ÷

(۳) حیرت، تعجب، دونوں لفظوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ تم وُہ جُملے سبق کے ڈھونڈو۔ جن میں یہ دونوں لفظ آئے ہیں۔ دیکھو "حیرت ہوئی" بولتے ہیں اور "تعجب ہُوا" ÷

عملی کام

خود اپنے مُنہ کی پھُونک سے کسی گرم چیز کو ٹھنڈا اور کسی ٹھنڈی چیز کو گرم کرکے دیکھو ÷

مُنشی پیارے لال شاکر کی کتاب "بالشتیوں کا ملک" لے کر اُس میں بالشتیوں کا حال پڑھو ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵۔ مَوت کا ڈر

(آج کل ہمارا دیس غُلام ہے۔ یہاں دوسروں کا راج ہے۔ ہم بہُت دِن سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہے ہَیں۔ چاہتے ہَیں۔ کہ اپنے دیس میں اپنا راج ہو جائے۔ اِسی کو سوراج کہتے ہَیں۔ سوراج حاصِل کرنے کے لئے بہُت سی باتیں ضرُوری ہیں۔ اِن میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ ہمارے دِل سے مَوت کا ڈر نِکل جائے۔ گاندھی جی نے اس بات کو بڑے اچھّے لفظوں میں سمجھایا ہے۔ ہم ان کے اس مضمُون کا کچھ حصّہ یہاں نقل کرتے ہَیں)+

لوگوں نے سوراج کی بہُت سی پہچانیں بتائی ہَیں۔ ایک پہچان سوراج کی یہ بھی ہے کہ دِل سے موت کا ڈر نِکل جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو قوم موت کے ڈر سے کانپا کرتی ہے
وُہ سوراج نہیں لے سکتی اَور اگر کسی طرح
مِل بھی جائے تو اُسے بہُت دِن اپنے
پاس رکھ نہیں سکتی ÷

دیکھو انگریز اپنی جانوں کو ہتھیلی پر
لئے پھرتے ہَیں - اَور پٹھان موت کو
بس اَیسا سمجھتے ہَیں جَیسے کوئی چھوٹی سی
بیماری - کوئی مر جاتا ہے تو وُہ روتے بھی
نہیں - دکھنی افریقہ میں بوئر عَورتیں جانتی
بھی نہیں کہ مَوت کا ڈر کِسے کہتے ہَیں
ابھی کچھُ دِن ہُوئے بوئروں کی جو لڑائی
ہُوئی تھی - اِس میں ہزاروں جوان جوان
عَورتیں بیوہ ہوگئیں - پر اُنھوں نے ذرا
پروا نہ کی - وُہ سوچتی تھیں کہ خاوند یا
بیٹا مرگیا تو مرگیا - دیس کی لاج تو رہ
گئی - دیس غلام ہو جاتا تو پتی کا جِینا بھی
کِس کام کا تھا - یہ اچھّا ہے کہ بیٹا مرجائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَور اُس کی یاد اِس طرح دل میں رکھیں
کہ کبھی نہ بھُولیں ۔ پر یہ اچھّا نہیں کہ
اُسے غلاُم بنانے کے لیئے پالیں پوسیں +
یوُرُپ عوَرتیں اپنے دِل کو اِس طرح سمجھا
لیتی تھیں اَور اپنے پیاروں کو ہنسی خوشی
مَوت کو سَونپ دیتی تھیں +
یہ تو مَیں نے اُن لوگوں کا حال لکھا
ہے جو مرتے ہیں تو مارتے بھی ہیں پر
اُن لوگوں کا کیا پوُچھنا جو دُوسروں کی
جان نہیں لیتے ۔ سدا اپنی جان دینے
کو تیار رہتے ہیں ۔ اَیسے لوگوں کو تو
ساری دُنیا سراہتی ہے +
انگریز اَور جرمن آپس میں لڑے ۔
جانیں لیں اَور جانیں دیں ۔ پر اُس کا
پھل کیا پایا ۔ یہی کہ دونوں میں بَیر بڑھا
دھوکا دھڑی دونوں میں پہلے سے زیادہ
ہوگئی ہر ایک چاہتا ہے کہ دُوسرے کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھوکا دے کر اپنا بھلا کرے ÷

ہمیں سوراج اُسی وقت مِلے گا۔ جب ہم دِل سے مرنے کا ڈر نِکال دیں۔ نہیں تو ہمیں سوراج مِلنے ہی کا نہیں۔ اب تک بھی سوراج کے لِئے جنھوں نے جانیں دی ہیں وُہ سب جوان تھے۔ سب کی عُمر اکیس برس سے کم کی تھی ÷

جب بچّے بُوڑھے مرتے ہیں تو ہم بے کل کیوں ہو جاتے ہیں۔ دُنیا میں تو ہر دم کوئی نہ کوئی مرتا اَور کوئی نہ کوئی پَیدا ہوتا رہتا ہے۔ پھر جب یہ تار لگا ہی رہتا ہے۔ تو اِس پر خوش ہونا یا رونا پیٹنا کیسا؟

ہندُو، عیسائی، مُسلمان، پارسی ہر ایک کا مذہب یہ سِکھاتا ہے کہ آدمی کی رُوح مرتی نہیں۔ وُہ اَمر ہے تو پھر بدن سے جان کے نِکل جانے پر کیوں روتے ہو؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب لوگ مانتے ہیں کہ ہندوستان بڑے قابل لوگوں کا دیس ہے۔ پر دُنیا میں ایسا دیس کوئی نہ ہوگا جہاں کسی کے مرنے پر لوگ ایسے بے چین ہو جاتے ہوں۔ جیسے ہم۔ بس ایک بچّہ پیدا ہو گیا اور ہم خوشی سے پھول گئے۔ اسی طرح اگر کوئی مر گیا تو اتنا روتے اور چلاتے ہیں کہ پڑوسی بے چارے سو بھی نہیں سکتے ۔

اگر ہم سوراج چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے دل سے یہ ڈر نکال دینا چاہیئے۔ پھر جو موت سے نہیں ڈرتا وُہ جیل سے کیا ڈرے گا جو دُکھ اپنی خوشی سے جھیلے جائیں وُہ دُکھ ہی نہیں رہتے سُکھ بن جاتے ہیں۔ جو لوگ دُکھ اور مصیبت سے ڈرتے ہیں وُہ مصیبت کے آنے سے پہلے ہی آدھے مر چکتے ہیں اور جب وُہ مصیبت آن پہنچتی ہے تب تو جیسے جان ہی نکل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاتی ہے - پر جو لوگ دُکھ کی پرواہ نہیں کرتے اور جو سامنے آجاتا ہے - اُسے ہنسی خوشی جھیلتے ہیں - اُن کا چھوٹا بڑا دُکھ سب ایک سا ہوتا ہے - اُنھیں پتہ بھی نہیں چلتا کہ مصیبت کب آئی اور کب گئی - وہ بڑی سی بڑی مصیبت میں بھی ہنستے ہی رہتے ہیں اور جب موت کا سامنا ہوتا ہے - تب بھی مسکراتے ہوئے اُس سے نپٹتے ہیں ٭

سوال

(۱) سوراج کسے کہتے ہیں ؟

(۲) ہمیں سوراج کب مل سکتا ہے ؟

(۳) کون کون لوگ موت سے نہیں ڈرتے ؟

(۴) بوئر عورتوں نے کیا کیا تھا ؟

(۵) وطن کے لئے جان دے دینا اچھا ہے کہ غلام رہ کر زندہ رہنا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶) جو لوگ دُکھ اَور مصیبت سے ڈرتے ہَیں اُن کا کیا حال ہوتا ہے - اَور جو نہیں ڈرتے اُن کا کیا حال ہوتا ہے ؟

(۷) دُکھ میں ہنستے رہنا کیسا ہے ؟

مشق

بات چیت کرنے کا طریقہ تو یہ ہے "یہاں آ" لیکن یہ طریقہ اچھّا نہیں ہے - زیادہ تمیز اور ادب کا یہ طریقہ ہے "یہاں آؤ" - یہ طریقہ برابر والوں کے لئے ہے - بڑوں سے تو اِس سے بھی زیادہ ادب سے بولنا چاہیئے - اِس طرح "یہاں آئیے" +

نیچے کچھ خراب طریقے لکھے جاتے ہَیں - ان کے سامنے برابر والوں اَور بڑوں سے بات چیت کرنے کے اچھے طریقے لکھو :-

کھانا کھا — گھر جا — ایک آم لا — کُرسی سے اُٹھ — پلنگ پر سو رہ — محنت سے کام کر — +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶- دُکھ سُکھ

(نظم)

دُکھ سے یہاں کے گھبرانا کیا
سُکھ پہ یہاں کے اِترانا کیا
ہیں دو دِن کے سب بہلاوے
آگے چل کر ہیں پچھتاوے
ریت کی سی دِیوار ہے دُنیا
اوچھے کا سا پیار ہے دُنیا
آج ہے پانا کل ہے کھونا
آج ہے ہنسنا کل ہے رونا
ہار کبھی اَور جیت کبھی ہے
اِس نگری کی رِیت یہی ہے
یاں کوئی دِن دُکھ پایا تو کیا
اَور کوئی دم سُکھ پایا تو کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھونٹ اِک ایسا مجھ کو پلا دے
تیرے سوا جو سب کو بھلا دے
آئے کسی کا دھیان نہ جی میں
کوئی رہے ارمان نہ جی میں
دل میں لگن بس ایسی لگا دے
سارے غم اپنے غم میں کھپا دے
(حالی)

سوال

(۱) دُنیا میں دُکھ سے کیوں نہیں گھبرانا چاہئے؟
(۲) دُنیا میں سُکھ پر کیوں نہیں اِترانا چاہیئے؟
(۳) دُنیا کو کس چیز سے مثال دی گئی ہے؟
(۴) آخر کے تین شعر کس سے کہے گئے ہیں؟
(۵) اِس نظم کا نام "دُکھ سُکھ" کیوں رکھا گیا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) نیچے شعروں کے ٹکڑے مِلا جُلا کر لکھ دئے ہیں۔
تم اِن کو ٹھیک ٹھیک لکھ کر اصلی شعر بناؤ

سُکھ پہ یہاں کے اِترانا کیا
آج ہے ہنسنا کل ہے رونا
آج ہے پانا کل ہے کھونا
اِس نگری کی ریت یہی ہے
ہار کبھی اور جیت کبھی ہے
دُکھ سے یہاں سے گھبرانا کیا

(۲) دُنیا - دُکھ سُکھ - دھیان - لگن -
اُوپر کے لفظوں سے جُملے بناؤ +

(۳) ہار کبھی اور جیت کبھی ہے
اِس نگری کی ریت یہی ہے
اُوپر کے شعر کا مِثال دے کر مطلب بناؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۷۔ دیس کا سِپاہی

ہمارے دیس ہندوستان کی طرح کبھی اِٹلی بھی غُلام تھا۔ ایک دُوسرا دیس ہے آسٹریا۔ اِس کے لوگ اِٹلی پر راج کرتے تھے۔ اِٹلی والے بے بس تھے۔ اَور بے بسوں کا جو حال ہوتا ہے اُن کا بھی وُہی حال تھا۔ سختیاں جھیلتے تھے ظُلم سہتے تھے +

آدمی کی زِندگی بہت کچھ اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ چاہے تو اپنی دُنیا بدل ڈالے۔ اِٹلی والوں نے جب یہ ٹھان لی کہ پردیسیوں کے غُلام نہ رہیں گے۔ تو بس تھوڑے ہی دِن میں سارے دیس پر بدیسی راج کی جگہ اپنا راج کر لیا +

اِس آزادی کے لِئے اِٹلی والوں اَور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آسٹریا والوں میں بڑی لڑائی ہُوئی - اِٹلی
کے غریب کسان اَور مزدُور ایک طرف
تھے اَور آسٹریا کی بڑی پلٹنیں ایک طرف
اپنا لشکر تو آسٹریا والوں نے اِٹلی کو دبانے
کے لِئے بھیجا ہی تھا خود اِٹلی میں بھی
غریبوں کو روپے کا لالچ دے کر
اپنی فَوج میں بھرتی کرتے تھے - جب وُہ
لالچ سے بھرتی نہ ہوتے اور اپنے دیس
والوں پر ہاتھ اُٹھانے سے اِنکار کرتے
تو اِن پر ظُلم کیا جاتا اَور وُہ زبردستی فوج
میں بھرتی کر لِئے جاتے - اِن ہی بے بس
لوگوں میں ایک لڑکا تھا - اُس نے جی
میں سوچا کہ اَب مجھے پکڑ کر بھرتی کر ہی
لیا ہے - مَیں کیا کرُوں اُس نے یہ ٹھان
لی کہ کچھ ہو - مَیں اپنے دیس والوں پر
گولی نہ چلاؤں گا ؞

لڑائی چھڑی یہ لڑکا بھی آسٹریا کی فوج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ساتھ رن میں گیا - پر اُس نے اپنی بندُوق میں ایک گولی بھی نہیں بھری - اُس کے دیس کی فوجوں کی طرف سے گولیاں آئیں اور سنسناتی ہُوئی اُس کے پاس سے نکل جاتیں پر یہ ایک فیر نہ کرتا آخر کو ایک گولی آئی اور اُس کی چھاتی کے پار ہوگئی *

لڑائی بند ہُوئی تو میدان میں یہ لڑکا بھی مرا پڑا تھا پر اُس کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ تھی *

یہ کیوں مُسکرا رہا تھا اِس لئے کہ اُس نے اپنے دیس والوں پر گولی نہیں چلائی اور اپنی جان دے دی - دیس کی بھلائی کے لئے جان بھینٹ دینے میں جو مزا ہے وُہ غلامی کی زندگی میں کہاں !

سوال

(۱) پرائے راج میں اِٹلی والوں کا کیا حال تھا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) اِٹلی والوں نے اپنے جی میں کیا ٹھانی؟
(۳) آسٹریا والوں نے اِٹلی والوں سے لڑنے کے
لئے فوج کہاں کہاں سے بھرتی کی؟
(۴) وُہ لوگوں کو فوج میں کِس طرح بھرتی کرتے تھے؟
(۵) آسٹریا کی فوج کا یہ سپاہی اِٹلی والوں پر گولی
کیوں نہیں چلاتا تھا؟
(۶) دیس کی بھلائی کے لئے جان دینا اچھا ہے کہ
غُلامی میں زندہ رہنا ؎

مشق

دیسی کا برعکس ہے بدیسی - نیچے دِئے ہُوئے
لفظوں کا برعکس بتاؤ :-
بھلائی ــــــ غُلامی ــــــ لڑائی ــــــ ظُلم ــــــ
غریب ــــــ

عملی کام

یورپ کے نقشے میں اِٹلی کا مُلک بھی پہچان
لو اور آسٹریا کا بھی ؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۸- ہمارا گھر

[رشیدہ اور اختر دونوں کھیلتے کھیلتے لڑ پڑتے ہیں ÷]

رشیدہ :- نکل جاؤ ہمارے گھر سے ÷

اختر :- واہ بڑی آئیں ہمارے گھر کو اپنا گھر کہنے والی - تم کہاں سے لائی تھیں گھر - یہ گھر تو ہمارا ہے ÷

رشیدہ :- اچھا جیسے یہ گھر آپ ہی نے تو بنوایا ہے ÷

اختر :- تو پھر کیا تم نے بنوایا ہے ؟

رشیدہ :- نہیں بنوایا تو کیا ، یہ گھر ہے ہمارا ÷

اختر :- تمھارا کیسے ، ہمارا ہے ÷

رشیدہ :- نہیں ہمارا ہے ÷

اختر :- ہمارا ہے ÷

رشیدہ :- ہمارا ہے ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

[خلیل (دونوں بچوں کے باپ) کام
کر رہے ہیں ؛

خلیل :- ارے یہ تم لوگوں نے کیا شور مچا
رکھا ہے ۔ کام کرنے دو گے یا نہیں ؛

اختر :- دیکھیئے ابّا جی یہ رشیدہ مجھے گھر سے
نکال رہی ہے ۔ کہتی ہے ۔ یہ گھر ہمارا
ہے ؛

رشیدہ :- اور ابّا جی یہ اختر مجھ سے جھگڑ رہا
ہے ۔ کہتا ہے یہ گھر تمہارا نہیں ؛

خلیل :- جاؤ بھاگو کھیل میں لڑتے نہیں
ہیں ۔ گھر دونوں کا ہے ؛

[لڑائی کے بعد ذرا سی دیر میں رشیدہ اور
اختر دونوں کا ملاپ ہو گیا ۔ دونوں پھر
کھیل میں لگ گئے ؛

[رات کا وقت]

اختر :- دیکھنا امّاں رشیدہ مجھ سے لڑتی
ہے ۔ کہتی ہے یہ گھر ہمارا ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماں :- ٹھیک تو کہتی ہے ÷
اختر:- تو کیا گھر ہمارا نہیں ہے ÷
ماں:- ہاں ہاں تمہارا بھی ہے ÷
اختر:- دونوں کا کیسے ہُوا - ابّا بھی یہی کہتے تھے ÷
ماں :- رشیدہ تُمہاری بہن ہے نا - اِس لئے یہ گھر تُمہارا بھی ہے - رشیدہ کا بھی - تُمہاری آپا جان کا بھی اَور بھائی میاں کا بھی ÷
اختر:- اچھّا تو یہ سارا گھر ہمارا ہے ÷
ماں :- ہاں تو اَور کیا ÷
اختر:- اَور یہ کمرہ جس میں ہم سب لیٹے ہیں - یہ بھی ہمارا ہے ÷
ماں:- ہاں یہ بھی تمُہارا ہے - اِسے سونے کا کمرہ کہتے ہیں ÷
اختر:- اَور وُہ برابر والا کمرہ جس میں صندُوق رکھے ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماں - وُہ بھی تُمھارا ہے - اِسے سامان کا
کمرہ کہتے ہیں ؂

اُختر - اور یہ بڑا سا دالان کِس کا ہے جو
دونوں کمروں کے سامنے ہے ؂

ماں - یہ بھی تُمھارا ہے اِس میں سب
بیٹھتے اُٹھتے ہیں - کام کاج کرتے ہیں
کھانا کھاتے ہیں ؂

اُختر - لیکن امّاں ہمارے دوست رام گوپال
کے گھر تو بیٹھنے اُٹھنے کا کمرہ الگ ہے
لکھنے پڑھنے کا کمرہ الگ ہے - کھانا
کھانے کا کمرہ الگ ہے ؂

ماں - ہاں بیٹا انگریزی طریقے کے مکانوں
میں سب کمرے الگ الگ ہوتے ہیں ؂

اُختر - اور امّاں جس کمرہ میں تم روٹی
پکاتی ہو وُہ بھی ہمارا ہے ؂

ماں - ہاں وُہ بھی تُمھارا ہے - اِسے باورچی
خانہ کہتے ہیں ؂

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختر:- اَور جس کمرہ میں سب نہاتے ہَیں
وُہ بھی ہمارا ہے ÷
ماں:- ہاں وُہ بھی تمُھارا ہے -اِسے غسُل
خانہ کہتے ہیں
اختر:- اَور جس کمرے میں قدمچے بنے ہَیں
اَور سب پاخانے پیشاب کو جاتے ہیں؟
ماں:- یہ بھی تمُھارا ہے ÷
اختر- اَور آنگن بھی ہمارا ہے ÷
ماں:- ہاں وُہ بھی تمُھارا ہے ÷
اختر:- اچھّا تو یہ سب کمرے ہمارے ہیں ÷
ماں:- ہاں - ہاں سب کمرے کیا پُورا گھر
ہی تمُھارا ہے ÷
اختر:- اماں -یہ ہمارے کمرے کی دِیوار میں بڑے
بڑے سُوراخ کیسے ہیں ؟
ماں:- بیٹا یہ روشن دان ہَیں - اِن سے
تازہ ہوا اَور دُھوپ کمرے میں آتی
رہتی ہے - اِسی لئے دالان کی طرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بڑی بڑی کھڑکیاں بھی لگی ہیں -
اِن کو بند کرنے کے لئے چٹخنیاں اور
کھُلا رکھنے کو بلّیاں لگی ہیں ٭

اختر:- اور آنے جانے کو دروازے ہیں ٭

ماں :- ہاں اور ہر دروازے میں دو کواڑ ہیں
چٹخنیوں اور بلّیوں کے علاوہ کُنڈیاں
بھی لگی ہیں - جن میں تالا ڈال سکتے
ہیں ٭

اختر- اچھّا امّاں یہ تو بتاؤ ہمارے گھر
کے سب لوگ کام کیا کرتے ہیں ٭

ماں - بیٹا اب سو رہو رات زیادہ گئی
دیکھو رشیدہ کتنی دیر کی سو گئی - تم
بھی سو جاؤ - یہ سب باتیں کل رات
کو بتاؤں گی ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) اختر اَور رشید دونوں کِس بات پر لڑ رہے تھے ؟

(۲) اُن کے باپ نے جھگڑے کو کیسے ختم کیا ؟

(۳) مکان میں باورچی خانہ اَور غسل خانہ کِس کام کے لِئے ہوتے ہَیں ؟

(۴) اَنگریزی طریقے کے مکانوں میں کِس کِس کام کے لِئے کمرے الگ الگ ہوتے ہَیں ؟

(۵) مکانوں کی دیواروں میں روشندان کیوں بنائے جاتے ہَیں ؟

مشق

(۱) چٹخنی ، روشندان ، کُنڈی ، بلّی ،

اُوپر دروازے کی چار چیزوں کے نام لِکھے ہیں نیچے اُن کے کام لِکھے ہَیں - ہر کام سے پہلے اُس کی چیز لِکھ دو :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

... دروازے میں قُفل ڈالنے کے کام آتی ہے ÷
... دروازے کو بند کرنے کے کام آتی ہے ÷
... دروازے کو کُھلا رکھنے کے کام آتی ہے ÷
... اِس میں سے روشنی اور ہوا کمرے میں آتی ہے ÷

(۲) نیچے لِکھی ہُوئی پہلی بات کو غور سے پڑھو اور باقی باتوں کو پُورا کرو :-

دالان میں سب لوگ بیٹھتے ہیں ÷
غُسل خانہ . . . .
سونے کے کمرے میں . . . .
سامان کے کمرے میں . . . .

عملی کام

اپنے گھر کا خاکہ بناؤ - جس میں ہر کمرے کا نام لکھ دو - یہ بھی لکھو کہ یہ کمرہ کس کام آتا ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۹- گھر والے

[اگلی رات جب اختر بستر پر لیٹا تو ماں سے پھر پُوچھا-]

اختر:- اچھّی اماں آج بتائیے ٭

ماں:- کیا بتاؤں ؟

اختر:- یہی کہ ابّا جی دِن بھر کہاں رہتے ہَیں؟

ماں:- وُہ دفتر کام کرنے جاتے ہَیں ٭

اختر:- کیا کام کرتے ہَیں ؟

ماں:- جو کُچھ کام اُن کے سپُرد ہوگا وُہی کرتے ہوں گے- کچھ لکھتے پڑھتے ہوں گے٭

اختر:- یہ روز روز دفتر جانے اَور کام کرنے سے کیا فائدہ ؟

ماں:- مہینے بھر کام کرتے ہَیں- اِس کے بعد وہاں سے تنخواہ مِلتی ہے- گھر میں کھانے پینے کا سامان آتا ہے- ہمارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تُمھارے کپڑے بُنتے ہیں ؞

اختر - ابّاجی تو اِتنا بڑا کام کرتے ہیں - اَور آپ کیا کرتی ہیں ؟

ماں - مَیں کھانا پکا کر رکھتی ہوں تُمھارے کپڑے سِیتی ہوں - گائے بھَینس کا دُودھ دوہتی ہوں ؞

اختر - اَور بڑی آپا تو کچھ بھی نہیں کرتیں ؞

ماں - کیوں نہیں - وُہ چھوٹے موٹے کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتی ہَے - چھوٹے بھیّا کو کِھلاتی ہَے - کبھی کبھی تُم سے لڑائی بھی لڑتی ہَے ؞

اختر - اَور بھائی میاں کیا کرتے ہیں ؟

ماں - وُہ اپنی پڑھائی ختم کر چُکے ہیں - درزی کا کام سِیکھ رہے ہیں - یہ مشین جس سے مَیں کپڑا سِیتی ہوں - اُن ہی نے خریدی ہَے ؞

اختر - اچّھا امّاں - دیکھنا رشیدہ اَور ننّھا ببّا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دِن بھر کھیلنے کُودتے رہتے ہیں - کچھ
بھی نہیں کرتے ٭

ماں - ابھی وُہ بچّے ہیں - جب پڑھنے اور
کام کرنے کے قابِل ہو جائیں گے - وُہ
بھی سب کچھ کریں گے ٭

اختر - اور دادی امّاں تو بڑی ہیں - وُہ کیوں
نہیں کچھ کرتیں ٭

ماں - بیٹا وُہ بہت بُوڑھی ہو چکی ہیں تمہارے
ابّا جی کو اُنھوں نے پال پوس کر بڑا کیا
اب ہم سب کا فرض ہے کہ اُنھیں آرام
پہُنچائیں - اُن کی خِدمت کریں ٭

اختر - تو دادی امّاں ابّا جی کی ماں ہیں -
اور آپ کی ماں ٭

ماں - وُہ اپنے گھر ہیں - اُن کے بیٹے اور
بہو اُن کو سُکھ پہُنچا رہے ہیں - میری
ایک چھوٹی بہن اور بہنوئی بھی ہیں -
وُہ بھی اُن کا خیال رکھتے ہیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختر - امّاں اِن کے بیٹے بہو کون سے ہیں؟
ماں :- تمہارے ماموں ممانی اور کون ۔
اختر - اور آپ کی بہن اور بہنوئی کون ہیں؟
ماں :- تمہاری خالہ اور خالو ۔
اختر :- اور پیاری اماں - ابّا جی کے بھی بھائی بہن ہوں گے ۔
ماں :- ہیں کیوں نہیں - مگر تمہارے ابا جی سے چھوٹے ہیں ۔
اختر :- وُہ کون ہیں ؟
ماں :- تمہارے چچا اور تمہاری پھوپی - پھوپی تمہاری لکھنؤ بیاہ کر گئیں - تمہارے پھوپا کا بہت بڑا پریس ہے - اور کتابوں کی کئی دُکانیں ہیں ۔
اختر - اور ہاں یہ تو بتائیے چچا کہاں بیاہ کر گئے ہیں ۔
ماں :- (ہنس کر) وُہ بیاہ کر گئے نہیں - بلکہ کانپور سے تمہاری چچی کو بیاہ کر لائے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختر- اُن کی کس چیز کی دُکان ہے ؟
ماں - وُہ کپڑے کی تجارت کرتے ہیں ؛
اختر- امّاں مَیں تو کتابوں کی دوکان کرُوں گا
پھر خُوب کتابیں پڑھا کروں گا ؛
ماں - تُمھارے ابّا جی بھی کہتے تھے کہ اختر
پڑھ لکھ لے تو اِس کو لکھنؤ بھیج
دیں گے ؛
اختر- اچھّا اماں کتابیں بغیر تُلے کیُوں
بکتی ہیں ؟ مٹھائی تو تُل کر بکتی ہے ؛
ماں - تمُ تو بات میں بات پُوچھتے چلے
جاتے ہو - بس اَب سو رہو - نہیں
تو صُبح سویرے اُٹھنے میں دیر ہوجائے گی ؛

سوال

(۱) اختر کے باپ روز دفتر کیوں جاتے تھے ؟
(۲) اُن کو اِس سے کیا فائدہ تھا ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) اختر کی امّاں گھر میں کیا کرتی تھیں ؟
(۴) اختر کی بڑی آپا اپنی امّاں کو کیا مدد دیتی تھیں ؟
(۵) اختر کے بھائی میاں کیا کام کرتے تھے ؟
(۶) اختر نے اپنی امّاں سے کتابوں کی بابت کیا ہنسی کی بات پُوچھی ؟

مشق

(۱) نیچے کچھ رشتوں کو غلط لکھا گیا ہے۔ تم ان کو صحیح کر دو :-

امّاں کی بہن کو ممانی کہتے ہیں -
امّاں کی بہن کو خالہ کہتے ہیں -
امّاں کے بھائی کو خالو کہتے ہیں -
ابّا کے بھائی کو ماموں کہتے ہیں -
امّاں کی بہن کے خاوند کو چچا کہتے ہیں -
امّاں کے بھائی کی بیوی کو پھوپی کہتے ہیں ؛

(۲) تمھارے سبق میں اور رشتہ داروں کا بھی ذکر ہے۔ اُن کی ایک فہرست بناؤ ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۰- چین کا چیانگ

دِلّی میں دانتوں کے ایک چینی ڈاکٹر ہیں - ایک دِن ہم اُن کے یہاں گئے - بہت خوش ہو کر ملے - اُن کا ایک بچّہ بھی تھا - بہت خوبصورت اور بھولا بھالا - زرد چہرا کچھ سفیدی لئے ہُوئے - ننھّے ننھے اُبھرے ہُوئے پپوٹے، گول، گول چمکدار آنکھیں - ڈاکٹر صاحب نے اُس کا نام چیانگ بتایا ؛

چیانگ تھا تو ہمارے دیس میں - پر لباس بالکل چینی پہنے تھا - سُرخ نیلے رنگ کا ریشمی چغا - اُس کے نیچے پاجاما - ٹخنوں پر خوب کسا ہُوا - سفید سفید موزے جُوتا کالے کپڑے کا - تلا سفید رنگا ہُوا - چیانگ کو ہم نے اپنے پاس بُلایا - تو وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیچے تک جُھک گیا - اور دونوں مُٹھیاں
مِلا کر ہِلانے لگا - چینی سلام اِسی طرح
کرتے ہیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چیانگ نے اپنی ٹوٹی پھوٹی ہندوستانی میں ہمیں بتایا کہ چینی بچے پتنگ بہت شوق سے اُڑاتے ہیں۔ پتنگ بہت خوبصورت مچھلی، تتلی یا اژدہے کی شکل کی ہوتی ہے۔
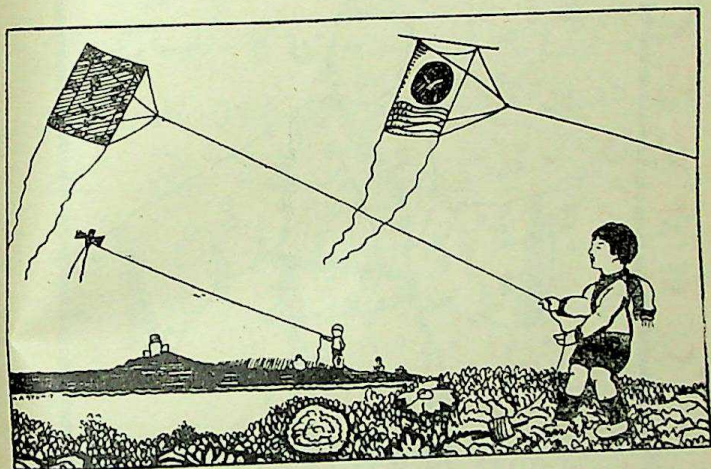
بچے تو بچے بوڑھے بھی پتنگ اُڑانے کے بہت شوقین ہیں۔ نیچے پر والے گیند سے بھی کھیلتے ہیں مگر بلّے سے نہیں پاؤں سے۔ آتش بازی کا بھی شوق ہے۔ پٹاخوں، چرخیوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَور ہوائیوں کا زیادہ رواج ہے ٭

چین کے بارے میں ڈاکٹر صاحِب سے بہُت دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ وُہ کہنے لگے۔ "مَیں چین کے مشہُور شہر کینٹن میں رہتا ہُوں۔ میرا مکان بھورے رنگ کی اینٹوں کا بنا ہُوا ہَے۔ چھت کالے کھپڑوں کی۔ بعض کمروں کی دِیواروں میں جالی دار لکڑی کی ہَیں۔ کمروں میں میز کُرسیاں رکھّی ہیں لیٹنے کے لِئے لمبی لمبی بنچیں۔ اُن پر خُوب صُورت گدّے بچھے ہَیں۔ تصویریں یہاں کی طرح چوکھٹوں میں لگی ہُوئی نہیں ہیں بلکہ لمبے لمبے کاغذ پر بنا کر لٹکا دی ہَیں ٭

چین کے دِیہات میں گھر کچّے اَور پھونس کے ہوتے ہَیں۔ دِیہاتی نیچے نیلے سُوتی کپڑے پہنتے ہَیں۔ ویسے عام طور پر اُن کا لباس بہُت سادہ ہوتا ہَے۔ ڈھیلا ڈھالا پاجاما۔ کئی کئی کُرتے۔ شیروانی یا کوٹ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جگہ ریشمی یا سُوتی لمبا سا چغا - جُوتے کاغذ یا کپڑے کے - کھیت میں کام کرتے وقت ٹوپ اوڑھ لیتے ہیں ۔

کھانا تیلیوں سے کھایا جاتا ہے - چاولوں کی رکابی ایک ہاتھ سے مُنہ کے پاس پکڑے رہتے ہیں -

دُوسرے ہاتھ سے لکڑی کی دو تیلیاں بڑی پھُرتی سے رکابی میں چلاتے ہیں چاول اُڑ اُڑ کر بس مُنہ ہی میں جاتے ہیں - یہ بھی دیکھنے کی چیز ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سڑکیں اور بازار بہت تنگ ہوتے ہیں
بعض سڑکوں پر چھت پٹی ہوتی ہے اِن
پر ایک پہئے کی گاڑی یا ٹھیلا چلتا ہے
دونوں طرف سامان یا آدمی - بیچ میں پہیّا -
بازاروں میں ضرورت کی ہر چیز مِل جاتی
ہے - ایک ہی دوکان میں کتابیں، ریشمی
کپڑے، پھول، برتن، چڑیاں، غرض ہر چیز
بکتی ہے - شہر سے مِلا ہُوا ایک بہت بڑا دریا
ہے - اِس میں ہزاروں کِشتیاں پڑی ہُوئی
ہیں - بہت سے لوگ ان ہی میں رہتے
ہیں - اَور ساری عمر اِن میں گزار دیتے
ہیں - اِن میں بہت سے تو ایسے ہیں جنھوں
نے عمر بھر زمین پر قدم ہی نہیں رکھّا ٭
چین میں مچھلی بہت کھائی جاتی ہے
بعض مچھیرے ایک پرندے سے مچھلیاں
پکڑواتے ہیں - یہ مچھلی کا بہت شوقین ہے
مچھیرا اُس کے حلق میں لوہے کا چھلّا ڈال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیتا ہے - اور پیر میں ڈوری باندھ کر دریا
میں چھوڑ دیتا ہے - پرندہ مچھلی پکڑ لاتا
ہے - مگر چھلّے کی وجہ سے کھا نہیں سکتا
مچھیرا مچھلی مُنہ میں سے نکال لیتا ہے -
اس طرح کافی مچھلی جمع ہو جاتی ہے - تو
چھلاّ نکال لیا جاتا ہے - اور اتنی محنت
کے بعد اُسے اپنے لئے ایک آدھ مچھلی
شکار کرنے کا موقع ملتا ہے ؛

چین کے لوگ پہلے سر مُنڈایا کرتے تھے
بس بیچ سر میں ایک چوٹی ہوتی تھی -
کبھی کبھی تو یہ اتنی بڑی ہوتی کہ چینی
لوگ آپس میں لڑتے وقت اسی سے
ایک دوسرے کو مارتے - اُستاد اپنے شاگرد
کو اسی سے سزا دیتے - مجرم کو بے عزت
کرنے کے لئے اُس کی چوٹی کاٹ دی
جاتی - مگر اب چینیوں کو یہ معلوم ہوگیا
ہے کہ یہ اُن کی غلامی کی یادگار ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی تین سَو برس پہلے جب منچوریا کی رہنے والی منچو قوم نے چین پر قبضہ کیا تو اُنھیں زبردستی سَر پر چوٹی رکھنے کا حُکم دیا۔ اَب لوگ چوٹی نہیں رکھتے۔ اِسی طرح اَور خراب رسمیں بھی تھیں۔ چینی امیر اپنے ناخن تین تین چار چار انچ تک بڑھاتے تھے۔ اَور ٹوٹنے کے ڈر سے اُن پر سونے کا خول چڑھاتے تھے۔ چینی لڑکیاں اپنے پَیر چھوٹے کرنے کے لئے اُنھیں خُوب کس کے باندھتی تھیں۔ یا لوہے کے جُوتے پہن لیتی تھیں پھر یہ لڑکیاں تو بڑی ہو جاتی تھیں۔ لیکن اُن کے پَیر چھوٹے چھوٹے رہتے تھے۔ جس سے اُنھیں چلنا پھرنا مُشکل ہوتا تھا۔ چھوٹا پَیر خوبصُورتی کی نشانی تھی۔ مگر اَب یہ چیزیں ختم ہو رہی ہَیں ؀

چین کی دِیوار بھی یہاں کی عجیب چیز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے - یہ اُتّر کی وحشی قوموں سے حفاظت کے لئے بنائی گئی تھی - یہ اُتّر ہی اُتّر دو ہزار میل لمبی چلی گئی ہے - اونچی اتنی ہوگی کہ چھ آدمی اُوپر نیچے کھڑے ہوں تب کہیں اُس کا سرا چھُو سکیں - چوڑی اتنی کہ دو گاڑیاں برابر برابر چل سکیں یہ بہت پرانی ہوگئی ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی ہے ۔

ڈاکٹر صاحب ہنس کر کہنے لگے - چینی لوگ بہت محنتی ہوتے ہیں - وہ ہاکی، فٹ بال یا ٹینس کو کھیل نہیں، محنت کا کام سمجھتے ہیں - اُنہیں یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے - کہ لوگ بغیر مزدوری کے اس قدر محنت کا کام کرتے ہیں - ڈاکٹر صاحب نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا :-

"مگر کچھ دنوں سے چین میں ایک برائی پیدا ہوگئی ہے - یہ برائی جس مُلک میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پَیدا ہو جائے - اُسے بَرباد کَر دیتی ہے -
یہ 'پھُوٹ' کی بُرائی ہے - بات یہ ہوئی
کہ چِین کے بڑے بڑے حاکموں کی نِیّتیں
ٹھیک نہیں رہیں - حکُومت کَرنے کی
ہوس اَور بڑا بَننے کے لالچ نے اُنھیں ایک
دُوسرے کا دُشمن بنا دِیا - اِس پھُوٹ کا
دُوسرے مُلکوں نے فائِدہ اُٹھایا - چینیوں
کو طرح طرح سے لُوٹا اَور خُوب ذلیل کِیا -
پر اَب مُصیبتیں سَہتے سَہتے اَور ذِلّتیں
اُٹھاتے اُٹھاتے اُن کی عقل ٹھیک ہو گئی
ہے - اَب پُورا چِین ایک دِل ہو رہا ہے
اگر یہی ایک دِلی رہی تو ہم ضرُور کامیاب
ہوں گے "

باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک مریض آ گیا
ڈاکٹر صاحب نے اُس طَرف مُنہ پھیرا اَور
ہم اُن سے رُخصت ہو کر چلے آئے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) چین کا چیانگ کون تھا ؟ کیسے کپڑے پہنے تھا۔ اُس نے سلام کس طرح کیا ؟
(۲) چینی بچّوں کو کن کھیلوں کا شوق ہے ؟
(۳) چین میں "شہری اور دیہاتی" گھروں کا فرق بتاؤ ۔
(۴) چینی مچھلیوں کا شکار کس طرح کرتے ہیں ؟
(۵) چینی کھانا کیسے کھاتے ہیں ؟
(۶) چینیوں کو کیا کیا چیزیں غلامی کی نشانی معلوم ہوئیں ؟
(۷) چین میں سب سے پُرانی چیز کون سی ہے ؟
(۸) چین کو دُوسرے مُلکوں نے کیوں لُوٹا ؟

مشق

(۱) بہت ، کچھ ، زیادہ ۔
اُوپر کے لفظ سبق میں آئے ہیں۔ نیچے ہر لفظ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ساتھ ایک اَور لفظ بڑھا دِیا ہے۔ تم اِن سے جُملے بناؤ:-

بہت کام ....

کچھ ناشتہ ....

زِیادہ محنت ....

(۲) چین کی حالت تھوڑے دِنوں پہلے بہت بُری تھی۔ اَب ذرا سنبھلی ہے۔ نیچے کچھ لفظ لکھے ہیں۔ اِن سے جُملے بناؤ۔ جُملے برابر برابر لکھتے جاؤ تو چین کی پُوری حالت پر ایک ایک پُوری بات ہو جائے گی:-

پھُوٹ، ہوس، لالچ، ذِلّت، مُصِیبت، ایک دِلی، کامیاب ۔

عملی کام

دُنیا کے نقشے میں چین کا مُلک پہچان لو ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۱- موٹر سائیکل

پھٹ پھٹ پھٹ کرنے والی
میلوں کا دَم بھرنے والی
آن بڑی ہے شان بڑی ہے
دو پہیوں میں جان بڑی ہے
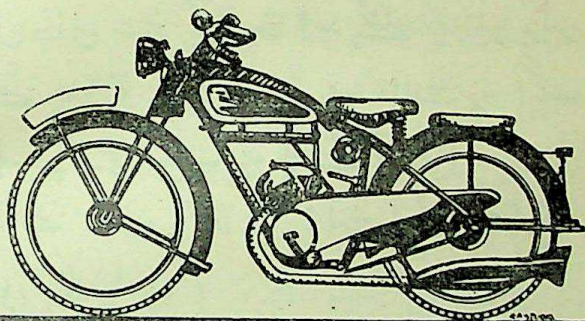
جنگل بستی شور مچاتی
سڑکوں پر ہے دَوڑ لگاتی
گاؤں میں جائے شہر میں جائے
غُصّہ، تیزی، قہر دکھائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دانہ چارا کچھ نہیں کھاتی
پھر بھی کوسوں دوڑ کے جاتی
تھک جانے کا نام نہیں ہے
بیٹھے رہنا کام نہیں ہے
کرسی ایک لگائیں اس میں
بچے ساتھ بٹھائیں اس میں
سرپٹ دوڑ کے جانے والی
جھٹ پٹ کام بنانے والی

(وفا)

سوال

(۱) موٹر سائیکل کام کی سواری ہے یا آرام کی ۔

(۲) چوتھے اور پانچویں شعر کا مطلب بتاؤ ۔

(۳) "دو پہیوں میں جان بڑی ہے" یہ کیسے معلوم ہوا ؟

(۴) کرسی کیوں لگائیں ؟

(۵) سرپٹ اور جھٹ پٹ کے کیا معنی ہیں ؟

مشق

(۱) غصّہ ، تیزی ، قہر ۔

اوپر کے تینوں لفظوں کے ایک ہی معنی ہیں ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تینوں سبق میں ساتھ ساتھ آئے ہیں۔ تم نیچے کی چیزوں پر ایک ایک جُملہ بناؤ۔ اُوپر والے تینوں لفظ ساتھ ساتھ آجائیں :-

ریل کا اِنجن . . . .

سمندر . . . .

آندھی . . . .

(۲) دانہ چارا کچھ نہیں کھاتی   پھر بھی کوسوں دوڑ کے جاتی

دیکھو اُوپر کے شعر کے دونوں ٹکڑوں میں ایک ایک لفظ چھوڑ دیا گیا ہے۔ وُہ لفظ بڑھا کر دونوں ٹکڑوں کے دو پُورے جُملے بنالو۔ ایسے جُملوں کو نثر کہتے ہیں ۔

(۳) اِن دو جُملوں میں سبق کے کون سے لفظ لگائے جائیں گے :-

وُہ . . . . اپنا کام کر لایا ۔

گھوڑا . . . . دوڑ رہا تھا ۔

عملی کام

قریب میں کسی کے پاس موٹر سائیکل ہو تو جاکر دیکھو اور اپنے مُنہ سے اُس کی آواز کی نقل کرو ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۲- تندرستی

تم نے ریل کا اِنجن تو ضرور دیکھا ہوگا
وُہی بڑا سا کالا کالا با شکل دیو جیسا جو ریل
گاڑی کے آگے لگا رہتا ہے اور ہزاروں
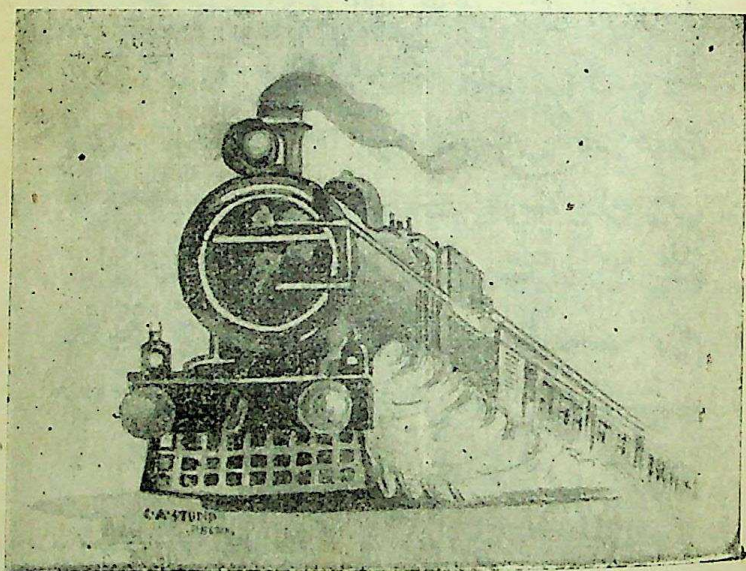
من بوجھ کھینچ لے جاتا ہے۔
یہ اِنجن جلتے ہوئے کوئلے کھاتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَور منوں پانی پی جاتا ہے۔ کوئلوں کے نیچے سے خُوب ہوا جاتی ہے - اِس سے آنچ برابر تیز ہوتی رہتی ہے۔ آگ کی گرمی سے پانی بھاپ بن جاتا ہے۔ اَور اِس بھاپ کے زور سے اِنجن چلنے لگتا ہے ۔

ہم سب آدمی اَور جانور بھی اِنجن کی طرح ہیں - کھانا کھاتے ہیں - پانی پیتے ہیں، ہوا میں سانس لیتے ہیں اَور سُورج کی دُھوپ اَور کھانے سے ہمارے بدن میں گرمی اَور طاقت پیدا ہوتی ہے اور ہم چلتے پھرتے ہیں۔ بدن میں گرمی نہ رہے۔ تو ہم مرجائیں۔ مُردے کا جِسم بالکُل ٹھنڈا پڑ جاتا ہے ۔

اِنجن میں خراب کوئلے ڈالیں یا اُپلے جلائیں تو کیا ہوگا ؟ آنچ تیز نہیں ہوگی اَور بھاپ کم بنے گی اِنجن کم چلے گا ۔

اِنجن میں گندا پانی اَور کیچڑ بھر دیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو کیا ہوگا ؟ پانی تھوڑا پہنچے گا۔ اَور بھاپ کم بنے گی - اِنجن کم چلے گا اَور مَیل سے خراب ہو جائے گا ٭

اِنجن کے کوئلوں کو ہوا کم مِلے تو کیا ہوگا ؟ کوئلے سُلگ کر بُجھ جائیں گے نہ آگ جلے گی نہ بھاپ بنے گی - اِنجن تھوڑی دُور بھی نہ چل سکے گا ٭

یہی حال ہمارا تُمھارا ہے - ہمیں کھانا نہ مِلے یا خراب کھانا مِلے تو بدن میں طاقت نہ آئے گی ہم کمزور ہو جائیں گے اَور جلدی مر جائیں گے ٭

ہمیں سُورج کی دُھوپ نہ مِلے یا کم مِلے تو بدن میں گرمی نہ آئے گی - اَور ہمارا بدن مُردے کی طرح ٹھنڈا ہو جائے گا۔

ہمیں پانی نہ مِلے یا مَیلا اَور گندا پانی مِلے تو ہمارے جِسم کے اندر مَیل اَور کیچڑ بھر جائے گی اَور ہم بیمار پڑ جائیں گے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمیں ہوا نہ مِلے - صاف اَور تازہ ہوا نہ مِلے تو ہمارا خُون صاف نہ ہوگا - اور ہم بیمار پڑ جائیں گے ؛

اِن باتوں سے تُمھاری سمجھ میں یہ بات آگئی ہوگی کِہ ہمارے مرنے اَور بیمار پڑنے کے تین سبب ہَیں یعنی بدن کے اندر گرمی کم پَیدا ہو یا طاقت گھٹ جائے - بدن کے اندر اَور باہر مَیل کچیل بھر جائے - اَور صاف اَور تازہ ہوا نہ مِلے - اگر یہی بات ہے تو پھر تندرُست رہنا بہت آسان ہے ؛

اہا ہا یہ تو بڑی اچھّی ترکیب معلُوم ہوگئی - اَب تو ہم کبھی بیمار نہ ہوں گے۔ ہمیشہ اَیسا کھانا کھائیں گے جو خُوب گرمی اَور طاقت پہُنچائے صاف پانی پئیں گے تازہ ہوا اَور دُھوپ میں رہیں گے - اَور اپنے بدن کو صاف سُتھرا رکھا کریں گے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صاف پانی - تازہ ہوا اور بدن کی صفائی میں کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا - بس ذرا سا خیال رکھنے کی ضرورت ہے ؎

سوال

(۱) اِنجن کیسے چلتا ہے ؟
(۲) اِنجن میں خراب کوئلہ ڈالیں تو کیا ہوگا ؟
(۳) اِنجن میں گندا پانی ڈالیں تو کیا ہوگا ؟
(۴) اِنجن کے کوئلوں کو ہوا نہ لگے تو کیا ہوگا ؟
(۵) ہم تم اِنجن سے کِس طرح مِلتے جُلتے ہیں ؟
(۶) بیمار نہ پڑنے کی ترکیب بتاؤ ؎

مشق

یہ لفظ نیچے لکھے ہوئے جُملوں میں بھرو :-
سلگ سلگ کر - لگ لگ کر - گھٹ گھٹ کر - مل مل کر - ٹھہر ٹھہر کر ؎

کوئلے . . . . بجھ جائیں گے -
پانی . . . . پیا کرو -
بدن کو . . . . دھونا چاہیئے -
طاقت . . . . آدمی مرجاتا ہے -
ہوا . . . . آگ تیز جلتی ہے -

عملی کام

اپنے ماسٹر صاحب کے ساتھ ریل کا اِنجن دیکھو اور اس میں کوئلے اور بھاپ کی جگہ بھی معلوم کرو ؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۳۔ سکندر

جو لوگ کم عمری میں بادشاہ ہوئے۔ اُنھوں نے اکثر شہرت پائی ہے۔ اِن میں سکندر کا نام سب سے زیادہ مشہور ہے۔ جب وہ تخت پر بیٹھا تو اُس کی عمر سولہ برس کی تھی۔ اُس نے ارسطو جیسے بڑے عالم سے پڑھا تھا۔

سکندر کے باپ کا نام فیلقوس تھا وہ یونان کے ایک حصّے کا بادشاہ تھا۔ اُس کے مرنے پر سکندر بادشاہ ہُوا۔ یہ اَب سے ڈھائی ہزار برس پہلے کی بات ہے۔ بادشاہ ہونے کے بعد سکندر نے سارے یونان پر قبضہ کرلیا اَور بہت اچھّی طرح سلطنت کا کام سنبھالا۔ جب اُس کی طاقت بہت بڑھ گئی تو اُس نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

مِصر پر حملہ کیا - مِصر کا بندرگاہ سکندریہ اُسی کے نام سے اَب تک مشہور ہے +

جب کوئی بادشاہ کِسی دُوسرے بادشاہ کو اپنا حاکم مانتا ہے تو اُسے کچھ نذر دِیا کرتا ہے - اُسے خراج کہتے ہَیں - سکندر کا باپ بھی اِیران کے بادشاہ دارا کو خراج دِیا کرتا تھا - سکندر نے اُسے خراج دینے سے اِنکار کر دیا - دارا نے سختی شُروع کی - اُس پر سکندر نے اِیران پر چڑھائی کر دی - راستے میں بہت سے مُلک پڑتے تھے - سکندر سب کو فتح کرتا ہُوا اِیران پُہنچ گیا - دارا کی فَوج بہت زِیادہ تھی - لیکن سکندر نے چالاکی سے اُس کے غُلاموں کو مِلا لیا - اَور اُسے قتل کرا دِیا - اُس کے بعد سکندر جیت گیا اَور اُس نے دارا کی لڑکی سے شادی کر لی *

اِیران فتح کرنے کے بعد سکندر نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افغانستان کے راستے سے ہندوستان پر حملہ کیا اور ٹکشیلا فتح کرتا ہؤا جہلم تک آ گیا۔ یہاں راجہ پورس سے اُس کا سامنا ہؤا۔ پورس کی فوج میں بہت سے ہاتھی تھے جب اُن ہاتھیوں پر تیر برسے تو یہ بھاگ کھڑے ہوئے اور پورس کی فوج میں گڑبڑ پڑ گئی۔ اِس طرح پورس ہار گیا۔ اِس کے بعد سکندر آگے بڑھا۔ لیکن اُس کی فوج بہت تھک گئی تھی اور اپنے دیس جانے کے لئے بے چین ہو رہی تھی اِس لئے وُہ واپس ہو گیا۔ راستے میں شہر بابل میں اُسے بُخار آیا اور وُہ مر گیا۔ مرنے کے وقت اُس کی عُمر تیس برس کی تھی ۔

سکندر کی فوج کے حاکم اُس کی لاش یُونان لے گئے۔ وہاں سکندر کے حُکم کے مُطابق اُس کا جنازہ اِس طرح نکالا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیا کہ آ گئے یُونان کے بڑے بڑے حکیم
اَور عالِم تھے ۔ اُن کے پیچھے وُہ خزانہ تھا
جو سکندر نے بہُت سے مُلک جیت کر
جمع کیا تھا ۔ خزانے کے پیچھے ساری فَوج
تھی اَور آخر میں سکندر کی لاش تھی جِس
کے خالی ہاتھ باہر نِکلے ہُوئے تھے ۔ اِس
حُکم سے سکندر کا مطلب یہ تھا کہ اِتنے
اِتنے بڑے حکیم ۔ اِتنا بڑا خزانہ اور اِتنی
بڑی فَوج ہوتے ہُوئے بھی وُہ مَوت کے
پنجے سے نہ بچ سکا اَور اِس دُنیا سے
خالی ہاتھ جا رہا ہے ۔

سوال

(۱) خراج سے کیا مطلب ہے ؟
(۲) سکندر کا اُستاد کون تھا ؟
(۳) وُہ کِس عمر میں تخت پر بیٹھا اور کِس عُمر میں مرا ؟
(۴) وُہ ہندوستان میں کہاں تک آیا ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵) اُس کا جنازہ کِس طرح نِکالا گیا تھا اور کیوں ؟

مشق

(۱) نیچے لکھی ہوئی باتوں میں کچھ ٹھیک ہیں کچھ غلط - غلط باتوں کو کاٹ دو :-

سکندر کے باپ کا نام دارا تھا ۔

سکندر نے دارا کی لڑکی سے شادی کر لی ۔

سکندر الہ آباد تک آ گیا ۔

سکندر شہر بابل میں مرا ۔

سکندریہ پورس کے نام سے مشہور ہے ۔

سکندر دُنیا سے خالی ہاتھ گیا ۔

عملی کام

(۱) اپنے ماسٹر صاحب سے ایک نقشہ بنواؤ - جس میں سکندر کا وطن، وُہ مُلک جو اُس نے فتح کئے، وُہ شہر جہاں اُس نے مختلف بادشاہوں سے لڑائیاں لڑیں، سکندر کے ہندوستان آنے، اور یہاں سے واپس جانے کا راستہ وغیرہ موجود ہو - پھر خود بھی اُس کی نقل کرو ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۴- ہندو مسلمان بھائی بھائی

[ہمارے دیس میں سیّد احمد خاں بہت بڑے آدمی ہوئے ہیں - اُنھوں نے مسلمانوں کو نئے علم سیکھنے کی صلاح دی اور ایک بہت اچھّا مدرسہ علی گڑھ میں اس کام کے لئے کھولا جو اب مسلم یونیورسٹی کہلاتا ہے - سیّد احمد خاں دیس کا بھلا چاہتے تھے وہ جانتے تھے کہ جب تک یہاں کے مسلمانوں میں بھی اچھّی باتوں کا رواج نہ ہوگا ، علم نہ ہوگا ، دیس کی جیت نہ ہوگی ہمارا دیس آگے نہ بڑھے گا - اُنھوں نے ایک دفعہ بڑے پیارے انداز میں بتایا تھا کہ ہندو مسلمانوں میں پیار اور محبّت ہونا چاہیئے - جو اُنھوں نے کہا تھا ہم تھوڑا سا اُس میں سے نیچے لکھتے ہیں - دیکھو کیسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اچھی باتیں کہی ہیں :-]

ہندوستان اَب ہم دونوں کا وطن ہے
ہندوستان کی ہوا سے ہم دونوں جیتے ہیں
ایک ہی گنگا، جمنا کا پانی ہم دونوں پیتے
ہیں - ہندوستان کی زمین کی پیداوار ہم
دونوں کھاتے ہیں - مرنے میں، جینے میں
دونوں کا ساتھ ہے - ہندوستان میں رہتے
رہتے دونوں کا خون مِل گیا - دونوں کی
رنگتیں ایک سی ہو گئیں - دونوں کی صورتیں
بدل کر ایک دوسرے کی سی ہو گئیں - مسلمانوں
نے ہندوؤں کی سینکڑوں رسمیں اختیار کر
لیں - ہندوؤں نے مسلمانوں کی سینکڑوں
عادتیں لے لیں - یہاں تک ہم دونوں
آپس میں مِلے کہ ہم دونوں نے مِل کر ایک
نئی زبان پیدا کر لی - جو نہ ہماری زبان تھی
نہ اُن کی ۔

اَے میرے دوستو! مَیں نے بارہا کہا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَور پھر کہتا ہُوں کہ ہِندوسّتان ایک دُلھن ہے
جِس کی خُوبصُورت اَور رسیلی دو آنکھیں ہِندُو
اَور مُسلمان ہَیں - اگر وُہ دونوں پھُوٹ رکھیں گے
تو وُہ پیاری دُلہن بھینگی ہو جائے گی - اَور
ایک دُوسرے کو برباد کر دیں گے تو وُہ کانی
ہو جائے گی +

اے ہندوستان کے رہنے والے ہندُو اَور
مُسلمانو! اَب تُم کو اِختیار ہے کِہ اُس دُلہن کو
بھینگا بناؤ چاہے کانا +

سچ ہے آدمیوں میں کبھی کبھی رنج بھی
ہو جاتا ہے - ہندُو مُسلمانوں کے آپس میں
ہندُو ہندُوؤں میں، مُسلمان مُسلمانوں میں،
بھائی بھائیوں میں - باپ بیٹوں میں رنج
ہوتا ہے - پر اِس رنج کو پکائے جانا بڑھائے
جانا تو اچھّا نہیں - کیا اچھّے ہَیں وُہ لوگ جو
پہلے اپنے بھائی سے مُعافی مانگ لیتے ہَیں
اَور محبّت کو ٹوٹنے نہیں دیتے - اَے دِلوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے پلٹنے والے۔ تو ہندوستانیوں کے دلوں کو اس طرف پھیر دے ✤

سوال

(۱) ہمارے دیس میں کون سی چیز سیّد احمد خاں کی یادگار ہے؟

(۲) سیّد احمد خاں نے مسلمانوں کو کیا صلاح دی؟

(۳) اُنھوں نے مسلمانوں کو یہ صلاح کیوں دی؟

(۴) اُنھوں نے کیا دلیل دی ہے کہ مسلمان ہندو ایک ہیں؟

(۵) ہندوستانی زبان کیسے بنی؟

(۶) ہندو مسلمانوں کو آپس میں ملاپ رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

(۷) سبق کے آخر میں سیّد احمد خاں کی کیا دُعا ہے؟

مشق

(۱) سبق میں سید احمد خاں نے ہندوستان کو دُلہن کہا ہے۔ اور ہندو مسلمانوں کو اس دُلہن کی دو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آنکھیں - دیکھو کیسی اچھّی مثال ہے۔ اس مثال پر غور کرو۔ اور اسے اپنی کاپی میں لکھ لو +

(۲) خالی جگہیں بھر دو اور جُملوں کو اپنی کاپی میں لکھ لو۔ یہ سب جُملے بتاتے ہیں کہ ہندو مُسلمان ایک ہیں :-

ہندو مُسلمان دونوں ...... کا ...... پیتے ہیں +

دونوں ...... کی ...... کھاتے ہیں +

دونوں کی .... ایک دُوسرے کی سی ہیں +

ایک نے دُوسرے ...... اختیار کریں +

آپس میں دونوں میں ...... ہونا چاہیئے +

عملی کام

سیّد احمد خاں کی ایک تصویر اپنے درجے میں رکھو۔ ہندو مُسلمانوں کو اُنھوں نے جو نصیحتیں کی ہیں۔ سبق میں سے اُن کو خوش خط لکھ کر اپنے درجے میں لٹکاؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۵- آؤ مل کر گائیں گیت

ہندو مسلم، سکھ عیسائی آپس میں ہیں بھائی بھائی
نا جھگڑا، نا کوئی لڑائی پریم کی کیسی پیاری ریت
آؤ مل کر گائیں گیت

آؤ پریم کی جوت جگائیں بچھڑوں کو آپس میں ملائیں
بَیر مٹائیں، پریم بڑھائیں سب کو کرلیں اپنا میت
آؤ مل کر گائیں گیت

سیوا اپنا ڈھنگ بنائیں دُکھیوں کا دُکھ درد مٹائیں
دیس کی بگڑی بات بنائیں سیوا کی ہے جگ میں جیت
آؤ مل کر گائیں گیت

بھارت ماتا کے کام آئیں قید سے دُکھ کی اُس کو چھڑائیں
آزادی کی نعمت پائیں پھر ہر سُو ہو پریت ہی پریت
آؤ مل کر گائیں گیت

(فراق)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) ہندو مُسلم، سکھ عیسائی آپس میں کیا ہیں؟
(۲) پریم کی ریت کیسی ہے؟
(۳) بَیر کِس طرح مِٹ سکتا ہے؟
(۴) بھارت ماتا سے کیا مُراد ہے؟
(۵) آزادی کی نعمت کیسے ملے گی؟

مشق

(۱) نیچے شعروں کے کچھ ٹکڑے اُوپر نیچے لکھے ہیں۔
انہیں ملا کر پُورے پُورے شعر بناؤ۔

(۱) پھر ہر سُو ہو پریت ہی پریت
(۲) دیس کی بگڑی بات بنائیں
(۳) آزادی کی نعمت پائیں۔
(۴) آپس میں ہیں بھائی بھائی
(۵) ہندو مُسلم، سکھ عیسائی
(۶) آؤ پریم کی جوت جگائیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۷) سیوا کی ہے جگ میں جیت

(۸) بچھڑوں کو آپس میں ملائیں

(۲) نیچے کچھ لفظ لکھے ہیں ان کی ضد (اُلٹ) بتاؤ۔

	پریم
	بَیر
	دُکھ
	بگڑی

(۳) سیوا کی ہے جگ میں جیت

اُوپر کے مصرعے کے لفظ ٹھیک کرکے لکھو۔

عملی کام

یہ گیت خُوب یاد کر لو۔ اَور سب ساتھ مِل کر گاؤ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۶- جاڑا

رشیدہ:- امّاں! آج تو بہت جاڑا لگ رہا ہے +

ماں:- ہاں بیٹی آج بہت جاڑا ہے - آؤ میرے لحاف میں دبک جاؤ +

حبیب- واہ تم اتنے کپڑے پہنے ہوئے ہو پھر بھی سی سی کر رہی ہو- ہمیں دیکھو بس کوٹ ہی تو پہنے ہیں - مگر جو ذرا سردی لگتی ہو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
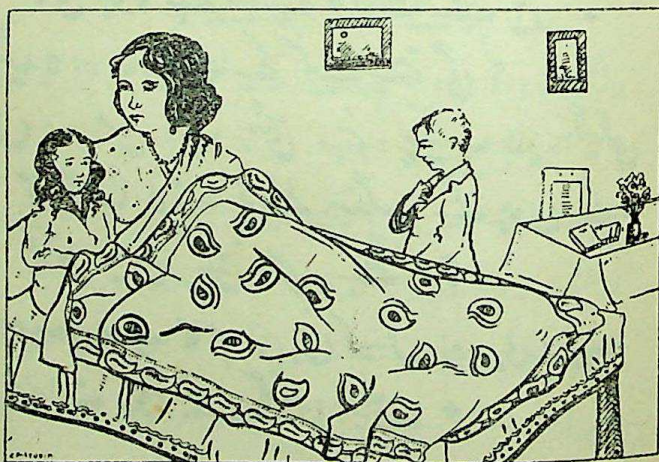
رشیدہ :- جی ہاں، کوٹ بھی تو اونی کپڑے کا ہے ۔

حبیب :- اور تم تو تین سیر روئی کے لحاف میں ڈبکی ہوئی ہو ۔ پھر بھی کانپ رہی ہو ۔ پر اماں ہاتھ پیر تو میرے بھی گلے جا رہے ہیں ۔

ماں :- ہاں میاں آج کہیں برف ضرور گرا ہے ۔ اے لو ۔ بوندا باندی بھی شروع ہو گئی ۔

حبیب :- اماں ۔ مینہ تو برسات میں پڑتا ہے ۔

ماں :- نہیں بیٹا تھوڑا تھوڑا مینہ جاڑوں میں بھی ہوتا ہے ۔ اسے 'مہاوٹ' کہتے ہیں ۔

رشیدہ :- اماں چائے کب بنے گی ؟

ماں :- بس اب بنتی ہے ۔ حبیب جاؤ ۔ انگیٹھی تو اٹھا لاؤ ۔ کوئلے سلگ گئے ہوں گے ۔ کیتلی میں پانی بھی لیتے آنا ۔

حبیب :- سب کام ہم ہی کریں اور بی رشیدہ لحاف ہی میں گھسی رہیں ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماں :- اے ہے تو کیا ہُوا وُہ تجھ سے چھوٹی بھی تو ہے ؛

رشیدہ :- امّاں یہ تُن تُن کی آواز کیا آ رہی ہے ؟

ماں :- بیٹی یہ دُھنیا ہے اپنی دُھنکی کی تانت بجاتا جا رہا ہے ؛

رشیدہ :- امّاں دُھنیا کیا ہوتا ہے ؟

ماں :- دُھنیا رُوئی صاف کر کے گدّے لحاف میں بھرتا ہے - جہاں جاڑے شرُوع ہُوئے اور یہ گھومنا شرُوع کر دیتا ہے - اچھّا اَب چائے بنانا چاہیئے ؛

رشیدہ :- امّاں چائے کے ساتھ گاجر کا حلوا کھائیں گے ؛

حبیب :- اَور تِل کے لڈّو بھی تو رکھے ہیں ؛

رشیدہ :- اَور باجرے کا ملیدا ؛

حبیب :- اور ..... اور ..... اور حلوا سوہن ؛

ماں :- اے ہے زبان ہے یا قینچی - برابر چلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جا رہی ہے۔ جاؤ نعمت خانے سے تِل کے لڈو اور گاجر کا حلوا نکال لاؤ۔

رشیدہ:- امّاں وہ چنے والا بولا۔ ایک پیسے کے چنے منگوا دیجئے۔

ماں:- جاؤ بیٹا اپنی بہن کے لئے چنے لے آؤ۔

حبیب:- اور ہم تو جیسے چنے کھاتے ہی نہیں۔

ماں:- وہ کیا سب پیٹ میں بھر لے گی وہ بھی کھائے گی تم بھی کھانا۔

رشیدہ:- امّاں یہ سردی نہ جانے کب ختم ہو گی؟

ماں:- کیوں بیٹی، تم پر کیا مصیبت ہے لحاف میں تو دبکی بیٹھی ہو۔

رشیدہ:- نہیں امّاں مجھے یہ جاڑے اچھے نہیں لگتے۔ بس ہر وقت اوڑھے لپیٹے بیٹھے رہو۔ یا آگ تاپا کرو۔

حبیب:- اور کیا امّاں میرے ہاتھ پیر تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسے گل گئے اور ناک تو معلوم ہوتا ہے
کہ مُنہ پر ہے ہی نہیں +

ماں :- تو لڑکے یہ ہے بھی تو دسمبر کا مہینہ
چلّے کے جاڑے پڑ رہے ہیں۔ یُوں سمجھو
کہ پندرہ دسمبر سے پندرہ جنوری تک
یہی حال رہے گا۔ پھر کہیں جا کے سردی
کم ہونا شرُوع ہو گی +

حبیب :- اور کیا۔ دیکھو اکتوبر، نومبر میں اتنی
سردی کہاں تھی۔ امّاں اکتوبر ہی سے
تو سردی شرُوع ہُوئی تھی نا ؟

ماں :- ہاں اکتوبر میں مَوسم بدل جاتا ہے
نومبر میں گلُابی جاڑے پڑنے لگتے ہیں
دسمبر جنوری میں چلّے کے جاڑے پڑتے
ہیں۔ فروری سے موسم پھر بدلنے لگتا ہے،

رشیدہ :- اماں چائے تیار ہو گئی۔ حبیب بھائی
آئیے ناشتہ کیجئے۔ گرم گرم حلوا اور گرم
گرم چائے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) مہاوٹ اور برسات کی بارش کا فرق بتاؤ ۔
(۲) "تُن تُن" کی آواز کس کی تھی - جاڑے میں یہ آواز کیوں سُنائی دیتی ہے ؟
(۳) جاڑا کب سے کب تک پڑتا ہے - چلّے کا جاڑا اور گلابی سردیاں کب ہوتی ہیں ؟
(۴) سال کے بارہ مہینوں کے نام گناؤ ۔
(۵) رشیدہ اور حبیب نے کیا کیا چیزیں کھانے کو مانگیں ؟
(۶) جاڑے میں کیا کیا خاص چیزیں نظر آتی ہیں - جو دُوسرے موسموں میں نہیں ہوتیں ؟

مشق

(۱) سبق میں وہ جُملے ڈھونڈ کر بتاؤ جو "اور" سے شروع ہوتے ہیں ۔
(۲) "زبان ہے یا قینچی" اِس سے کیا مطلب سمجھے ؟ تم بھی کوئی ایسی بات کہو - جس میں یہ جُملہ آئے ؟
(۳) نیچے کے جُملوں میں کیا فرق ہے :-

گاجر کا حلوا	حلوے کا گاجر
تل کے لڈو	لڈو کے تل
باجرے کا ملیدہ	ملیدے کا باجرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) نیچے کی باتیں جاڑے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ اِن کی خالی جگہ بھر دو :-

اکتوبر میں جاڑا ....

نومبر میں ....

دسمبر میں ....

(۵) اوڑھنا، ناپنا، کانپنا۔

جاڑے کے موسم پر اُوپر کے لفظوں سے تین جُملے بناؤ۔

(۶) ذرا سا، بہت سا۔

سبق کے ایک جُملے میں "تھوڑا سا" آیا ہے۔ اُس کو پڑھو اور اُوپر کے لفظوں سے جُملے بناؤ۔

(۷) دُھنیا، دُھنکی، تانت۔

اُوپر کے ناموں میں سے ہر ایک کیا ہوتا ہے۔ اپنی کاپی میں لکھو۔

عملی کام

جاڑے کی کسی رات میں مدرسے کے میدان میں بہت سی لکڑیاں جمع کرو۔ اور اُنھیں جلا کر سب لڑکے آگ کے چاروں طرف بیٹھو۔ کہانیاں کہو۔ گیت گاؤ۔ نقلیں کرو۔ اس کھیل کو "کیمپ فائر" کہتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۷- پَودا

ایک چڑیا اندھیری رات میں اُڑتی اُڑتی آئی- اور ایک ننھّے مُنّے پَودے پر بیٹھنے لگی پَودا چلّایا- "ہو ہو بی چڑیا جلدی ہٹو- نہیں مَیں ٹوُٹا"۔

چڑیا سہم کر الگ جا بَیٹھی- پر پُھلا لئے اُداس صُورت بنا لی- پَودے نے دیکھا اَور پیار سے پوُچھا- "کیوں بی چڑیا- تمُ خفا ہو گئیں!"۔

چڑیا بولی "خفا کاہے کو ہوتی مجُھے تو یہ سوچ کر رونا آتا ہےَ کہ مَیں اپنی ساتھی چڑیوں سے بچھڑ گئی ہُوں نہ جانے وُہ کہاں ہوں گی- مَیں اُن میں ہوتی تو مَیں بھی آرام سے سوتی- بھولی بھٹکی آئی تھی- کہ تُمھاری ڈالی پر بَیٹھ کر رات کاٹ لُوں گی-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سو تم نے بھی جھڑک دیا۔ اب میں کہاں جاؤں"۔
پودے نے کہا "تم گھبراؤ نہیں۔ میرے پاس آ بیٹھو۔ میں تم کو اوس سے بچا لوں گا اپنی ٹہنی پر کیسے بٹھا سکتا ہوں۔ میں ننھا سا پودا ہوں۔ میری ٹہنیاں بہت نرم اور پتلی ہیں۔ تمہارے بوجھ سے ٹوٹ نہ جائیں گی"۔
چڑیا پھدک کر پاس آ بیٹھی۔
پودے نے کہا "بی چڑیا تم بہت اچھی معلوم ہوتی ہو۔ آؤ۔ میرے پاس بیٹھ کر سو جاؤ"۔ چڑیا ہنسی اور بولی "اس طرح مجھے نیند نہیں آئے گی۔ میں تو کسی ٹہنی پر بیٹھ جاتی ہوں۔ پروں کو پھلا لیتی ہوں منہ ان میں چھپا لیتی ہوں۔ جب کہیں مجھ کو نیند آتی ہے۔
پودا چپ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد چڑیا بولی "کوئی کہانی سناؤ کہ رین کٹے"۔
پودے نے خوش ہو کر کہا۔ ہاں یہ ٹھیک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ جگ بیتی سنوگی یا آپ بیتی"؛

چڑیا نے ہنس کر کہا۔" جگ بیتی تو روز سُنتے ہیں آج آپ بیتی سُناؤ"؛

اِس پر پودے نے یوں کہنا شروع کیا۔

ایک ننّھا سا بیج زمین پر گرا۔ مٹّی نے اُسے اندر دبا لیا۔ تھوڑے دن تک مٹّی اور پانی کے زور سے وہ پھولتا رہا۔ ایک دن اُس نے سر باہر نکالا۔ لوگ کہنے لگے کِلّا پھُوٹا؛

پھر دُھوپ، پانی، ہوا اور مٹّی سے دِن بدن بڑھنے لگا۔ بی چڑیا مجھے دیکھ رہی ہو۔ وہ مَیں ہی تو ہُوں۔ مَیں ہی بیج تھا میں ہی کِلّا تھا اور اب مَیں ہی پودا ہُوں۔ مَیں جڑ سے لے کر اُوپر تک کِتنا نازک ہُوں۔ اُنگلی کے اِشارے میں اُکھڑ سکتا ہُوں میری ٹہنیاں پتلی ہیں۔ ذرا سے بوجھ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹوٹ جائیں۔ لیکن مجھے بڑا ہو جانے دو۔ پھر دیکھنا۔ میری جڑیں دُور تک زمین میں پھیل جائیں گی۔ میری جڑ سے اُوپر تھوڑی دُور تک تو میں ایک پتلے سے تنکے کی طرح سیدھا چلا گیا ہُوں۔ پھر ٹہنیاں الگ الگ ہو گئی ہیں۔ یہ سیدھا حِصّہ موٹا سا تنا ہو جائے گا۔ ننّھی ننّھی ٹہنیاں بڑے بڑے گُدّے بن جائیں گے۔ گُدّوں میں ڈالیں یا شاخیں نکل آئیں گی۔ نرم کونپلیں ہری ہری پتّیاں بن جائیں گی۔ میری چھاؤں میں لوگ دُھوپ سے بچا کریں گے میری ڈالیوں پر تمھاری جیسی چھوٹی چھوٹی خُوب صُورت چڑیاں آ کر بسیرا لیا کریں گی۔ برکھا رُت میں لہلہایا کروں گا۔ آندھی کے تیز جھونکوں میں جھوما کروں گا۔ ہاتھی، گھوڑے، گائے، بھینسیں مجھ سے باندھی جائیں گی۔ پُرانی پتّیاں پت جھڑ کے موسم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں گِر جایا کریں گی - اَور مَیں ننگا ہو جایا کروں گا - بارش مجھے نیا جوڑا پہنائے گی - مَیں پھر ہرا بھرا نظر آؤں گا - مجھ میں پھول کھلیں گے - پھر میری ٹہنیاں رنگ رنگ کے پھلوں سے لَد جائیں گی - لوگ توڑ توڑ کر کھائیں گے - بی چڑیا تمھاری بھی دعوت ہو گی ÷

"بس کہانی ختم ہو گئی - کہو کیسی مزے دار کہانی ہے"

چڑیا بولی " بہت اچھی! خدا وہ دن جلدی لائے - مَیں تمھاری ٹہنیوں پر بیٹھ کر میٹھے میٹھے گیت تمھیں سناؤں گی" ÷

سوال

(۱) چڑیا کو پودے نے کیوں جھڑک دیا ؟

(۲) چڑیا اُداس کیوں تھی ؟

(۳) چڑیا نے اپنے سونے کا کیا ڈھنگ پودے کو بتایا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) پودے نے جو کہانی سُنائی۔ وہ "آپ بیتی" کیوں ہے؟

(۵) پودا جب پیڑ بن جاتا ہے تو دُوسروں کو کیا آرام دیتا ہے؟

(۶) تم پودے کی مثال سے کیا سبق سیکھتے ہو؟

مشق

(۱) بیج۔ کلّا۔ پتّے۔ ٹہنیاں۔ تنا۔ سایہ دار درخت۔
اُوپر کے چھ لفظوں سے چھ باتیں اپنی کاپی میں برابر برابر لکھو۔ تو یہ پودے کا حال ہو جائے گا۔

(۲) پودے کے کتنے حصّے ہوتے ہیں۔ اُن کے نام خوش خط اپنی کاپی میں لکھو۔

عملی کام

پودے کے مُختلف حصّوں کو اپنے پاس کے کھیت میں دیکھو۔ اور اُس کی تصویر بناؤ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۸۔ حضرت زرتشت

تم نے ایران کا جھنڈا دیکھا ہے؟ اِس پر سورج اور شیر کی تصویریں بنی ہیں۔ بات یہ ہے کہ پہلے زمانے میں ایران کے لوگ سورج اور آگ کی بہت عزت کرتے تھے۔ یہ لوگ زرتشتی کہلاتے تھے۔ اب سے ہزاروں برس پہلے ایران میں ایک بہت اچھے اور سچے شخص پیدا ہوئے اُن کا نام زرتشت تھا۔ اُنھوں نے اپنے زمانے کے لوگوں کو اچھا اور نیک بننا اور ایک خدا کو ماننا سکھایا۔

حضرت زرتشت بچپن ہی سے بہت نیک اور سمجھدار تھے۔ وہ شریر اور کھلاڑی لڑکوں سے بلکل الگ رہتے تھے۔ اِن میں شروع ہی سے غور کرنے اور چیزوں کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمجھنے کی عادت پیدا ہوگئی تھی - کچھ جوان ہوئے تو دو بار بہت سے مُلکوں کا سفر کیا- وہاں کے اچھّے اور نیک لوگوں سے اچھّی اچھّی باتیں سیکھیں- آپ جہاں جاتے تھے لوگوں کو نیک کام کرنے اور جانوروں پر رحم کھانے کی نصیحت کرتے تھے اِس لئے ہر ایک آپ کی عزّت کرتا تھا +

ایک بار آپ کے گھر والوں نے بہت سے لوگوں کو بُلایا آپ نے اُن سب کو یہی نصیحت کی -"بس ایک خُدا کو مانو- محتاجوں کی مدد کرو اور جانوروں پر رحم کھاؤ"- بہت دنوں تک لوگوں نے آپ کی باتیں نہیں مانیں -بس ایک رشتے کے بھائی آپ کو ماننے لگے تھے +

ہوتے ہوتے وہاں کے راجہ نے آپ کا مذہب اختیار کر لیا - اس کی وجہ سے بہت سے لوگ سیدھے راستہ پر آگئے-مگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس راجا کے اُوپر ایک اَور بادشاہ تھا۔ یہ حضرت زرتشت کا مخالف تھا۔ اُسے یہ بات بُری لگی اَور اُس نے اس راجا سے لڑائی ٹھان لی۔ حضرت زرتشت بھی لڑائی میں راجا کے ساتھ تھے۔ اِسی لڑائی میں وُہ شہید ہو گئے مگر اُن کے ماننے والے اب اِتنے ہو گئے تھے۔ کہ تھوڑے ہی دِنوں میں اُن کا مذہب سارے مُلک میں پھیل گیا ۔

حضرت زرتشت لوگوں کو اچھّی باتوں کی نصیحت ہی نہیں کرتے تھے بلکہ لوگوں کو اچھّے کام کرکے دِکھاتے بھی تھے۔ وُہ بہت سادگی سے رہتے تھے۔ اُن کے کئی بچّے ہوئے۔ اُنھیں بہت اچھّی طرح پالا پوسا۔ حضرت زرتشت کو اپنی تندرُستی کا بھی بہت خیال رہتا تھا۔ عبادت کے ساتھ ہر روز ورزش بھی کرتے تھے ۔

ایران میں حضرت زرتشت کا مذہب بہت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دِنوں رہا۔ مگر اَب سے کوئی تیرہ سو بَرس پہلے یہاں کے لوگ مُسلمان ہونے لگے۔ اُس وقت حضرت زرتشت کے بہُت سے ماننے والے دُوسرے مُلکوں میں چلے گئے۔ ہندوستان میں بھی یہ لوگ موجُود ہَیں۔ اِنھیں پارسی کہتے ہَیں۔ آگ اور سُورج کی اُن کے یہاں بہت عِزّت کی جاتی ہَے۔

سوال

(۱) اِیران کا مُلک کہاں ہَے ؟
(۲) اُس کے جھنڈے پر کون کون سی تصویریں ہوتی ہیں؟
(۳) سُورج کی تصویر کیوں ہوتی ہَے ؟
(۴) حضرت زرتشت کون تھے ؟
(۵) اُنھوں نے کیا اچھّی اچھّی باتیں سِکھائیں ؟
(۶) اُن کا اِنتقال کیسے ہُوا ؟
(۷) اِن کے ماننے والوں کو کیا کہتے ہَیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) کچھ، بہت کچھ، سب کچھ -
کچھ کے معنی تھوڑا، بہت کچھ معنی بہت سا، اور سب کچھ معنی سارے کا سارا -
کچھ کا جملہ تم نے سبق کے شروع میں پڑھا - بہت کچھ اور سب کچھ سے دو جملے بناؤ ؞
(۲) غور کرنا - پالا پوسا - مخالف - شہید -
اوپر کے لفظوں سے جملے بناؤ ؞
(۳) میں - کو - سے - نے - کے - کا -
اوپر کے لفظوں کو نیچے کی خالی جگھوں میں ٹھیک ٹھیک جگہ پر رکھ دو :-
اب .... ہزاروں برس پہلے ایران .... ایک بہت اچھے اور سچے آدمی پیدا ہوئے تھے - اُن .... نام زرتشت تھا، اُنھوں .... اپنے زمانے .... لوگوں .... ایک خدا .... ماننا سکھایا ؞

عملی کام

(۱) ایران کا مُلک دُنیا کے نقشے میں دیکھو - دیکھ کر خوب پہچان لو ؞
(۲) ایران کے جھنڈے کا ایک نقشہ کھینچو ؞
(۳) حضرت زرتشت کی بتائی ہوئی اچھی اچھی باتیں اپنی کاپی میں نوٹ کرو ؞

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۹- بچّہ اَور جُگنُو

(۱) سُناؤُں تمھیں بات اِک رات کی
کہ وُہ رات اندھیری تھی برسات کی

(۲) چمکنے سے جُگنُو کے تھا اِک سماں
ہوا پر اُڑیں جیسے چنگاریاں

(۳) پڑی ایک بچّے کی اُن پر نظر
پکڑ ہی لیا ایک کو دَوڑ کر

(۴) چمک دار کیڑا جو بھایا اُسے
تو ٹوپی میں جھٹ پٹ چھُپایا اُسے

(۵) وُہ جھم جھم چمکتا اِدھر سے اُدھر
پھرا کوئی رستہ نہ پایا مگر

(۶) تو غمگین قیدی نے کی اِلتجا
کہ چھوٹے شکاری مجھے کر رہا

(۷) خُدا کے لئے چھوڑ دے چھوڑ دے
میری قید کے جال کو توڑ دے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچّہ

(۸) کروں گا نہ آزاد اُس وقت تک
کہ مَیں دیکھ لُوں دن میں تیری چمک

جُگنُو

(۹) چمک میری دن میں نہ دیکھو گے تمُ
اُجالے میں ہو جائے گی وُہ تو... گمُ

بچّہ

(۱۰) ارے چھوٹے کیڑے نہ دے دم مجُھے
کہ ہے واقفیّت ابھی کم... مجُھے
(۱۱) اُجالے میں دن کے کھُلے گا یہ حال
کہ اِتنے سے کیڑے میں ہے یہ کمال
(۱۲) دُھواں ہے نہ شُعلہ نہ گرمی نہ آنچ
چمکنے کی تیرے کروں گا مَیں جانچ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جُگنُو

(۱۳) یہ قُدرت کی کاریگری ہے جناب
کہ ذرّے کو چمکائے جُوں آفتاب

(۱۴) مجھے دی ہے اس واسطے یہ چمک
کہ تم دیکھ کر مجھ کو جاؤ ٹھٹک

(۱۵) نہ الھڑ پنے سے کرو پائمال
سنبھل کر چلو آدمی کی سی چال

سوال

(۱) جُگنُو کون سی رُت میں جنگل میں دکھائی دیتے ہیں؟
(۲) یہ اندھیری رات میں کیوں چمکتے ہیں ؟
(۳) بچّہ نے جُگنُو کو کیوں پکڑ لیا ؟
(۴) قیدی کون تھا - اور اُس نے کیا اِلتجا کی ؟
(۵) قیدی کو بچّے نے کیا جواب دیا ؟
(۶) قیدی نے اپنی چمک کا کیا فائدہ بتایا ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۷) کوئی ایسی مِثال دو جس سے آزادی کی اچھائی اَور قید کی بُرائی کا پتہ چلے؟

مشق

(۱) سماں - جھٹ پٹ - ٹھٹک جانا -
اُوپر کے لفظوں سے جُملے بناؤ ۔

(۲) اِس سبق کے مُشکِل لفظوں کو ایک جگہ کاپی میں لِکھ لو - پھر اُن لفظوں کے معنی معلوم کرو ۔

(۳) یہ قُدرت کی کاریگری ہے جناب
کہ ذرّے کو چمکائے جُوں آفتاب

اُوپر کے شعر کا مطلب دو جُملوں میں لِکھو - ذرّے کی جگہ جُگنُو سے معنی نِکالو ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۰- افریقہ کے حبشی

دیکھو، رشید اِس چڑیا گھر میں کیسے
عجیب عجیب جانور ہیں - ارے وُہ دیکھو شیر!
کیسی ڈراؤنی صُورت ہے - افضل بھائی
کہتے تھے - افریقہ سے آیا ہے - وُہی افریقہ
جہاں کے حبشی مشہُور ہیں - کِسی حبشی کو
دیکھا ہے؟ بھئی بہُت ہی کالے کلوٹے ہوتے
ہیں - جیسے کالا توا - لال لال موٹے ہونٹ -
چپٹی ناک - موتی جیسے چمکتے ہُوئے سفید دانت
سَر کے بال موٹے گھُنگرالے جیسے بھیڑ کی اُون +

شمالی افریقہ میں ایک بیابان ہے - جدھر
نظر اُٹھاؤ ریت ہی ریت، اُسے صحرائے اعظم
کہتے ہیں - اُس کے جنوب میں بہت گھنا
جنگل ہے - حبشی اِن دونوں کے بیچ والے
عِلاقے میں رہتے ہیں - یہاں جنگل اِتنا گھنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں ہے۔ ہاں گھاس بہت پیدا ہوتی ہے
دھوپ بھی خوب تیز پڑتی ہے۔ حبشیوں
کے قبیلے بہت سے ہیں۔ گھر بنانے اور
رہنے سہنے کا طریقہ بھی ایک سا نہیں ہے
مگر عام طور پر ان کا گھر گول جھونپڑے کی
شکل کا ہوتا ہے۔ بانس یا بلیاں گاڑ کر
اندر باہر بید پرو دیتے ہیں۔ چھپّر سوکھی
گھاس یا تاڑ کے پتّوں کا ہوتا ہے۔ آگ
کے لئے بیچوں بیچ میں ایک گڑھا ہوتا ہے
ایک طرف اناج پیسنے کے لئے بڑا سا پتھر
ایک طرف کدال بیلچہ وغیرہ رکھا ہوتا ہے
لیٹنے کے لئے چٹائیاں ہوتی ہیں۔ دیواروں
پر مچھلی پکڑنے کا جال اور ٹوکریاں ٹنگی
ہوتی ہیں۔ درندوں یا دشمنوں سے حفاظت
کے لئے ان کے چاروں طرف مٹّی کی
دیواریں بھی بنا لیتے ہیں۔
حبشیوں کو مکئی کا دلیا بہت پسند ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک بڑی سی رکابی میں پکا ہُوا دلیا بیچ
میں رکھ لیتے ہیں - ایک شخص چمچہ بھر کھا
لیتا ہے - پھر چمچہ دوسرے کو دیتا ہے -
دوسرا تیسرے کو - اسی طرح آخر تک -
دلیا کھا کر تازہ دودھ پیتے ہیں +

حبشی کھیتی باڑی کرتے ہیں - اپنی ضرورت
کی چیزیں بھی بنا لیتے ہیں - مثلاً ہتھیار -
کپڑا اور چمڑے کی چیزیں - یہ لوگ چیزیں
دام دے کر کم خریدتے ہیں - ایک چیز
دوسری چیز سے بدل لیتے ہیں - بہادری
میں بھی یہ کسی سے کم نہیں ہیں - دشمنوں
سے لڑنے اور شکار کھیلنے میں انھیں بہت
مزا آتا ہے - ان کی عورتیں بھی بہت محنتی
ہوتی ہیں - کھیت میں کام کرتی ہیں اور
بھاری بھاری بوجھ اٹھاتی ہیں +

ان کے یہاں دکانیں تو ہوتی نہیں
ہاں ہفتے کے ہفتے ہاٹ لگتی ہے - اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں ضرورت کی سب چیزیں بکنے آتی ہیں +
حبشی گانے بجانے اور کہانیاں سُننے
کے بہت شوقین ہیں - دن بھر تو خوب
محنت سے کام کرتے ہیں - اور رات کو
جی بھر کے گاتے بجاتے اور ناچتے ہیں -
ان کا ناچ بہت مزے کا ہوتا ہے - اپنا سارا
جسم آگے پیچھے جھلاتے' پیروں کو زمین پر
مارتے اور باجے کی آواز پر کندھوں کو
ہلاتے ہیں - آخر اس قدر تھک جاتے
ہیں کہ سانس پھول جاتا ہے - اور جھونپڑے
میں چٹائی پر لیٹ کر گہری نیند سو جاتے ہیں +

حبشی بچّے بھی بہت چونچال اور ہنس مکھ
ہوتے ہیں - لڑکی اپنی ماں کو گھر کے اور کھیت
کے کاموں میں مدد دیتی ہے - حبشی بچّہ گرمی کی
وجہ سے دن بھر ننگا دھڑنگا پھرتا اور خوب کھیلتا
کودتا ہے - بچپن ہی سے اُسے تیر کمان دے دیا
جاتا ہے - اور نشانے کی مشق کرائی جاتی ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچّے کھیل بھی لڑائی کا کھیلتے ہیں - ہاتھوں میں لکڑی
کی تلواریں اَور نیزے ہوتے ہیں - اَور بہت سے
کھیلوں کا بھی رواج ہے - جَیسے ایک بچّہ گینڈ
لڑھکاتا ہے اور دُوسرے بچّے اپنے نیزے سے
نشانہ لگاتے ہیں - جب یہ بڑے ہوجائیں گے
نیزے، ڈھالیں اَور پرندوں اَور مچھلیوں کا جال
بنانا سیکھیں گے - اَور بڑے ہوں گے تو اپنے
لئے ایک کشتی بنالیں گے - باپ کے ساتھ مِل کر
بڑا سا پیڑ کاٹیں گے - اِس کے تنے کو کاٹ
کر لمبی اُتھلی کشتی بنائیں گے - پھر کشتی کا چپّو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
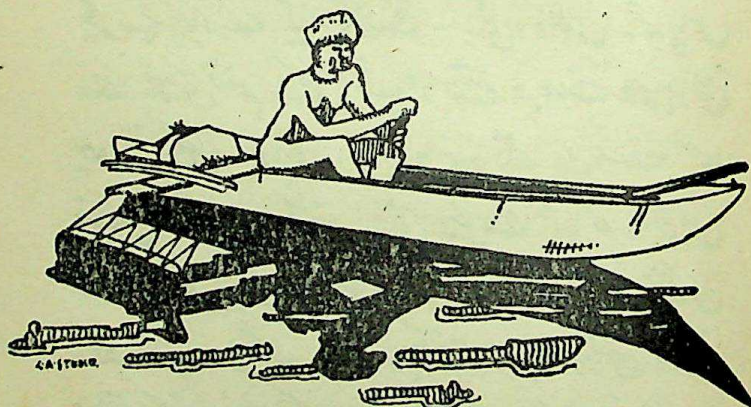
اَور گھاس کا بنا ہُوا بادبان بنائیں گے ؛
جب سب تیار ہو جائے گا۔ تو حبشی لڑکے کو کِتنی خوشی ہوگی! جَیسے وُہ پُورا مرد ہو گیا اَب وُہ دریا میں درختوں کے سائے ہی سائے کئی کئی دِن کی سَیر کرے گا۔ خُوب مچھلیاں پکڑے گا اور جال بھر بھر کے اپنے گھر لائے گا ؛
حبشیوں کے مُلک کو حبش کہتے ہیں۔ یہ مُلک ابھی کچھ دِن پہلے تک آزاد تھا۔ یورپ میں ایک مُلک ہے اِٹلی۔ اُس نے حبش پر چڑھائی کر دی۔ حبشی بڑی بہادری سے لڑے مگر بے چارے کیا کرتے۔ اِٹلی والوں کے پاس نئے نئے قِسم کے ہتھیار تھے۔ بہت سے ہوائی جہاز تھے۔ بہت سا روپَیہ تھا۔ بہت سی فوجیں تھیں۔ آخر اِٹلی جیت گیا اَور اُس نے حبش کو غُلام بنا لیا۔ دُوسرے مُلکوں کے سب لوگ بَیٹھے دیکھتے رہے۔ کِسی نے حبش کی مدد نہ کی۔ نہ اِٹلی کو روکا ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) حبشی کِس مُلک میں رہتے ہیں - اَور اُن کا مُلک کہاں ہَے ؟

(۲) حبشیوں کا گھر کیسا ہوتا ہَے ؟

(۳) حبشی دُنیا کیسے کھانے ہیں ؟ اِن کے اَور تُمھارے دُنیا کھانے میں کیا فرق ہَے ؟

(۴) حبشیوں کے بچّے کیا کھیل کھیلتے ہیں اور تُمھارے یہاں کون کون سے کھیل کھیلتے ہیں ؟

(۵) حبش کو کِس نے غُلام بنا لیا اَور کیسے ؟

مشق

(۱) اپنے اُستاد کی مدد سے یہ معلُوم کرو کہ حبشیوں کو "حبشی" کیوں کہتے ہیں - اُن کا مُلک تُمھارے مُلک سے کِس طرف ہَے - اَور تم وہاں کتنے روز میں پُہنچ سکتے ہو - ان سب باتوں کو اپنی کاپی میں لِکھ لو ٭

(۲) نیچے تین جانوروں کے نام لِکھتے ہیں - ایک درندہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ ایک چرندہ ۔ اور ایک پرندہ تم اپنی کاپی میں ہر ایک نام لکھ کر اس کے سامنے یہ لکھ دو۔ کہ وہ کیا ہے :-

گائے، کوّا، شیر۔

(۳) تم نے سبق میں تین محاورے پڑھے۔ پرو دینا، سانس پھول جانا، بیچوں بیچ ۔ نیچے خالی جگہوں میں یہ محاورے اس طرح بھر دو۔ کہ معنی پورے ہو جائیں :-

دوڑنے، دوڑتے لڑکے کا . . . .

لڑکی نے سوئی میں ڈورا . . . .

دریا کے . . . . ایک بڑا کنڈ تھا +

عملی کام

بشیر احمد صاحب زیدی کی کتاب "دنیا کے بسنے والے" اپنے کتب خانہ سے لو۔ اور اس میں حبشیوں کا حال پڑھو۔ اور ان کی تصویریں دیکھو۔ ان کے ہتھیاروں اور مکانوں کی تصویریں جمع کرو۔ اور خود بھی بناؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۱- ایک جھوٹے کی کہانی

ایک آدمی کہیں دُور کے مُلک سے اپنے گاؤں واپس آیا تھا۔ وُہ اپنے ایک دوست کے ساتھ کھیتوں میں سَیر کر رہا تھا اور اُس مُلک کے، جہاں سے وُہ آیا تھا۔ عجیب عجیب قصّے سُنا رہا تھا۔

"نہیں بھائی" وُہ کہنے لگا۔ "مَیں نے جو کچھ دیکھا ہے وُہ پھر کبھی دیکھنے کو نہ ملے گا۔ یہ جو ہمارا مُلک ہے یہ بھی کوئی رہنے کی جگہ ہے! کبھی تو اِتنی سردی کہ دانت کٹ کٹ ہوتے ہیں کبھی اِتنی گرمی جیسے بدن جل رہا ہو۔ لیکن وہاں تو بس پُوری جنّت ہے نہ کوئی بوتا ہے نہ کاٹتا ہے۔ تمھیں معلوم ہے وہاں کیا کیا اُگتا ہے۔ سُنو مَیں نے ایک مرتبہ ایک عجیب کھیرا دیکھا تھا۔ ابھی تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویسی کوئی چیز ہی نظر سے نہیں گذری - سچ جانو وُہ ایک .... پہاڑ کی برابر تھا"!

"واہ کیا عجیب چیز ہو گی" اُس کے دوست نے کہا "لیکن بھائی یہ ساری دُنیا عجائب خانہ ہے - طرح طرح کی عجیب عجیب چیزوں سے بھری پڑی ہے - ہم خود تھوڑی دیر میں ایک عجیب چیز دیکھیں گے - جس کا جواب تم کو بھی کہیں نظر نہ آیا ہو گا - وُہ پُل دیکھو جس پر سے ہمارا راستہ جاتا ہے - یوں تو ایک معمُولی سا پُل ہے - لیکن اِس میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک عجیب بات ہے۔ جو کوئی جھوٹ بولتا
ہے۔ وُہ اِس پر سے کبھی نہیں گُذر سکتا۔
..... آدھی دُور تک پہنچا کہ ٹھوکر کھائی
اَور دھڑام سے پانی میں۔ لیکن جو سچ بولتا
ہے۔ وُہ چاہے گھوڑے گاڑی پر سوار ہو
چاہے پَیدل ہو بے کھٹکے چلا جاتا ہے"۔
"ہاں"! جھُوٹے دوست نے پُوچھا۔ "مگر
یہ دریا تو معمُولی ہوگا"؟
"نہیں۔ نہیں۔ بہت گہرا ہے اَور بہت
تیز بہتا ہے" اُس کے دوست نے جواب دیا
"دیکھو بھائی ایسی بھی دُنیا میں کوئی چیز
ہے؟ .... تم نے جس کھیرے کا ذکر کیا
تھا وُہ بھی عجیب چیز ہوگی .... کیا کہا
تھا تم نے ...... پہاڑ جیسا؟"
"نہیں پہاڑ تو نہیں مگر گھر کے برابر
تو ضرور تھا"۔
"پھر بھی بہت بڑا تھا۔ لیکن ہمارا یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پُل بھی کچھ کم نہیں - سارا شہر یہ جانتا ہے
کہ وُہ جھوٹے کو اپنے اُوپر سے نہیں گُذرنے
دینا ...... ابھی تھوڑے دِن ہُوئے - ایک
اخبار کے ایڈیٹر اور ایک شاعر اُس پر سے
گِر کر ڈُوب گئے - لیکِن اگر تُمھارا یہ کہنا
صحیح ہے کہ وُہ کھیرا مکان کے برابر تھا تب
بھی وُہ ایک عجیب ہی چیز ہو گی"۔
"نہیں کچھ ایسی عجیب بھی نہیں، دیکھو نا
پُوری بات بھی معلُوم ہونی چاہئے - یہ نہ سمجھو
ہر جگہ ویسے ہی بڑے بڑے مکان ہوتے ہیں
جیسے ہمارے یہاں، جانتے ہو وہاں مکان
کیسے ہوتے ہیں؟ بس ایسے کہ اُن میں دو
آدمی گھُس سکتے ہیں - اور اُن کے لئے اُٹھنا
بیٹھنا نامُمکِن ہوتا ہے"۔
"پھر بھی ایسا کھیرا جس میں دو آدمی سما
جائیں قُدرت کے عجائبات میں سے ہے"؛
"سُنو بھائی" جھُوٹ بولنے والے نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسے ٹوک کر کہا "اِس پُل پر جانے کی کیا ضرورت ہے؟ آؤ کسی اور طرف چلیں"

سوال

(۱) جھوٹے کی کہانی کو چھوٹا کرکے زبانی سُناؤ۔

(۲) دُنیا کو "عجائب خانہ" کیوں کہا؟

(۳) کیا پہاڑ جیسا "کھیرا" بھی ہوتا ہے؟

(۴) کیا کوئی ایسا پُل ہے جو اپنے اُوپر سے جھوٹے کو نہیں گذرنے دیتا؟

(۵) پھر جھوٹے کے دوست نے کیوں ایسے پُل کا ذکر کیا؟

(۶) جھوٹے کی کہانی سے تم کو کیا سبق ملا؟

مشق

(۱) عجیب، عجائبات، عجائب خانہ -

تم نے اُوپر کے تینوں لفظ سبق میں پڑھے - نئی چیز کو دیکھ کر تعجّب ہوتا ہے - اِس لئے اُسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عجیب چیز کہتے ہیں - بہت سی عجیب چیزوں کو عجائبات کہتے ہیں - بتاؤ "عجائب خانہ" کو "عجائب خانہ" کیوں کہتے ہیں ؟ اِس کا جواب اپنی کاپی میں لکھو ⁂

(۲) معمولی ، معمولی سا -

سبق میں ڈھونڈو - یہ دو لفظ کن چیزوں کے لئے آئے ہیں - دو چیزوں پر تم دو جملے بناؤ جن میں نیچے کے دو لفظ آ جائیں :-

معمولی سے ، معمولی سی ⁂

(۳) بے کھٹکے - بہار -

نیچے کے جملوں میں اوپر کے لفظ ٹھیک ٹھیک جگہ پر لکھ دو :-

...... کے موسم میں باغوں میں پھول کھلتے ہیں - کشتیاں دریا میں .... چلتی ہیں ⁂

عملی کام

بازار سے بڑے سے بڑا کھیرا ڈھونڈ کر لاؤ - پھر سب مل بانٹ کے کھاؤ ⁂

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۲- بی امّاں

بی امّاں - علی بھائیوں کی ماں تھیں۔ اُنھوں نے اپنے دین اور دیس کی خدمت سب مُسلمان عورتوں سے بڑھ کر کی - اِن کے مرنے پر گاندھی جی نے اپنے اخبار میں لکھّا تھا:

"میں کس دِل سے کہوں کہ بی امّاں دُنیا سے اُٹھ گئیں - وُہ بُوڑھی تھیں - مگر کام کرنے میں جوانوں سے کم نہیں تھیں وُہ پکّی مُسلمان تھیں - سمجھتی تھیں اِسلام کا بھلا اِسی میں ہے کہ مُسلمان آزاد ہو جائیں یہ بھی جانتی تھیں کہ ہندوستان تب ہی آزاد ہو سکتا ہے - جب ہندو مُسلمانوں میں ایکا ہو جائے اور کھدّر گھر گھر پھیل جائے - اسی لئے وہ ہندو مسلمانوں کو ایکے کی نصیحت کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرتی تھیں اور سدا کھدر پہنتی تھیں - مولانا محمد علی کہتے ہیں اُن کا حکم تھا کہ مرنے پر اُنھیں کھدر کا کفن دیا جائے - اُن کی بیماری کے دنوں میں جب کبھی میں اُن کے گھر جاتا تو ہر بار پوچھتیں کہ سوراج کا اور ہندو مسلمانوں کے ایکے کا کیا حال ہے وہ خدا سے دعا کرتی تھیں کہ ہندو مسلمانوں کو اتنی سمجھ دے کہ وہ ایکے کی ضرورت کو سمجھ لیں اور مجھے اتنے دن جینے دے کہ اپنی آنکھوں سے سوراج دیکھ لوں - ان کی سب سے اچھی یادگار یہی ہوگی کہ دیس کا جو کام وہ کرتی تھیں وہ ہم بھی کریں - جب تک سوراج نہ ملے اور ہم میں ایکا نہ ہو - ہندو دھرم اور اسلام دونوں کے لئے برائی ہے - کیا اچھا ہو کہ بی اماں کی طرح سب ہندو مسلمان اس سیدھی سی بات کو سمجھ لیں ٭ جس رات بی اماں دنیا سے سدھاریں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس کا تھوڑا سا حال لِکھتا ہُوں - مَیں نے
سروجنی دیوی سے سُنا کہ بی امّاں دم توڑ
رہی ہیں اَور ہم دونوں فوراً اُن کے گھر
پہنچے - وہاں اُن کے سب عزیز موجود تھے
اَور ڈاکٹر انصاری بھی آ گئے تھے کِسی کے
رونے کی آواز نہیں آ رہی تھی مگر مولانا
محمّد علی کے گالوں پر آنسو بہہ رہے تھے -
مولانا شوکت علی بڑی مُشکِل سے اپنے آپ
کو سنبھالے ہُوئے تھے - مگر اُن کا چہرا اُترا
ہُؤا تھا - سب کی زُبان پر اللہ کا نام تھا
ایک صاحِب دُعا پڑھ رہے تھے - پاس ہی
کامریڈ اخبار کا چھاپہ خانہ تھا - وہاں کا کام
دم بھر نہیں رُکا - اَور مولانا محمّد علی جو کچھ
اخبار کے لئے کرتے تھے وُہ اُنھوں نے
اُس دِن بھی نہیں چھوڑا - دیس کا کوئی
ضرُوری کام ٹلنے نہیں پایا - مجھے رامجس کالج
جانا تھا - مولانا شوکت علی نے کہا ایسا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ نہ جائیں - خود اُنھوں نے اُس دن مظفّر نگر کے ہندوؤں سے ملنے کا وعدہ کیا تھا - اچھّے سپاہی کی طرح اُنھوں نے یہ وعدہ پُورا کیا - بی امّاں کے مرنے کے تھوڑی ہی دیر بعد وُہ مظفّر نگر چلے گئے ؂

سوال

(۱) بی امّاں کون تھیں ؟

(۲) اُن کے خیال میں ہندوستان کس طرح آزاد ہو سکتا تھا ؟

(۳) وُہ خُدا سے کیا دُعا کیا کرتی تھیں ؟

(۴) کوئی ایسی مثال بتاؤ جس سے پتہ چلے - کہ دیس کے سچّے سپاہی دیس کی سیوا کرنے میں اپنا دُکھ درد بھول جاتے ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) وُہ (عَورت) کھدّر پہنتی تھی - وُہ (عَورتیں) کھدّر پہنتی تھِیں ⁂ ہم ایک عَورت کے لِئے بھی "وُہ کھدّر پہنتی تھِیں" کہتے ہَیں جب ہم اُس عَورت کا نام عِزّت سے لیتے ہَیں - اِسی طرح مرد کے لِئے بھی کہتے ہَیں "وُہ کھدّر پہنتا تھا وُہ کھدّر پہنتے تھے - مولانا محمد علی کھدّر پہنتے تھے ⁂

تُم اِن باتوں کو ٹھیک لفظ لگا کر پُورا کرو :-

(ا) وُہ لڑکا کھدّر ۔۔۔۔۔۔ وُہ سب آدمی کھدّر ۔۔۔۔۔۔ گاندھی جی کھدّر ۔۔۔۔۔۔

(ب) وُہ لڑکی کام کرتی تھی ۔۔۔۔۔۔ وُہ لڑکیاں کام ۔۔۔۔۔۔ بی امّاں ۔۔۔۔۔۔

(ج) وُہ کہتا تھا ۔۔۔۔۔۔ وُہ لوگ ۔۔۔۔۔۔ مولانا محمد علی ۔۔۔۔۔۔

عملی کام

بی امّاں، مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی کی تصویریں جمع کرو اور اپنے درجے میں لگاؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۳- ہوائی جہاز

وُہ دیکھو ہوائی جہاز آ گیا بجاتا ہُوا اپنا ساز آ گیا
ہواؤں میں وُہ زنّاتا ہُوا گرجتا ہُوا۔ گھنگھناتا ہُوا
ہوا کی طرح سنسناتا ہُوا بلندی پہ کیا دندناتا ہُوا
جو منّی نے پُوچھا کہ بھائی یہ کیا چلا جا رہا ہے اُڑا چیل سا
تو فوراً لگا ہنس کے کہنے جمیل ارے اِس کو کہتے ہیں لوہے کی چیل
ہیں اِس چیل کے پیٹ میں آدمی یہ لے کر اُنہیں ہے کہیں جا رہی
مگر میں نے اُس کو بتایا یہ راز کہ دراصل ہے یہ ہوائی جہاز
ہوا پر یہ جاتا ہے اِس طرح سے سمندر میں جیسے کہ کشتی بہے
جمیل اُس کو سُن کر بہت خوش ہُوا اُچھلنے لگا اور کہنے لگا

بڑا ہو کے سمجھوں گا میں اِس کا راز
چلاؤں گا میں بھی ہوائی جہاز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
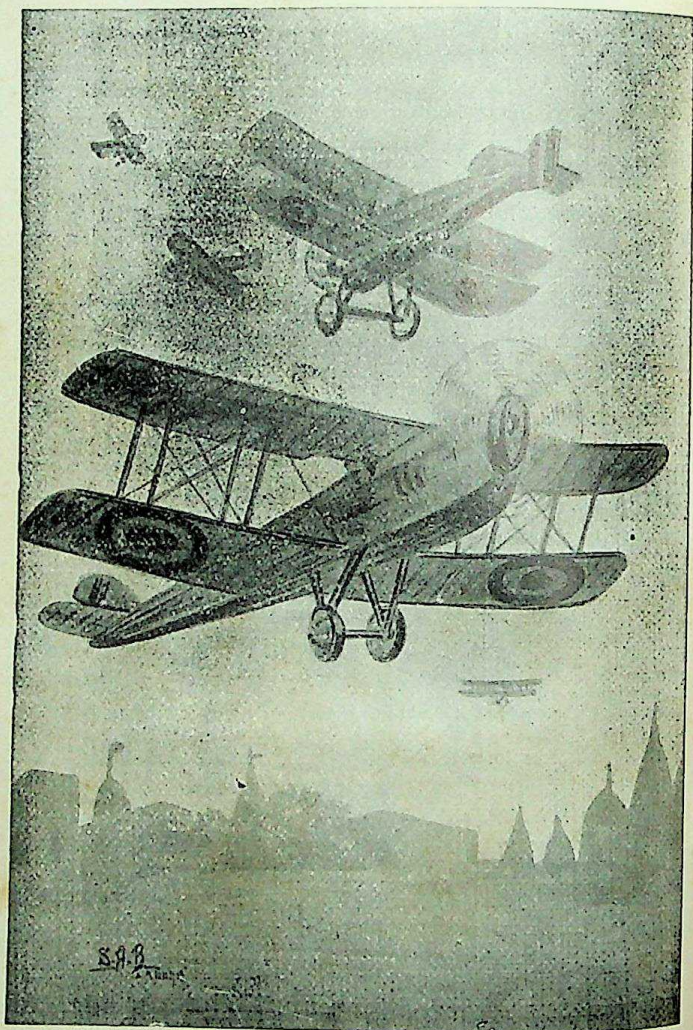
سوال

(۱) "لوہے کی چیل" کِس کو کہا اَور کیُوں ؟

(۲) سمُندر کی کِشتی کی طرح ہوا کی کِشتی کون سی ہے ؟

(۳) جمیل نے بڑے ہو کر کیا کرنے کو کہا ہے ؟

مشق

(۱) زنَنزناتا - دنَدناتا - سنَسناتا -

اُوپر کے تِین لفظوں سے ریل کے اِنجن پر تین جُملے بناؤ ؛

(۲) ہوا پر وُہ جاتا ہے اس طرح سے
سمُندر میں جس طرح کِشتی بہے

اُوپر کے شعر کے لفظ اس طرح لِکھّو کہ نثر بن جائے ؛

عملی کام

اپنے ماسٹر صاحب سے کہو کہ تُمھیں ہوائی جہاز دکھائیں نہیں تو نقشہ کھینچ کر بتائیں - تم ہوائی جہاز کی تصویریں جمع کرو - بازار میں ہوائی جہاز کا کھلونا بھی بِکتا ہے وُہ بھی لا کر مدرسے میں رکھّو ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۴- اسکیمو کی کہانی

ایک دِن ایک لڑکا اور اُس کی چھوٹی بہن
برف گاڑی پر جس میں کُتّے جُتے ہُوئے تھے
کہیں جا رہے تھے۔ لڑکا گاڑی کو برف ہی
برف پر دُور لے جا رہا تھا۔ کُتّے بہت
تیز دوڑ رہے تھے۔ اور بچّے بہت خوش تھے
اِتنے میں یکایک بہت زور کی آواز آئی۔
برف کا بہت بڑا ٹکڑا جس پر اُن کی گاڑی
جا رہی تھی باقی حِصّے سے ٹوٹ کر الگ ہو گیا۔
برف کا یہ ٹکڑا کنارے سے بہ کر سمندر
کی طرف چلا۔ لڑکا سمجھ گیا کہ اَب ماں باپ
سے مِلنا ہمارے نصیب میں نہیں ہے۔ جوں
جُوں وقت گذرتا جاتا تھا۔ سردی بڑھتی جاتی
تھی۔ اُس کی بہن تو رونے لگی۔ برف گاڑی
پر جو گرم کپڑے پڑے تھے۔ اِن کو دونوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے اپنے چاروں طرف لپیٹ لیا۔ لڑکا اپنے کُتّوں کو بھی تھپکتا رہا ۔
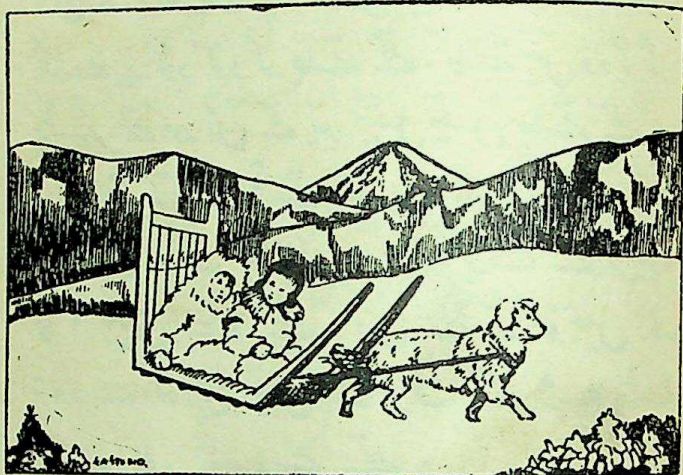
اَب اندھیرا ہو چلا۔ لڑکا اپنی بہن کے پاس بیٹھ گیا اَور رات بھر جاگتا رہا ۔

دُوسرے دِن صُبح کو ہوا برف کو کِنارے پر لے آئی۔ بھلا لڑکے کی خوشی کا کیا پُوچھنا۔ اُس نے کنارے پر کچھ آدمی دیکھے اَور اُنھیں مدد کے لئے پکارا۔ اُنھوں نے بچّوں کی آواز سُنی۔ تو کِشتیوں میں سوار ہو گئے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچّوں کو صاف پانی تک آنے کے لئے برف کے بہت سے ٹکڑوں سے گذرنا تھا۔ لڑکے نے بہن کا ہاتھ پکڑا اور دونوں ایک ٹکڑے سے دوسرے ٹکڑے پر کود کود کر جانے لگے۔ راستے میں وہ گر گر پڑتے تھے اور اُن کے پیر پھسل پھسل جاتے تھے۔

آخر گرتے پڑتے وہ بن جمے پانی تک پہنچ گئے۔ یہ لوگ کشتیاں لے کر برف کے قریب تو آ نہیں سکتے تھے۔ اس لئے کہ موجیں زور زور سے اُٹھ رہی تھیں اور برف کے بڑے بڑے ٹکڑے ہل جل رہے تھے۔

لوگوں نے لڑکے سے کہا "اپنی بہن کو ہماری طرف پھینک دو" لڑکے نے بہت حفاظت کے ساتھ اپنی بہن کو ایک کشتی میں پھینک دیا۔ اور خود ایک اور کشتی میں کود گیا۔ کتّے بھی تیر کر کنارے تک آ گئے۔ اور سب صحیح سلامت گھر پہنچ گئے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) برف میں بچّوں پر کیا مُصیبت پڑی ؟

(۲) بچّوں نے کیوں سمجھا کہ اب ماں باپ سے مِلنا اُن کے نصیب میں نہیں ؟

(۳) لڑکے نے اپنے آپ کو اور اپنی بہن کو ٹھنڈ سے کیسے بچایا ؟

(۴) بچّوں کے لئے صاف پانی تک پہنچنا کیوں کٹھن تھا؟

(۵) لوگوں نے بچّوں کو کس طرح بچایا ؟

مشق

(۱) نیچے کے جُملے اُلٹ پُلٹ کر لکھ دئے گئے ہیں تُم اِن کو اِس طرح لکھو کہ جُملے ٹھیک ہو جائیں:

اسکیمو ، اور کھال کے کپڑے ، رہتے ہیں ، برف کے مکانوں میں ، پہنتے ہیں +

(۲) تُم نے چار محاورے پڑھے: گِرتے پڑتے ، یکایک ، ہِلنا جُلنا ، صحیح سلامت ۔

نیچے خالی جگہوں میں یہ محاورے اِس طرح بھرو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ معنی ٹھیک ہو جائیں :-

بچّوں نے .... بہت زور کی آواز سُنی +

بچے ...... برف کے ایک ٹکڑے سے دُوسرے ٹکڑے تک پہنچے +

بچّے ...... اپنے گھر پہنچے +

برف کے ٹکڑے مَوجوں سے ...... رہے تھے +

(۴) تُم نے سبق میں "نصیب" کا لفظ پڑھا - اِس سے دو لفظ اَور بنتے ہیں "خُوش نصیب" - "بدنصیب" اِن دونوں کے معنی معلُوم کرو اور اپنی کاپی میں لکھو +

عملی کام

بشیر احمد صاحب زیدی کی کتاب "دُنیا کے بسنے والے" اپنے مدرسے کے کُتب خانے سے لے کر اُس میں اسکیمو کا حال پڑھو - اُن کے کپڑوں اور گھروں کی تصویریں جمع کرو اور خود بھی بناؤ - دُھنکی ہوئی رُوئی سے اسکیمو کا برف کا مکان بناؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۵- گاؤں کی صفائی

جب سے میں چولا گاؤں میں آیا ہوں
خوب موٹا ہو گیا ہوں - چمرولے میں تو
مجھے ہر دم روگ لگا رہتا تھا - کبھی بخار
آ گیا، کبھی دست آنے لگے، کبھی کھانسی
زکام ہو گیا - رنگ پیلا پڑ گیا تھا - نہ بھوک
لگتی تھی، نہ کام کرنے کو جی چاہتا تھا -
دن رات لیٹا رہتا تھا - یہاں جب سے
آیا ہوں، نہ بخار ہے، نہ دست آتے ہیں
نہ کھانسی زکام ہوتا ہے - خوب کھاتا ہوں
اور خوب محنت کرتا ہوں - اس لئے میری
تندرستی اچھی ہو گئی ہے - اور بدن میں
طاقت آ گئی ہے +

بات یہ ہے، چمرولا بڑا گندا گاؤں تھا
وہاں کا پانی اور ہوا بہت خراب تھی، گاؤں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے کنارے ایک تالاب تھا، اُسی میں سب نہاتے تھے، کپڑے دھوتے تھے۔ گاؤں والوں کی بھینسیں بھی اُسی میں پڑی رہتی تھیں، اُسی تالاب کا گندا پانی سب پیتے تھے۔ گلیاں بڑی پتلی تھیں۔ بچّے اُن گلیوں میں پاخانہ پھرتے تھے۔ عورتیں اُن میں کوڑا ڈالتی تھیں۔ گھروں کا گندا پانی بہہ بہہ کر گلیوں میں جمع ہوتا رہتا تھا۔ جب پانی سڑ جاتا تھا تو اُس میں بُو آنے لگتی تھی۔ گاؤں والوں کے گھر بھی بہت نیچے نیچے تھے۔ اُن میں بالکل اندھیرا رہتا تھا۔ اور ہوا جانے کا تو راستہ ہی نہ ہوتا تھا۔ گھر کے اندر جا کر دیکھو تو ہر چیز بکھری پڑی ہے۔ اُسی چھپّر میں سب سوتے تھے، کھانا پکاتے تھے اور اُسی میں گائے بھینس باندھتے تھے، جانوروں کا گوبر اور پیشاب بھی کئی کئی دن وہاں پڑا رہتا تھا۔ سب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگ میلے کچیلے رہتے تھے۔ آٹھ آٹھ دن تک اپنے کپڑے بھی نہیں دھوتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزیں اِدھر اُدھر کھلی پڑی رہتی تھیں۔ اور اُن پر مکھیاں بیٹھا کرتی تھیں ٭

لیکن چولا گاؤں بہت اچھا ہے۔ یہاں تالاب کا پانی کوئی نہیں پیتا۔ بیچ گاؤں میں ایک چوپال ہے، خوب کھلی ہوئی جگہ ہے۔ سب اُس میں اُٹھتے بیٹھتے ہیں۔ اِسی چوپال میں ایک کنواں ہے۔ کنوئیں کی من بہت اونچی ہے اور اُس پر ہر وقت لکڑی کا ڈھکنا ڈھکا رہتا ہے۔ سب گاؤں والے اُسی کا پانی پیتے ہیں۔ گلیاں لمبی چوڑی ہیں اور بالکل صاف ستھری رہتی ہیں۔ گندے پانی کے لئے کنارے کنارے نالیاں کھدی ہیں۔ گھروں کی چھتیں یا چھپّر خوب اونچے ہیں۔ ہوا کے لئے دیواروں میں کھڑکیاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنی ہیں ۔ جن سے روشنی بھی آتی ہے ۔ جانوروں کو باندھنے کی جگہ الگ ہے ۔ ہر گھر میں روز جھاڑو دی جاتی ہے اور کوڑا کرکٹ گاؤں کے باہر پھینک آتے ہیں ۔ گاؤں والے تالاب پر جا کر روز کپڑے دھوتے ہیں اور سب مرد ، عورتیں اور بچے صاف ستھرے رہتے ہیں ۔

یہی وجہ ہے کہ یہاں کے رہنے والے صاف ستھرے اور تندرست ہیں ۔ بیماری کبھی ان کے پاس نہیں آتی ۔ وہ خوب محنت کرتے ہیں ، خوب کماتے ہیں اور خوب کھاتے ہیں ۔ ہر آدمی خوش خوش نظر آتا ہے ۔ میں تو اب ہمیشہ اسی گاؤں میں رہوں گا ، اور اسے صاف ستھرا رکھوں گا ۔

سوال

(۱) چھڑولا گاؤں میں کیا کیا برائیاں تھیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) چولا گاؤں میں کیا کیا اچھائیاں تھیں ؟

(۳) جس تالاب میں سب نہاتے دھوتے ہوں اُس کا پانی کیوں نہ پینا چاہیئے ؟

(۴) گلیوں میں گندا پانی جمع نہ ہونے پائے، اس کے لئے کیا کرنا چاہیئے ؟

(۵) گھروں میں کھڑکیاں کیوں بنانا چاہیئے ؟

مشق

نیچے لکھی ہوئی باتوں کو پورا کرو :-

گاؤں کی چوپال	کوڑا کرکٹ
.... کی نالیاں	صاف ....
.... کا ڈھکنا	کھانا ....
.... کی کھڑکیاں	لمبی ....
.... کی من	ادھر ....

عملی کام

گندے گاؤں اور صاف ستھرے گاؤں کے دو نمونے گتے اور کاغذ سے بنا کر جماعت میں رکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۶- کیا بجا ہَے ؟

کیلاش :- اہا جی ، گھڑی !
احسن :- سچ مُچ ! کہاں سے مِلی ؟
کیلاش :- مِلتی کہاں سے ! پِتا جی نے لا دی
اِمتحان میں اوّل جو آیا تھا !
احسن :- ذرا مُجھے دِکھاؤ تو !
کیلاش :- اچھّا پہلے یہ بتاؤ - اِس میں کیا
بجا ہَے ؟
احسن :- مُجھے گھڑی دیکھنا ہی نہیں آتا +
کیلاش :- ارے اِتنے بڑے ہو گئے اور گھڑی
دیکھنا نہیں آتا !
احسن :- اچھّا بھائی تُم ہی بتا دو - پھر تو مَیں
بھی ابّا جی سے ایک گھڑی منگوا لوں گا +
کیلاش :- میرے پاس آ جاؤ ، دیکھو - اِس میں
دو سوئیاں لگی ہیں - ایک چھوٹی ، ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑی ۔ بڑی سوئی منٹ کی ہے، چھوٹی
سوئی گھنٹے کی ۔ اب دیکھو، اس گھڑی میں
۱۲ تک ہندسے بھی لکھے ہیں، یہ ہندسے
اُردو کے نہیں ہیں، اور طرح کے ہیں۔
پہلے انھیں پہچان لو۔ ان ہندسوں کے
بیچ بیچ میں چھوٹے چھوٹے نشان ہیں۔
پورے نشان گنو ۔ دیکھو یہ ۶۰ نشان
ہیں نا ۔ بس ایک گھنٹہ ۶۰ منٹ کا ہوتا
ہے ۔ منٹ کی بڑی سوئی جب ۱۲ سے
چل کر گھومتی گھامتی پھر ۱۲ پر پہنچ
جائے، تو ایک گھنٹہ ہو جاتا ہے۔ جتنی
دیر میں بڑی سوئی پوری گھڑی کا چکّر
کاٹتی ہے، اُتنی دیر میں چھوٹی سوئی ایک
نشان سے دوسرے نشان تک کھسک کر
آتی ہے ۔ چھوٹی سوئی کسی ہندسے پر
اور بڑی سوئی ٹھیک بارہ پر پہنچ
جائے، تو وہی بجے گا، جس پر چھوٹی سوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے، جیسے چھوٹی
سوئی ۸ پر اور
بڑی سوئی ۱۲ پر
ہو تو ۸ بج گئے*
اب چھوٹی سوئی
۸ سے ذرا ہٹ
گئی، اور بڑی
سوئی تین پر
پہنچی تو سوا آٹھ
بجے*
اس کے بعد
چھوٹی سوئی ۸
اور ۹ کے بیچ
میں آ گئی اور
بڑی سوئی ۶ پر
پہنچی۔ یہ ساڑھے
آٹھ بجے*

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
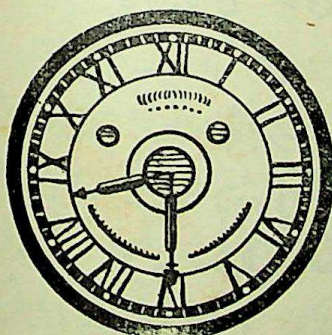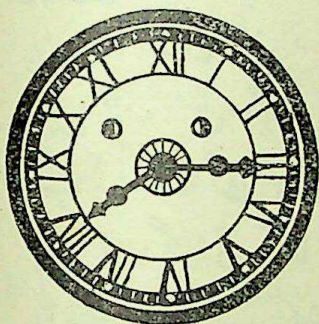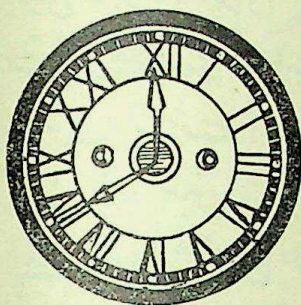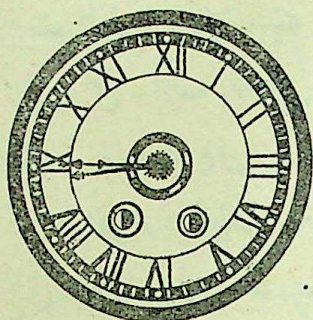
اب چھوٹی سوئی
۹ کے پاس پہنچ
گئی ، اور بڑی
سوئی ۹ پر آئی
تو پونے نَو بج
گئے ؂
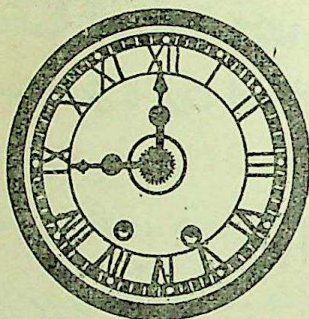
تھوڑی دیر میں
بڑی سوئی بارہ
پر پہنچ جائے گی
اَور چھوٹی سوئی
ٹھیک ۹ پر
آ جائے گی ، تو

پورے ۹ بج جائیں گے ۔ کھانا کھا پی کر
مَیں مدرسے چلا جاؤں گا ۔ پِتا جی دفتر
جائیں گے ؂

گھڑی سے وقت معلوم ہوجاتا ہے ، سارے
کام ٹھیک وقت پر ہوتے ہیں ۔ اِس لئے گھڑی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت ضروری چیز ہے۔ پرانے زمانے میں گھڑی نہیں تھی۔ لوگ پہروں سے دن رات گنتے تھے۔ پورے دن کے چار پہر ہوتے تھے، صبح، دوپہر، تیسرا پہر، اور شام۔ پھر رات آتی تھی۔ رات کے چاروں پہر سونے میں گذر جاتے تھے۔ اسی لئے ان پہروں کے الگ الگ نام نہیں رکھے۔ اب گھڑی نے ۱۲ گھنٹے کا دن اور ۱۲ گھنٹے کی رات کر دی ہے +

سوال

(۱) کیلاش اور احسن میں بات چیت کیسے شروع ہوئی؟
(۲) پوری گھڑی میں ۶۰ نشان ہونے کا کیا مطلب ہے؟
(۳) دس، پونے دس، سوا دس اور ساڑھے دس گھڑی میں کب بجتے ہیں؟
(۴) چھوٹی سوئی اور بڑی سوئی میں کیا فرق ہے؟
(۵) پرانے زمانے میں وقت کی پہچان کس طرح ہوتی تھی اور اب کس طرح؟
(۶) گھڑی سے کیا فائدے ہیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) صُبح ، دوپہر ، تیسرا پہر ، شام -
سورج کے نکلنے ، سر پر پہنچنے ، ڈھلنے اور ڈوبنے
پر اوپر کے لفظوں سے ایک ایک جُملہ بناؤ +

(۲) دسمبر اور جون کے مہینوں میں تُمھارے شہر یا
گاؤں میں صُبح کتنے بجے ہوتی ہے اور شام کتنے
بجے ؟ ہر ایک کے لئے ایک ایک جُملہ لکھو +

(۳) تو ، اِس لئے -
سبق میں ڈھونڈو کہ اوپر کے دو لفظوں سے
کون کون سے دو جُملے جوڑے گئے ہیں - اب
نیچے کے لفظوں سے تُم دو دو جُملے بنا کر جوڑ دو :-
تب ، مگر ، اور

عملی کام

تیسرے سوال کے مُطابق گھڑی اور سوئیوں کی شکلیں بناؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۷- رام چندر جی

کوشل کے راجا جسرتھ کی تین رانیاں تھیں :- کوشلیا - کیکئی اور سُمترا"۔ اِن کے چار بیٹے ہوئے - رانی کوشلیا سے رام چندر جی، رانی کیکئی سے بھرت جی، اور رانی سُمترا سے لچھمن جی اور سترگن جی - رام چندر جی سب بھائیوں میں بڑے تھے، اور علم اور عقل میں بھی سب سے بڑھے ہوئے تھے

جب رام چندر جی جوان ہوئے تو راجا جنک کی بیٹی سیتا جی سے اُن کی شادی ہو گئی - راجا جسرتھ نے یہ طے کیا کہ اُن کے بعد رام چندر جی گدّی کے مالک ہوں یہ بات رانی کیکئی کو بُری لگی - وہ چاہتی تھی کہ اُس کے بیٹے بھرت جی کو گدّی ملے - اِس نے ایک بار راجا جسرتھ کی جان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچائی تھی اور راجا جسرتھ نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ اُس کی دو باتیں پوری کریں گے۔ اب کیکئی نے اُنھیں وہ وعدہ یاد دلایا اور کہا "میری دو باتیں پوری کرو"۔

راجا نے پوچھا "وہ کیا؟"

رانی نے کہا "رام چندر جی کو چودہ برس کا بن باس ہو اور بھرت راج کرے"۔

راجا جسرتھ کو دونوں باتیں پوری کرنی پڑیں۔

رام چندر جی باپ کے حکم سے اجودھیا شہر کو چھوڑ کر بندیل کھنڈ میں چترکوٹ پہاڑ پر چلے گئے۔ اور ایک چھوٹی سی جھونپڑی بنا کر رہنے لگے۔ سیتا جی کو اپنے پتی سے سچی محبت تھی۔ وہ بن باس کے دکھ سہنے کو رام چندر جی کے ساتھ چلی آئیں اور لچھمن جی نے بھی بھائی کا ساتھ نہ چھوڑا۔

رام چندر جی کو اجودھیا سے گئے چھ دن ہوئے تھے کہ راجا جسرتھ دنیا سے اُٹھ گئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگوں نے بھرت جی کو راجا بنانا چاہا۔ پر وہ رام چندر جی کے پاس چترکوٹ پہنچے۔ اور اُن سے کہا کہ آپ چل کر گدّی پر بیٹھئے *

رام چندر جی بولے کہ مجھے باپ کا حکم ماننا ہے۔ میں چودہ سال تک اجودھیا نہیں جاؤں گا۔ بھرت جی ایک سونے کی کھڑاؤں اُن کے پاؤں میں پہنا کر ساتھ لیتے آئے۔ اور کھڑاؤں گدی پر رکھ کر رام چندر جی کی طرف سے راج کرنے لگے *

اب سیتا جی اور لچھمن جی کو ساتھ لے کر رام چندر جی دکھن کی طرف چلے گئے اور جنگل میں رہنے لگے۔ یہاں اُن دنوں لنکا کے راجا راون کی طرف سے اس کے دو بھائی راج کرتے تھے۔ اُن کی بہن سروپ نکھا بھی وہیں رہتی تھی۔ اُس نے رام چندر جی کے دل کو لبھانا چاہا۔ پر اُنھوں نے اُس کو جھڑک دیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
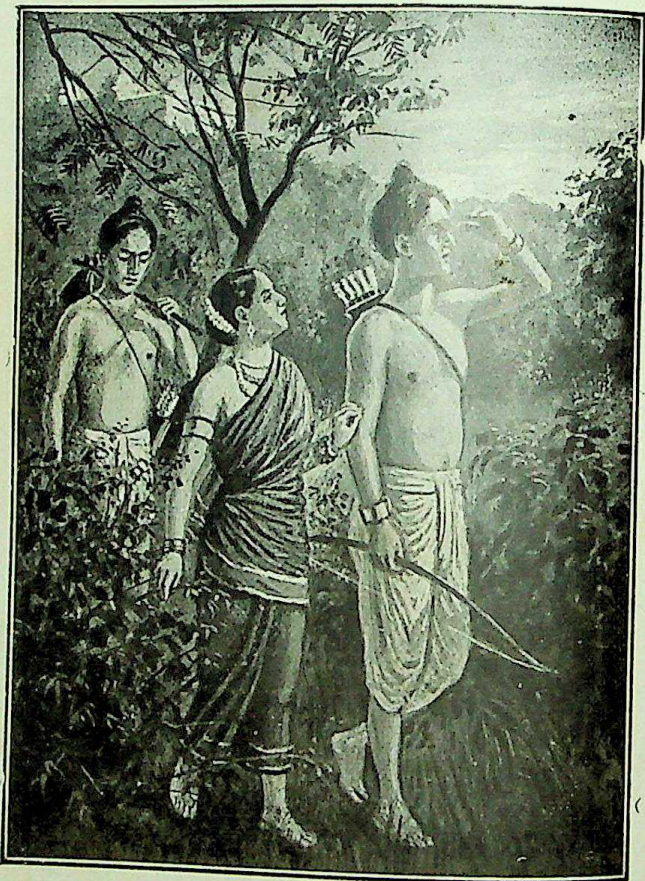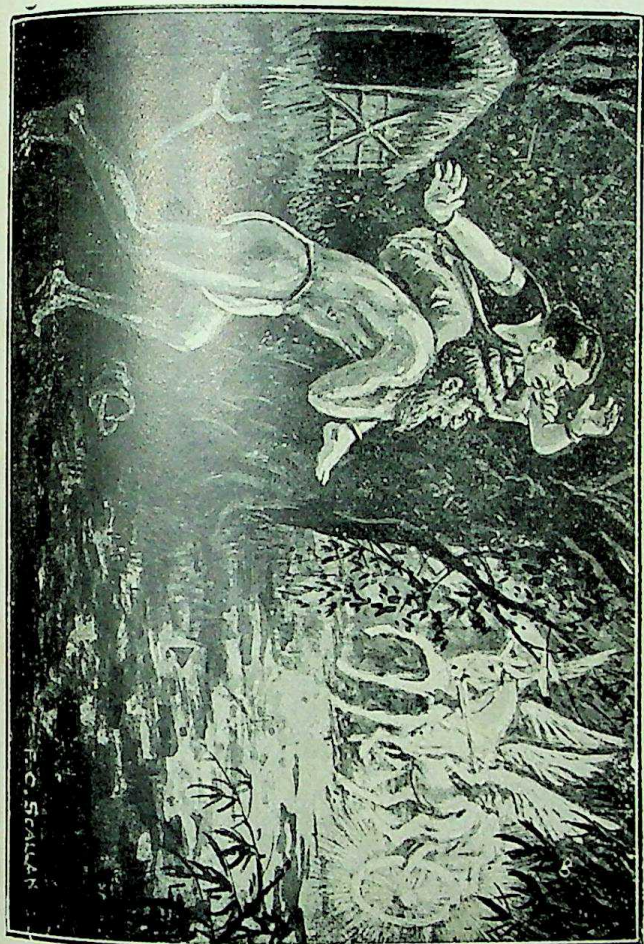
اور لچھمن جی نے اُس کی ناک کاٹ لی۔ اِس پر راون کے دونوں بھائیوں سے اِن کی لڑائی ہوئی، اور وہ دونوں مارے گئے۔ راون نے جب یہ بات سُنی تو اُس کو بہت غُصّہ آیا۔ وہ بھک منگوں کا بھیس بدل کر وہاں پہنچا۔ ایک دِن رام چندر جی اور لچھمن جی کہیں گئے ہوئے تھے۔ راون نے سیتا جی کو اکیلا پایا تو اُن کو پکڑ کر اپنے ساتھ لنکا لے گیا۔ اُس نے بہت چاہا کہ سیتا جی کو اپنی رانی بنائے۔ پر اُنھوں نے اِس سے بات تک نہ کی +

جب رام چندر جی کو یہ پتا چلا کہ راون سیتا جی کو پکڑ لے گیا ہے۔ تو وہ لچھمن جی کو لے کر لنکا کو چلے۔ راستے میں راجہ سُگریو نے ہنومان کو فوج دے کر اُن کے ساتھ کر دیا۔ یہ سب لوگ سمندر پر پُل باندھ کر لنکا پہنچے۔ راون اِن سے لڑنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے لئے بڑھا۔ اٹھارہ دن کی لڑائی کے بعد راون کی فوج ہار گئی اور راون مارا گیا۔ رام چندر جی سیتا جی کو لے کر چلے آئے۔

اب رام چندر جی کے بن باس کے چودہ برس پورے ہو چکے تھے۔ اِس لئے وہ سیتا جی اور لچھمن جی کے ساتھ اجودھیا کو لوٹے۔ بھرت جی اور ساری پرجا نے رام چندر جی کو بڑی آؤ بھگت سے لیا۔ اور انھیں گدی پر بٹھا دیا۔ وہ بہت دن تک اجودھیا پر راج کرتے رہے۔ ہر وقت رعایا کی بھلائی کے کاموں میں لگے رہتے۔ اُن کے دُکھوں کو دُور کرتے اور سُکھ پہنچانے کی کوشش کرتے۔ جیسے باپ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتا ہے، اُسی طرح وہ اپنی رعایا کا خیال رکھتے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) راجا جسرتھ کے کتنے بیٹے تھے ؟
(۲) رام چندر کو کس نے بن باس دلایا ؟
(۳) کوئی ایسی بات بتاؤ جس سے پتہ چلے کہ بھرت جی بہت اچھے بھائی تھے ؟
(۴) راون سے رام چندر جی کو کیوں لڑنا پڑا ؟
(۵) تمھیں رام چندر کی کہانی سے کیا کیا اچھی باتیں معلوم ہوئیں ؟

مشق

(۱) رعایا ، دکھ سکھ ، دیکھ بھال -
اوپر کے تین لفظوں سے تین جملے لکھو - یہ تینوں جملے راجا رام چندر جی کے راج پر ہوں۔
(۲) نیچے کچھ نام لکھے ہیں - ہر ایک کے سامنے ایک جملہ لکھ دو کہ اس نے کیا کیا :-

کیکئی .... رام چندر جی ....
سیتا جی .... لچھمن جی ....
بھرت جی .... راون .... ہنومان ....

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) نیچے کی ہر ایک بات پر ایک ایک دو دو جملے لکھ دو، تو رام چندر جی کا قصّہ تمھاری کاپی میں چھوٹا ہو جائے گا :-

بچپن، بن باس، سچّی محبّت، اٹھارہ دن کی لڑائی، اجودھیا کا راج +

(۴) خالی جگھوں میں ٹھیک ٹھیک لفظ لگاؤ :-

رام چندر جی .... کے حکم سے اجودھیا...... کر چترکوٹ پہاڑ پر .... گئے۔ وہاں ایک .... بنا کر رہنے لگے۔ سیتا جی کو اپنے .... سے سچّی .... تھی، وہ بن باس کے .... سہنے کو رام چندر جی کے .... چلی آئیں۔ لچھمن جی نے بھی .... کا ساتھ نہ چھوڑا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۸- ہمارا وطن

یہ ہندوستاں ہے ہمارا وطن
محبّت کی آنکھوں کا تارا وطن
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

وہ ہریالے کھیتوں کی تیّاریاں
وہ پھل پھول پودے وہ پھلواریاں
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

ہوا میں درختوں کا وہ جھومنا
وہ پتّوں کا پھولوں کا مُنہ چومنا
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

وہ ساون کی کالی گھٹا کی بہار
وہ برسات کی ہلکی ہلکی پھوار
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

وہ باغوں میں کوئل، وہ جنگل میں مور
وہ گنگا کی لہریں، وہ جمنا کا زور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمارا وطن دل سے پیارا وطن
اسی سے تو ہے زندگی کی بہار
وطن کی محبت ہو یا ماں کا پیار
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

(چکبست)

سوال

(۱) ہمارا وطن کون سا ہے اور کیسا ہے، اس میں کون کون سی اچھی چیزیں ہیں؟

(۲) وہ شعر پڑھو جن میں یہ باتیں بیان کی گئی ہیں:-

(الف) ہمارے وطن میں ہرے بھرے کھیت اور پھل پھول والے بہت اچھے پودے ہوتے ہیں۔

(ب) ساون کے مہینے میں کالی کالی گھٹائیں آتی ہیں، وہ کیا بھلی معلوم ہوتی ہیں اور برسات کے دنوں میں ہلکی ہلکی بوندیاں بڑی بہار دکھاتی ہیں۔

(ج) ہوا میں جھومتے پیڑ کیا اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ پتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھولوں کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مُنہ چوم رہے ہیں +

(۳) زندگی کی بہار دو چیزوں سے ہے۔ بتاؤ وہ کون سی چیزیں ہیں ؟

مشق

نیچے دو شعروں کے ٹکڑوں کو ملا جُلا کر لکھ دیا ہے۔ تم ٹھیک ٹھیک لکھ دو :-

وہ باغوں میں کوئل وہ جنگل میں مور	وطن کی محبت ہو یا ماں کا پیار
اسی سے تو ہے زندگی کی بہار	وہ گنگا کی لہریں وہ جمنا کا زور
ہوا میں درختوں کا وہ جھومنا	وہ برسات کی ہلکی ہلکی پھوار
وہ ساون کی کالی گھٹا کی بہار	وہ پتّوں کا پھولوں کا منہ چومنا

دیکھو شعر میں دو ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ہر ٹکڑے کو مصرع کہتے ہیں۔ بتاؤ اوپر کتنے مصرعے لکھے گئے ؟

عملی کام

کبھی برسات کے موسم میں کسی باغ میں جاکر مینہ کا برسنا، کوئل کا کوکنا، درختوں کا جھومنا دیکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۹۔ بچّوں کا ٹیلی فون

بچّے جب ضد پر آتے ہیں تو جب تک وہ پوری نہ کرا لیں، نہیں مانتے۔ ایک دن ایک بچّے نے کہا کہ "ابّا جان! آج ہم بھی آپ کے ساتھ دفتر چلیں گے"۔

باپ نے ہزار سمجھایا، مگر وہ کہاں مانتا تھا۔ مجبوراً کہا، اچھّی بات ہے، چلو۔ دونوں دفتر پہنچے۔ تھوڑی دیر بعد کسی نے ٹیلی فون کیا۔ باپ نے جلدی سے ایک کالی چیز اُٹھا کر منہ اور کان سے لگائی اور باتیں کرنا شروع کر دیں۔ جب بات ختم ہو گئی تو بچّے نے پوچھا "ابّا جان! یہ کیا چیز ہے، آپ کس سے بات کر رہے تھے"؟

باپ نے کہا "بیٹا! اسے ٹیلی فون کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے سے بہت دور کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آدمیوں سے باتیں کرتے ہیں ÷
بولا "ہمیں بھی ایسا ہی لا دیجئے، تو ہم
بھی باتیں کیا کریں گے" ÷
باپ نے کہا "یہ تمہارے کام کا نہیں
ہے۔ ہاں تم اپنے لئے اس کا کھلونا بنا سکتے
ہو" ÷
بیٹے نے پوچھا "وہ کیسے ؟"
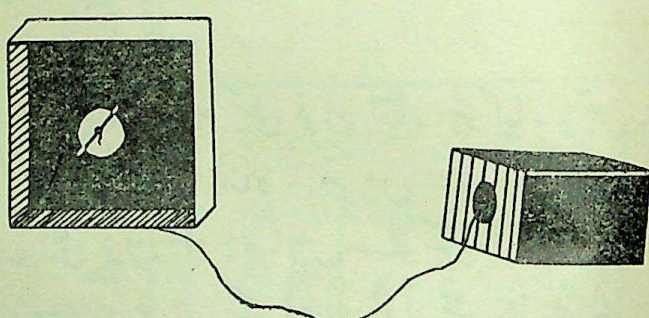
باپ نے کہا "بازار سے دو چھوٹے چھوٹے
گتّے کے ڈبّے لے آؤ۔ اوپر کے ڈھکنوں
کو پھینک دو۔ دونوں ڈبّوں کے پیندوں یا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تلوں میں ایک روپیے کے برابر سوراخ کر دو
اس سوراخ پر پتنگ کا کاغذ لگا دو - اب
کچھ ڈور لو - یہ ذرا مضبوط ہو - اسے ایک ڈبّے کے
کاغذ میں سے نکال کر دوسرے ڈبّے کے
کاغذ کے پار کر دو اور دونوں ڈبّوں میں اندر
کی طرف ڈورے میں کرتے یا قمیص کا ایک
ایک بٹن باندھ دو - تاکہ جھٹکے سے ڈورا
نکل نہ جائے ؎

لو اب تمھارا ٹیلی فون تیار ہو گیا - باتیں
کرو اور خوشی مناؤ - تم میں سے دو لڑکے
اس ٹیلی فون کو ہاتھ میں لے کر اتنی دور
کھڑے ہو جائیں کہ ڈورا ذرا تن جائے پر
کاغذ نہ پھٹنے پائے - اب ایک لڑکا ڈبّے
میں منہ کر کے بات کرے اور دوسرا لڑکا دوسرے
ڈبّے میں کان لگا کر سُنے - اسی طرح دوسرا لڑکا
اپنے ڈبّے میں منہ کر کے بات کرے اور پہلا
اپنے ڈبّے سے کان لگا کر سُنے - گھنٹی کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے جیب سے پنسل نکالی اور ڈبّے کے اندر
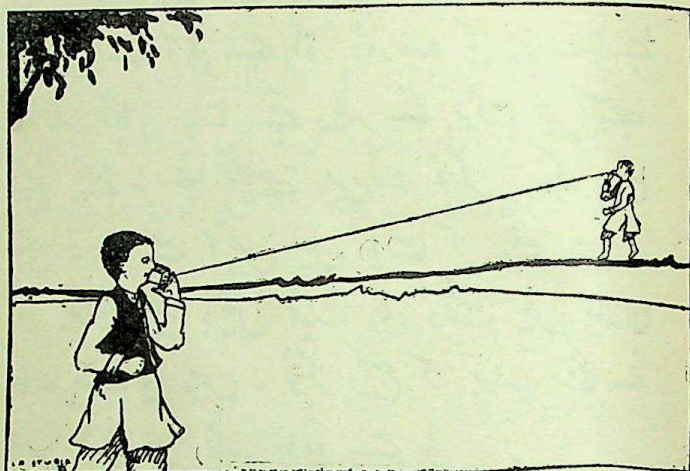
کی طرف آہستہ آہستہ بجا دیا - دُوسری طرف گھنٹی بجنے لگے گی - کاغذ سے ڈورا تن تن کر کبھی کبھی بٹن کے ساتھ نکل جاتا ہے - اِس لئے تُم اگر جھلّی لگا دو ، تو اِس سے مضبوط ٹیلی فون بن جائے گا ؞

بڑے بڑے شہروں میں بجلی کے ٹیلی فون سوداگروں کی دُکانوں ، ڈاک خانوں اور کچہریوں میں لگے رہتے ہیں - اِس ٹیلی فون میں ڈبّوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی جگہ مشین لگی ہوتی ہے۔ جو دوسرے
ملکوں سے آتی ہے اور ڈورے کی بجائے تانبے
کا تار لگایا جاتا ہے۔ شہر کے لوگ خبر بھیجنے
کے لئے نہ خط بھیجتے ہیں نہ نوکر۔ بلکہ اسی
ٹیلی فون سے آپس میں بات کر لیتے ہیں۔
اور بہت سی باتیں ایک ہی وقت میں جلدی
سے ہو جاتی ہیں۔ نوکر بھیج کر جواب منگانے
میں بڑی دیر لگ جاتی ہے ÷

سوال

(۱) ٹیلی فون کس کام میں آتا ہے؟
(۲) بچوں کا ٹیلی فون کیسے بنتا ہے؟
(۳) بچوں کے ٹیلی فون کا ڈورا کیسے مضبوط کیا جاتا ہے؟
(۴) بڑے بڑے شہروں میں ٹیلی فون کہاں کہاں ہوتے ہیں؟
(۵) یہ ٹیلی فون کس چیز کی مدد سے کام دیتے ہیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

مشق

(۱) خالی جگہیں بھر دو - پہلی سطر کی باتوں پر غور کرو نیچے ایسی ہی باتیں لکھی جائیں گی :-

"وہ ٹیلی فون بنا رہا ہے ، وہ ٹیلی فون بنا رہا تھا ، وہ ٹیلی فون بنا رہا ہوگا"

"وہ اناج کاٹ رہا ہے ...."

"وہ بیلوں کو لا رہا ہے ...."

"وہ کھیت پر جا رہا ہے ...."

(۲) نیچے کے جملوں کو صحیح کرو :-

کرشن قلم بنانا ہے - وہ کتاب پڑھ گا - وہ کھانا کھا تھا - وہ خط لکھے تھا - وہ سبق سنائے تھا - وہ مدرسہ جائے ہوگا ؛

عملی کام

تم بھی ایک ٹیلی فون بنا کر اپنے پاس رکھو - اصلی ٹیلی فون کو بھی کسی جگہ دیکھنے کی کوشش کرو ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۰- جنگل کا بادشاہ

لکھنؤ کے چڑیا گھر میں افریقہ کا ایک شیر ہے - دُبلا پتلا فاقوں کا مارا - ہڈیوں کی مالا ، بالکل ایسا جیسا گلی گلی پھرنے والا کُتّا -
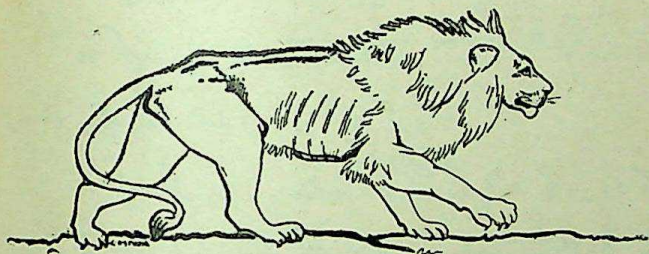
اُس کی آواز ایسی نہیں ہے کہ سُننے والوں کا دِل دہلا دے - بلکہ وُہ بالکُل ایک ٹُوٹے ہُوئے ہارمونیم کی طرح الاپتا ہے - اور ایک زخمی گدھے کی طرح ڈھینچُوں ڈھینچُوں کرتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کی آنکھیں رات کے وقت قمقمے کی طرح نہیں چمکتیں۔ بلکہ ان کی چمک بالکل اُسی طرح کی ہے۔ جیسے یکّے اور تانگے کی ٹوٹی ہوئی اور پُرانی لالٹین کی مدّھم روشنی ÷

اگر تم نے ایسا شیر دیکھا ہے تو یقین کر لو کہ وہ شیر نہیں ہے۔ بلکہ ایک بلّی یا ایک پالتو کُتّا ہے۔ شیر کو دیکھنے کے لئے دِل چاہیے لوہے کا۔ تم تو ابھی بچّے ہو۔ اچھّے اچھّے جوان بھی جنگل کے بادشاہ کو دیکھ کر اِس طرح تھرّا اُٹھتے ہیں۔ جس طرح چراغ کی لَو ہوا کے جھونکوں کے سامنے کانپنے لگتی ہے ÷

میرے ایک دوست نے نیپال کی ترائی میں ایک شیر مارا تھا۔ یہ وُہی مقام ہے جہاں کے گورکھے سپاہی ہوتے ہیں۔ گورکھوں کو تم نے ضرور دیکھا ہوگا۔ زرد چہرہ، چپٹی ناک، چھوٹی چھوٹی آنکھیں، چوڑا سینہ، پھولی ہوئی پنڈلیاں، اور ٹھگنا قد۔ اِن ہی کے مُلک میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وُہ شیر مارا گیا تھا۔ مَیں جب جُوتا اُتار کر سیدھا
کھڑا ہو جاتا ہُوں تو میرا قد پانچ فُٹ ساڑھے
آٹھ اِنچ ہوتا ہے۔ وُہ شیر جب اپنے چاروں
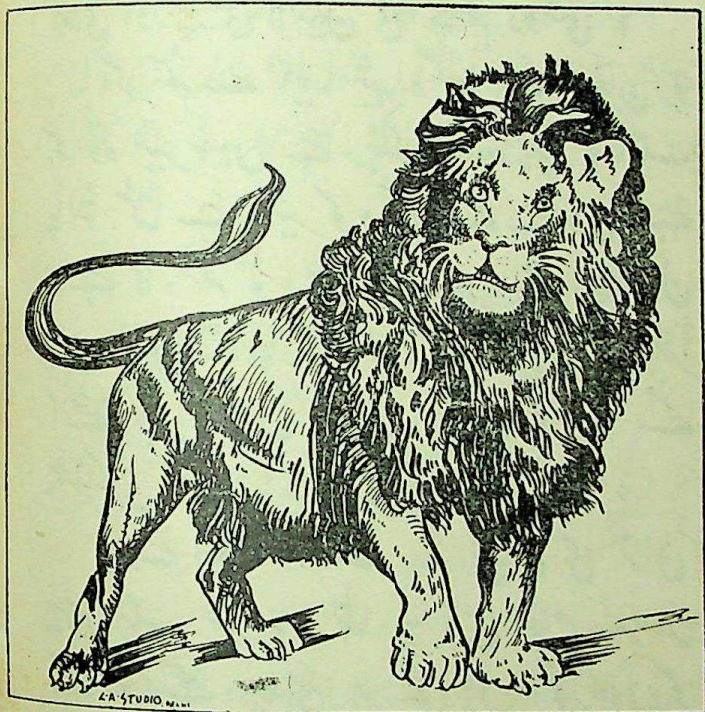
ہاتھ پَیروں پر کھڑا ہوتا ہوگا۔ تو اُس کا قد تین
فُٹ نو اِنچ ہوتا ہوگا۔ اس کا سَر اِس سے بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُونچا تھا - مَیں جس میز پر لکھنے کے لئے بیٹھتا ہُوں - وُہ زمین سے دو فُٹ تین اِنچ اُونچی ہے - اَب تُم خود خیال کر سکتے ہو کہ تین فُٹ نو اِنچ کے کیا معنی ہیں ؟

اِس کے عِلاوہ اُس کی لمبائی گیارہ فُٹ تھی - یعنی ہم اپنا ناپنے کا فِیتہ اگر اُس کی ناک پر رکھیں اِس کے بعد سَر اَور پیٹھ پر سے ہوتے ہُوئے اُس کی دُم کے آخری حِصّے تک لے جائیں تو یہ اُس کی لمبائی ہُوئی - یُوں سمجھو کہ اگر مَیں اپنا سَر اُس کی ناک پر رکھوں اور اُس کی پیٹھ پر سیدھا لیٹ جاؤں تو میرے پَیر اُس کی کمر تک پُہنچیں گے ؛

میرا وزن کوئی ڈیڑھ من ہے - اُس کا وزن تین سو سیر تھا - یعنی کچھ کم آٹھ من اَور بیس سیر - اگر ہم ایک ترازو لیں اس کے ایک پلڑے میں اُس شیر کو رکھیں - تو کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم بتا سکتے ہو کہ شیر کے وزن کو برابر کرنے میں ہمیں دُوسرے پلڑے میں کتنے آدمیوں کی ضرورت ہوگی ؟

زرد کھال، چھریرا بدن، پتلی کمر، بھرے بھرے ہاتھ پَیر، بھری ہُوئی گردن، بڑا سا سر اُس پر بالوں کے گھنے گُچھے۔ لوہے اور فولاد کی طرح جبڑے۔ برچھیوں کی طرح دانت۔ تلوار کی طرح پنجے۔ یہ وُہ چیزیں ہَیں جنھیں لوگ جنگل کا بادشاہ کہتے ہَیں +

اکڑتا ہُوا بل کھاتا ہُوا آہستہ آہستہ چلتا ہَے تو معلُوم ہوتا ہے کہ کوئی بہادر سپاہی چلا آتا ہَے۔ رات کے اندھیرے میں گھنے جنگل کے اندر وُہ جھاڑیوں کے بیچ میں سے جھانکتا ہَے، تو اُس کا چہرا اَور جسم تو نظر نہیں آتا۔ البتّہ یہ معلُوم ہوتا ہے کہ دو انگارے دہک رہے ہَیں۔ جن سے بجلی کی سی روشنی نکل رہی ہَے۔ اَب ذرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم خیال کرو کہ کوئی جنگل میں اکیلا چلا جا رہا ہو۔ اَور اپنے سامنے یکایک بجلی کے دو قمقموں کو چمکتا ہُوا دیکھے۔ تو اُس کی کیا حالت ہوگی +

جب وُہ غصّے میں آ کر دہاڑتا ہے۔ تو سُننے والوں کا کلیجہ دھک کرنے لگتا ہے۔ وُہ سائنس بھی جانتا ہے۔ دہاڑتے وقت وُہ اپنا مُنہ زمین پر رکھ دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اُس کی آواز زمین کے کلیجے کو چیرتی ہُوئی میلوں تک پہنچ جاتی ہے۔ درختوں کی پتّیاں ہلنے لگتی ہیں۔ شاخوں پر بیٹھے ہُوئے بندر اَور چڑیاں پکے ہُوئے پھلوں کی طرح ٹپ ٹپ گرنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اَور زمین پر بیٹھے ہُوئے جانور اندھے اَور بہرے ہو کر پاگلوں کی طرح چاروں طرف بھاگنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ بد حواسی میں بہت سے اُسی کے سامنے آ کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھڑے ہو جاتے ہیں ÷

سوال

(۱) تمھارے سبق میں دو شیروں کا حال ہے، اُن دونوں کا فرق بتاؤ ÷

(۲) گورکھا قوم کہاں بستی ہے ؟

(۳) شیر کا وزن اور لمبائی بیان کرو ÷

(۴) آدمی اور شیر کے وزن کا مقابلہ کرو ÷

(۵) شیر کو جنگل کا بادشاہ کیوں کہتے ہیں ؟

(۶) شیر کے گرجنے اور دھاڑنے سے پرندوں اور جانوروں کا کیا حال ہو جاتا ہے ؟

مشق

(۱) کھال - بدن - کمر - ہاتھ - گردن - سر -
اُوپر کے لفظوں کے لئے سبق میں کون سے تعریف کے لفظ آتے ہیں ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) نیچے کی چیزوں سے شیر کی کن کن چیزوں کی مثال دی گئی ہے۔ ہر چیز پر مثال کے ساتھ ایک ایک جملہ لکھ دو :-

فولاد - برچھی - تلوار -

(۳) نیچے کے جملوں سے پہلے جملے بڑھا کر بات پوری کر دو :-

.... دو انگارے دہک رہے ہیں -

.... کوئی بہادر سپاہی چلا آ رہا ہے -

(۴) شیر کی گرج پر نیچے کی دو چیزوں کا کیا حال ہوتا ہے - ایک ایک جملہ لکھ دو :-

درختوں کی پتیاں - شاخوں پر بیٹھے ہوئے بندر اور چڑیاں - زمین پر بیٹھے ہوئے جانور ؂

عملی کام

شیر کی گرج کی نقل کرو - کسی چڑیا گھر میں شیر دیکھنے ضرور جاؤ - مگر دیکھو اُسے چھیڑنا مت ؂

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۱- دادا بھائی نوروجی

دادا بھائی نوروجی نے اپنی ساری عمر ہندوستانیوں کی بھلائی میں گذاری - جب سے ہوش سنبھالا آخر دم تک دوسروں کو فائدہ ہی پہنچانے کی دھن رہی +

وہ ۱۸۲۵ء میں بمبئی کے ایک پارسی گھرانے میں پیدا ہوئے - چار سال کی عمر میں باپ اس دنیا سے سدھار گئے - اب ماں نے دیکھ بھال شروع کی - اور ایک اشکول میں داخل کر دیا +

انھوں نے پڑھنے لکھنے میں بہت محنت کی - اور تھوڑی عمر میں تعلیم ختم کر لی - وہ الفنسٹن اشکول میں پڑھتے تھے - تعلیم ختم کرنے کے بعد اسی میں پڑھانے لگے - دو ایک سال ہی گذرے تھے کہ الفنسٹن کالج کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
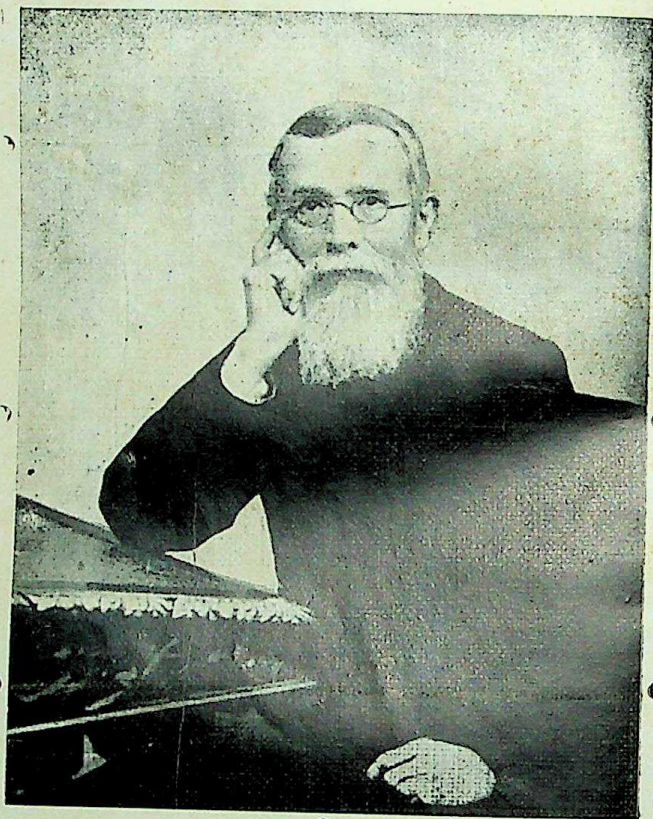
کے پروفیسر ہو گئے۔ اور اُن کے کام کا بڑا چرچا ہونے لگا۔ کالج میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ اور بہت سے اچھے اچھے کام بھی کرتے تھے ✚

اُنھوں نے لڑکیوں کے لئے مدرسہ کھولا۔ وکٹوریہ کے نام پر ایک عجائب گھر قائم کیا۔ پارسیوں۔ ہندوؤں۔ مسلمانوں سب کے لئے بہت سی انجمنیں بنائیں وہ سب کو ایک نظر سے دیکھتے تھے ✚

کچھ دنوں کے بعد بمبئی کی ایک کمپنی نے اُنھیں اپنے کام سے لنڈن بھیجا۔ وہاں کے لوگ بھی ان کی سچائی اور اچھائی سے بہت خوش ہوئے۔ چند دن کے اندر ہی وہ لنڈن کے یونیورسٹی کالج میں گجراتی زبان کے پروفیسر ہو گئے۔ یہاں بھی وہ اپنا اصلی کام نہیں بھولے، ہندوستانیوں کی بھلائی کے لئے برابر کوشش کرتے رہے ✚

لنڈن میں ایک مجلس ہے جو برطانیہ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساری سلطنت پر حکومت کرتی ہے - اِسے پارلیمنٹ کہتے ہیں - دادا بھائی پارلیمنٹ کے ممبر بھی چُنے گئے - اس زمانے میں اُنھوں نے اپنے مُلک کے بہت سے کام بنائے - اور ہندوستانیوں کی بہت سی باتیں حکومت سے لڑ لڑ کے منوالیں - لندن سے لوٹے - تو ریاست بڑودا میں دیوان مقرّر ہُوئے - ریاست کا حال اِن دِنوں بہت خراب تھا پر اُنھوں نے اِس طرح سب کام ٹھیک کردئے - کہ لوگوں کے دِلوں میں اُن کی بڑی عزّت ہوگئی +

۱۸۸۶ء میں کلکتے میں کانگرس کے صدر چُنے گئے - لاہور میں جب کانگریس کا نواں جلسہ ہُوا تو لوگوں نے پھر اُن کو صدر چُنا - ۱۹۰۶ء میں کلکتے میں تیسری بار پھر کانگریس کے صدر چُنے گئے +

کانگریس کا ایک ہی بار صدر ہونا بڑی بات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ کیونکہ کانگرس کے صدر کو ہندوستان کا
بے تاج بادشاہ کہتے ہیں۔ یہ عزت تین بار بس
دادا بھائی کو ملی اور ابھی تک کسی کو نہیں ملی ۔
ایک سال بعد دادا بھائی انگلستان چلے گئے
اُس وقت اُن کی عمر ۸۲ سال تھی ۔
اُنھوں نے اس زمانے میں اتنی محنت
کی تھی کہ تندرستی نے جواب دے دیا اور جلد
وطن لوٹ آئے۔ اب اتنی طاقت تو تھی نہیں
کہ خود کوئی کام کرتے۔ لوگوں کو کام کرنے کا
ڈھنگ بتاتے تھے۔ اور اچھے کاموں میں اپنی
رائے دیتے تھے۔ یہ کام وہ آخر وقت تک
کرتے رہے۔ آخر ۱۹۱۷ء میں ۹۲ سال کی عمر
اس دنیا سے چل بسے ۔

دادا بھائی نوروجی اب دنیا میں نہیں ہیں
پر اُنھوں نے ایسے ایسے کام کئے ہیں۔ کہ
اُن کا نام ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ہم غلامی
کی نیند پڑے سو رہے تھے۔ اُنھوں نے ہمیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جگایا - اَور آزادی کا منتر ہمارے کانوں میں پھُونک دِیا - ہم اُن کی جِتنی عِزّت کریں کم ہے ؎

سوال

(۱) دادا بھائی نوروجی نے دیس کی کیا سیوا کی ؟
(۲) پارسی، ہِندُو، مُسلمان، عیسائی اور سِکھ سب ایک ہیں - کیوں ؟
(۳) دادا بھائی اپنے حق کے لِئے حکُومت سے لڑتے رہے تم کیا کروگے ؟
(۴) دادا بھائی نوروجی کِتنی مرتبہ کانگریس کے صدر چُنے گئے ایسے لوگ بتاؤ جو دو مرتبہ کانگریس کے صدر ہُوئے ہوں ؟
(۵) آخری عُمر میں اُن کا کیا کام رہ گیا ؟

مشق

(۱) بڑا آدمی بننے کے لئے کیا کرنا چاہیئے نیچے لِکھے ہُوئے جُملوں میں سے غلط جُملے کاٹ دو- صحیح جُملوں کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت خوش خط لکھو - اور اُن کے چاروں طرف
بیل بنا کر اپنے دوستوں کو تحفے میں دو :-
آم کھانا چاہیئے - سائیکل پر چڑھنا چاہیئے -
ہاکی کھیلنا چاہیئے - دیس کی سیوا کرنا چاہیئے -
چوری کرنا چاہیئے - آپس میں لڑنا چاہیئے - دانت
مانجھ کر تیز کرنا چاہیئے ؛

(۲) بہت سے - بہت سی - بہت سا -
پہلے دو محاورے "بہت سے" اور "بہت سی"
تمھارے سبق میں کن جملوں میں آئے ہیں
اُن کو دیکھ کر تیسرے سے تم خود ایک جملہ بناؤ ؛

(۳) تمھارے سبق میں دادا بھائی پر ایک جملہ ہے
"ہم اُن کی جتنی عزّت کریں کم ہے"-
نیچے کی چار باتوں پر تم ایسے ہی جملے بناؤ :-
ماں باپ کی خدمت ....
پڑھنے ، لکھنے میں محنت ....
پڑوسیوں سے محبّت ....
غریبوں کی مدد ....

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) ایک نظر سے دیکھنا، آؤ بھگت کرنا، آخر دم تک۔
اُوپر کے محاوروں کو نیچے کے جُملوں میں ٹھیک ٹھیک بھر دو :۔
مَیں .... اپنے ملک کی خدمت کرُوں گا۔
ہمیں امیر اور غریب سب کو ....
ہمیں اپنے دشمان کی ....

عملی کام

دادا بھائی نوروجی کی ایک تصویر اپنے درجے میں لٹکاؤ اور اُس کے اُوپر لکھو :۔
"تین مرتبہ کانگرس کے صدر ہُوئے"۔
نیچے لکھو :۔
"ہمیں آزادی کا سبق پڑھایا"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۲- بُڑھیا کا دِیا

جھٹ پٹے کے وقت گھر سے ایک مٹّی کا دِیا
ایک بُڑھیا نے سرِ رہ لا کے روشن کر دیا
تا کہ رہگیر اور پردیسی کہیں ٹھوکر نہ کھائیں
راہ سے آساں گزر جائے ہر اک چھوٹا بڑا
یہ دِیا بہتر ہے اُن جھاڑوں سے اور اُس لمپ سے
روشنی محلوں کے اندر ہی رہے جس کی سدا
گر نکل کر اِک ذرا محلوں سے باہر دیکھئے
ہے اندھیرا گھُپ در و دِیوار پر چھایا ہُوا
سُرخرُو آفاق میں وُہ رہ نُما مینار ہیں
روشنی سے جن کی ملّاحوں کے بیڑے پار ہیں

(حالی)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) بُڑھیا نے کیا بھلائی کا کام کیا ؟
(۲) اُس کام سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچا ؟
(۳) تیسرے شعر میں کیا چیز کس چیز سے بہتر بتائی گئی ہے ؟

مشق

(۱) بھلائی کا کام کتنا ہی چھوٹا ہو - پھر بھی بڑا قیمتی ہوتا ہے - تم ایسے چار بھلائی کے کام لکھو - جو تم ہر وقت کر سکتے ہو +

(۲) نیچے اِلفاظ اور معنی مِلا جُلا کر لکھے گئے ہیں - تم ہر لفظ کے معنی اُسی لفظ کے ساتھ لکھ دو :-
دِیا - ہمیشہ - جھُٹ پٹا - چراغ - سدا - شام کا وقت +

(۳) تم نے ایک لفظ پڑھا سرِ رہ - اس کے معنی اپنے اُستاد سے سمجھو - اور سرِ شام کے معنی بھی سمجھو - دونوں لفظ کاپی میں لکھ لو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) رہگیر اور پردیسی کا فرق اپنے اُستاد سے سمجھو۔ دونوں لفظ اور اُن کے معنی کاپی میں لکھ لو۔

عملی کام

(۱) تمھارے مکان کے سامنے کی سڑک پر آج شام کے وقت اگر کوئی ایسی چیز پڑی ہو۔ جس سے اندھیرے میں لوگوں کو ٹھوکر لگے۔ تو اُسے ضرور ہٹا دو۔

(۲) اپنے پاس ایک چھوٹی سی کاپی (ڈائری یا نوٹ بُک) رکھو۔ اِس میں اچھی اچھی باتیں لکھ لیا کرو۔ آج کے سبق میں تم نے یہ پڑھا کہ "بھلائی کا کام کتنا ہی چھوٹا ہو پھر بھی بڑا قیمتی ہوتا ہے"۔ اِس جُملے کو خوش خط اپنی نوٹ بُک میں لکھ لو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۳- رُوئی کا کارخانہ

احمد اور موہن مدرسے جا رہے تھے۔ راستے میں اُن کو آکوّے کا پودا دِکھائی دیا۔ احمد نے موہن سے کہا "آؤ بھئی بڑھیا کا کھیل کھیلیں" +

موہن بولا "نا بھئی مدرسے پہنچنے میں دیر ہو جائے گی - ماشٹر صاحب خفا ہوں گے"+

احمد دوڑ کر آکوّے کا ایک پھل توڑ ہی لایا اور اُس میں سے رُوئی نکالی - رُوئی کو پھونکوں سے آسمان کی طرف اُڑایا اور موہن سے کہنے لگا "دیکھنا میری بُڑھیا کتنی دُور جاتی ہے وُہ چلی وُہ پہنچی" +

موہن نے بھی اُس کے ہاتھ سے تھوڑی رُوئی لے لی اور پھونک مار کر اُڑائی اور کہنے لگا "احمد! دیکھو میری بُڑھیا تمہاری بُڑھیا سے بھی اُونچی ہو گئی" +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس طرح کھیلتے کھیلتے مدرسے چلے - چلتے چلتے احمد نے موہن سے پُوچھا "کیوں بھائی تُمھیں معلُوم ہے - لحاف اور توشک میں جو رُوئی ہوتی ہے وُہ کہاں سے آتی ہے"؟

موہن نے جواب دِیا "یہی بُڑھیا کی رُوئی ہوگی"!

احمد کھلکھلا کر ہنسا اَور کہنے لگا - "واہ بھائی واہ اَب تک تم یہ نہیں جانتے کہ لحاف اَور توشک کی رُوئی کہاں سے آتی ہے"؟

موہن نے پُوچھا - "اچھّا تو تم ہی بتاؤ"+

احمد نے جواب دِیا "لحاف اَور توشک کی رُوئی تو کپاس سے نکالتے ہیں" اِتنے میں مدرسہ آگیا - اَور دونوں ماسٹر صاحب کے پاس پُہنچے - موہن نے آگے بڑھ کر کہا "مُنشی جی! ہمارے لحاف اَور توشک میں جو رُوئی ہوتی ہے - وُہ کہاں سے آتی ہے - احمد کہتا ہے کپاس کی ہوتی ہے"+

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماسٹر صاحب نے کہا ۔" ہاں احمد ٹھیک کہتا ہے ۔ کپاس ہی کی روئی لحاف اور توشک میں ڈالی جاتی ہے اور اکوے کی روئی تمہارے کھیلنے کے لیئے رہ جاتی ہے"۔ اِس پر سب لڑکے ہنس پڑے ۔ ماسٹر صاحب نے کہا ۔"کل ہے اتوار ۔ مدرسہ کی چھٹی رہے گی ہم تم سب کو روئی کا کارخانہ دکھائیں گے ۔ اب تم اپنے اپنے درجے میں جاؤ اور پڑھو، کل آٹھ بجے میرے گھر آجانا"۔

احمد اور موہن یہ سُن کر خوش خوش اپنے اپنے درجوں میں چل دیئے ۔ دوسرے روز احمد صبح سویرے اٹھا ۔ موہن کو اور دوسرے آٹھ دس لڑکوں کو ساتھ لیا اور آٹھ بجے سے پہلے ہی سب ماسٹر صاحب کے گھر پہنچ گئے ۔ ماسٹر صاحب ناشتہ کر رہے تھے اُنھوں نے سب کو پیار سے بلایا اور ایک ایک پیالی گائے کا تازہ دودھ پلایا ۔ جب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب لڑکے دُودھ پی چُکے تو ماسٹر صاحِب سب کو ساتھ لے کر رُوئی کے کارخانے کی طرف چل دِئے ۔

ابھی کارخانہ دُور ہی تھا کہ کپاس کی گاڑیوں کی ایک قطار دِکھائی دی ۔ موہن نے پُوچھا " یہ گاڑیاں کاہے کی ہیں ۔ اور کہاں جا رہی ہیں "؟

ماسٹر صاحِب نے جواب دِیا " یہ لوگ آس پاس کے گاؤوں سے کپاس بیچنے کے لئے لائے ہیں کارخانے میں جا رہے ہیں "۔ تھوڑی دیر میں کارخانہ آگیا ۔ ماسٹر صاحِب نے سب لڑکوں کو باہر ٹھہرایا اور آپ اندر گئے ۔ منیجر سے کارخانہ دیکھنے کی اجازت لی ۔ پھر سب کو اندر بُلا لیا ۔ اندر جا کر اُنھوں نے پھاٹک کے پاس ہی دیکھا کہ گاڑی سمیت کپاس کانٹے پر تولی جا رہی ہے ۔ آگے بڑھے تو دیکھا کہ گاڑی والے کپاس کے ڈھیر میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کپاس ڈال رہے ہیں - وہاں سے آگے بڑھے تو مزدور ٹوکروں میں کپاس بھر بھر کر لے جارہے ہیں ÷

ماسٹر صاحب سب کو اوپر لے گئے - جہاں دھڑ - دھڑ - دھڑ آواز ہو رہی تھی کلوں کی مدد سے رُوئی اور بنولے الگ الگ کئے جا رہے تھے ÷

ماسٹر صاحب نے تھوڑی رُوئی اور تھوڑے بنولے اُٹھا لئے - اور سب کو بتایا - "دیکھو یہ کپاس کا بیج ہے" - موہن کی طرف مُڑ کر کہا "دیکھو یہ لحاف اور توشک کی رُوئی ہے" - یہ سب دیکھ کر لڑکے بہت خوش ہوئے ذرا آگے بڑھے تو دیکھا مزدور رُوئی اُٹھا کر لے جا رہے ہیں اور بڑے بڑے بوروں میں ڈال آتے ہیں - ایک آدمی رُوئی پاؤں سے دبا دبا کر بورے میں بھر رہا ہے ÷

جب لڑکوں نے دِل بھر کر کارخانہ دیکھ لیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو ماسٹر صاحب نے مینیجر کا شکریہ ادا کیا اور گھر لوٹے۔

راستے میں کلو بولا ۔"ماسٹر صاحب میرے گھر ایک چرخی ہے اور میری دادی اس پر کپاس اوٹا کرتی ہے"۔

ماسٹر صاحب نے کہا۔" ہاں چرخی سے بھی رُوئی اور بنولے الگ کیے جاتے ہیں۔ اس کا حال پھر کبھی بتائیں گے"۔

اتنے میں ماسٹر صاحب کا گھر آ گیا۔ وہ اپنے گھر چلے گئے اور لڑکے اپنے گھر۔

سوال

(۱) احمد اور موہن بڑھیا کا کھیل کس چیز سے کھیل رہے تھے ؟

(۲) کھیلتے کھیلتے احمد نے موہن سے کیا بات پوچھی ؟

(۳) ماسٹر صاحب سب لڑکوں کو کارخانے کیوں لے گئے ؟

(۴) لڑکوں نے کارخانے میں سب سے پہلے کیا دیکھا ؟

(۵) مزدور ٹوکروں میں کپاس کہاں لے جا رہے تھے ؟

(۶) کپاس سے رُوئی کیسے الگ کی جاتی ہے ؟

(۷) رُوئی بوروں میں کیسے بھری جاتی ہے ؟

(۸) مشین سے پہلے روئی کیسے اوٹی جاتی تھی ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) کہاں، کب، کیسے، کیا، کیوں، کون -

اُوپر کے لفظوں سے رُوئی پر چھ سوال بناؤ۔ اَور اپنے اُستاد سے اِجازت لے کر جماعت میں ہر لڑکا اپنے سوال دُوسروں سے پُوچھے ؂

(۲) ماسٹر صاحب سب لڑکوں کو کارخانے لے گئے ؂

اُوپر کے جُملے کو بڑھا کر نیچے لِکھا گیا ہے۔ اُس کے نیچے کے جُملوں کو تم خود بڑھا کر لکھو :-

"جب سب لڑکے دُودھ پی چکے تو ماسٹر صاحب سب کو کارخانے لے گئے"۔

(۱) مشین کی مدد سے رُوئی اَور بنولے الگ الگ کئے جا رہے تھے ؂

(۲) ایک آدمی پاؤں سے دبا دبا کر رُوئی بھر رہا تھا ؂

(۳) بنولے چرخی سے الگ الگ کئے جاتے ہیں ؂

عملی کام

اگر پاس ہی کوئی رُوئی کا کارخانہ ہو تو تم بھی کارخانے کی سیر کرو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۴- پھیری والا

وُہ سوداگر جو اپنا مال خوانچوں میں لگائے سَر پر رکھے۔ ہاتھ میں لٹکائے یا بغل میں دبائے آواز لگاتے گلی کُوچوں میں پھِرتے ہَیں۔ اُن کو پھیری والا کہتے ہَیں ؞

یہ دستُور ہر شہر اَور ہر مُلک میں پایا جاتا ہے امیر مُلکوں میں کم، غریب مُلکوں میں زیادہ۔ پھیری والوں کے پاس اِتنا پَیسہ نہیں ہوتا کہ دُکان لے کر بیٹھیں۔ ایک تو کرایہ دینا پڑتا ہے۔ دُوسرے اگر دُکان میں مال کم ہو تو خالی دُکان بُری معلُوم ہوتی ہے۔ اور زیادہ مال کے لئے زیادہ دام چاہئیں اِن بے چاروں کا تو یہ حال ہے۔ روز کنُواں کھودنا روز پانی پینا۔ جو چار پَیسے دِن بھر میں کمائے۔ رات کو بال بچّوں کے کام آ گئے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روکھی سوکھی کھاتے ہیں - پھٹا پرانا پہن کر گذر کرتے ہیں - دن بھر چھوٹے چھوٹے بچے گھر پر باپ کا انتظار کرتے رہتے ہیں - باپ بے چارا پیٹ کا مارا گھر گھر مارا مارا پھرتا ہے اگر سودا بک گیا پیسہ مل گیا تو روزی نہیں تو روزہ - اللہ بھوکا اٹھاتا ہے بھوکا سلاتا نہیں بال بچوں کی قسمت سے کچھ نہ کچھ محنت کا پھل مل ہی جاتا ہے - شام کو جب گھر آتا ہے تو موٹا جھوٹا اناج ساتھ لاتا ہے - اپنا خوانچہ ایک کونے میں رکھ دیتا ہے - بیوی منہ ہاتھ دھلاتی ہے - گرمی کے دنوں میں پنکھا لے کر جھلنے بیٹھ جاتی ہے - غرض جس طرح بھی ہوتا ہے تھکے ماندے مرد کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتی ہے ؛

ہمارے دیس میں ایک تو پھیری والے اس لئے زیادہ ہیں کہ یہاں روپیہ کی کمی ہے - دوسرے فرصت کم اور مشقت زیادہ ہونے سے بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کا چلن زیادہ ہو گیا ہے - خیال کیجئے - مرد سویرے سویرے محنت مزدوری، کام کاج، نوکری چاکری، کاروبار کو چلے جاتے ہیں۔ شام کو تھکے ماندے واپس آتے ہیں - اُس وقت بازار جانا اور پیسے پیسے کی چیز لانا اُن کو دوبھر معلوم ہوتا ہے - اِس لئے اکثر عورتیں گھر میں بیٹھے بیٹھے اپنے چھوٹے موٹے سودے اور کام کی چیزیں پھیری والوں سے خرید لیتی ہیں - اِس طرح اِن غریبوں کا پیٹ پل جاتا ہے - اور اُن کا کام چل جاتا ہے ۔

سوال

(۱) کن مُلکوں میں پھیری والے سوداگر زیادہ پائے جاتے ہیں ؟

(۲) پھیری والے سوداگر دُکان لے کر کیوں نہیں بیٹھتے ؟

(۳) ہمارے دیس میں پھیری والے سوداگر زیادہ کیوں ہیں ؟

(۴) ہمارے دیس کے پھیری والوں کا کیا حال ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵) پردہ کرنے والی عورتوں کو پھیری والے سوداگروں کے آنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

(۶) تمہاری بستی میں کون کون سے پھیری والے آتے ہیں؟

مشق

باتوں کے دو دو ٹکڑے کرکے ملا جلا کر لکھے گئے ہیں - ٹھیک ٹھیک ٹکڑے اس طرح ملا دو کہ بات پوری ہو جائے :-

پھیری والوں کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہوتا -	تو دکان خالی خالی بری معلوم ہوتی ہے -
اگر دکان میں مال کم ہو -	وہی کنواں کھودنا وہی پانی پینا -
ان بے چاروں کا تو یہ حال ہے -	نہیں تو روزہ -
پیسہ مل گیا تو روزی -	کہ دکان لے کر بیٹھیں -
البتہ بھوکا اٹھاتا ہے -	گھر گھر مارا مارا پھرتا ہے -
باپ بے چارا پیٹ کا مارا -	بھوکا سلاتا نہیں -

عملی کام

مختلف پھیری والوں کی تصویریں جمع کرو ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۵ـ تُلسی

تم نے تُلسی نہیں دیکھی؟ بھئی واہ! اچھا میرے ساتھ آؤ۔ لالہ دیوی دیال کے باغ میں ڈھیروں مل جائے گی۔ دیہات میں تو کسان گھروں میں اور کھیتوں کے کنارے کنارے بو دیتے ہیں۔ یہ دیکھو کتنے پودے لگے ہیں۔ ذرا اس کا پھول تو دیکھو۔ کیسا گچھے دار ہے۔ اہا رنگ کیسا پیارا پیارا ہے۔ سُرخی لیئے ہوئے۔ خوشبو بھی سونگھو کیسی بھینی بھینی ہے اور پتّے کیسے ننھے ننھے ہیں۔ اوہو۔ شاخوں پر تو تمہاری نظر ہی نہیں گئی۔ بالکل چوکور چلی گئی ہیں۔ بھئی عجیب پودا ہے۔ ہمیشہ پھولتا پھلتا رہتا ہے کچھ اور بھی سُنا! یہ دو بھائی بہنیں ہیں تُلسا اور تُلسی۔ تُلسا کا نام راما اور تُلسی کا نام شیاما ہے۔ راما کی پتّیاں ہری اور شیاما کی بینجنی ہوتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - تمھیں کا ہے کے لئے چاہئے ؟ چچا بیمار ہیں ؟
شاید بخار آتا ہوگا - ویدجی نے بتایا ہوگا - اِس
کے پتّے پیس کر پلائے جاتے ہیں - بھئی! ماسٹر
صاحب اِس کی بہت تعریف کرتے تھے - واہ
اُس دن تم بھی تو تھے - وہ کہہ نہیں رہے
تھے کہ اِس کے پتّے تلی، جگر اور معدے کے
لئے مُفید ہیں - اِن کی چاء بنا کر پیو تو زُکام
اور کھانسی کو آرام ہو جاتا ہے - پتّوں کے
رس میں کالی مرچ گھس کر سُونگھو تو آدھے
سر کا درد جاتا رہتا ہے - اِس کے پتّے کالی
مرچ اور کالے نمک کے ساتھ کھاؤ تو پیٹ
کا درد جاتا رہتا ہے - دیکھو کِتنے فائدے کی
چیز ہیں - اور کتنے مزے دار ہوتے ہیں
ذرا اِس کے پتّے کو کھا کر دیکھو کیسے چرپرے ہیں؟
تم اِسے اپنے گھر میں لگاؤ گے ؟ ضرور لگاؤ
بہت کام کی چیز ہے مگر کِس جگہ - ہاں ہاں
آنگن میں دیوار کے پاس لگا دینا - یہ بیج کی کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضرورت ہے - اِس باغ کے مالی سے چھوٹے چھوٹے
پودے مانگ لینا - لگانے کی ترکیب مجھ سے سُن لو +
تمھارے گھر میں گملا تو ضرور ہوگا - نہ ہو تو
پُرانا کنستر لے لینا - یہ بھی نہ ہو تو کِسی ٹُوٹے
ہُوئے برتن سے کام چل جائے گا - برتن یا
کنستر کی تلی میں سُوراخ ضرور کر لینا - اِس پر
کنکری بھی رکھ دینا - خالص مٹّی مت بھر دینا -
پہلے اِس میں آدھوں آدھ گوبر یا پتّی کی
کھاد مِلا لینا - جب یہ کھاد مِلی مٹّی خُوب دبا
دبا کے بھر چکو تو تُلسا یا تُلسی کی پود اِس
میں لگا دو - اس کی جڑیں ہاتھ سے اچھّی طرح
دبا دینا، اور پھر پانی دے دینا -

اِس کی پَود لینا بہت آسان ہے -
پھُول جب خُشک ہو جاتے ہیں، تو بیج وہیں
گملے یا کیاری میں گِر جاتے ہیں اور اُگ آتے ہیں +
اچھّا، آداب - اَب کل مِلیں گے - اپنے چچا
کو میری طرف سے بہت بہت پُوچھنا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال

(۱) راما کون تھا اور شیاما کون تھا؟
(۲) تُلسی کی پتّیاں کیسی ہوتی ہیں اور کس کام آتی ہیں؟
(۳) تُلسی کا پَودا کس طرح لگانا چاہیئے؟

مشق

پیارا پیارا - بھینی بھینی - ننھے ننھے -

(۱) اُوپر کے لفظ سبق میں نیچے کی چیزوں کے لئے آئے ہیں - تم ہر ایک کے سامنے ٹھیک لفظ لکھ دو:-
خوشبُو - پتّے - رنگ +

(۲) نیچے لکھی ہُوئی بیماریوں میں تُلسی کا پتّہ دیا جاتا ہے - ایک ایک جملے میں ہر بیماری کے سامنے لکھ دو کہ تُلسی کے پتے کیسے دینا چاہئیں -+
بخار - زکام - سر کا درد - پیٹ کا درد +

(۳) اِس سبق میں سوالیہ نشان کس جُملے کے بعد ہے - اُس جُملے کو کاپی میں لکھو - اُس کے نیچے اس کا جواب خود لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
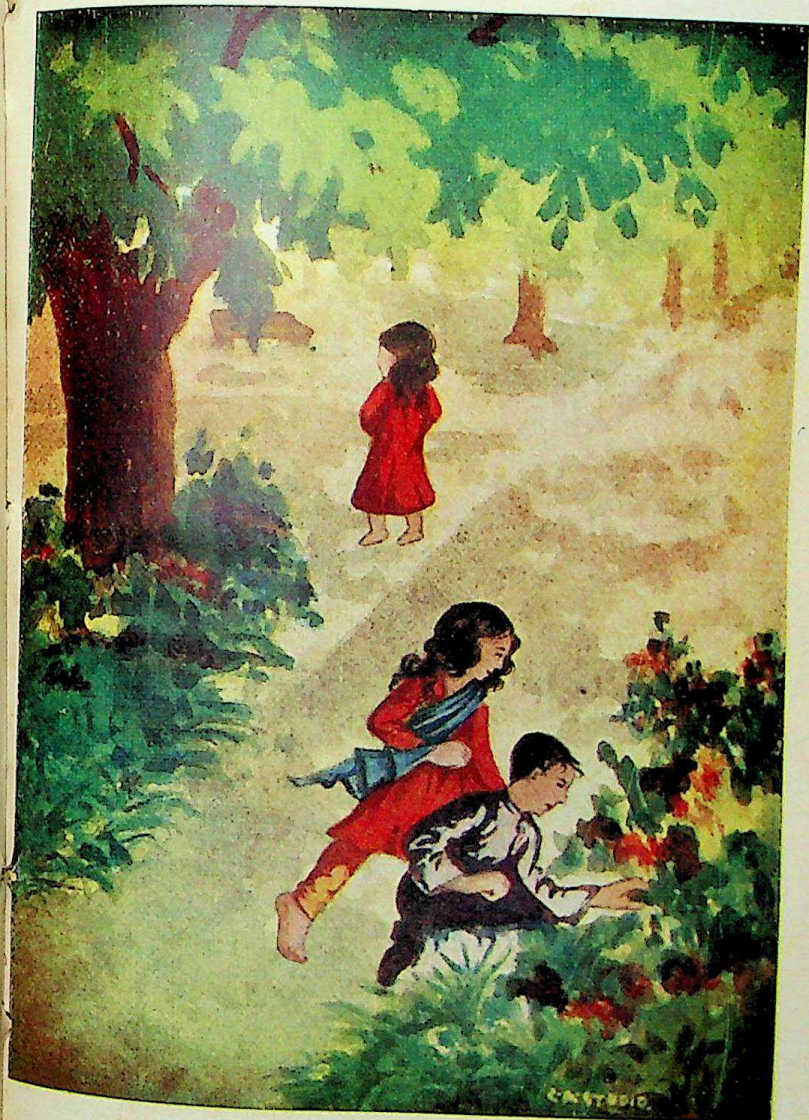
۳۶- باغ کی سیر

آؤ آؤ باغ میں جائیں
باغ میں جائیں دل بہلائیں
چل کر دیکھیں پھول رنگیلے
پھول رنگیلے، نیلے، پیلے
نیلے پیلے رنگ برنگے
کپڑے پہنے پھر بھی ننگے
اچھّے اچھّے پیارے پیارے
جیسے ہوں آکاش میں تارے
باغ کی کیاری کیاری دیکھیں
کلیاں پیاری پیاری دیکھیں
دیکھیں پھولوں کی رنگینی
سونگھیں خوشبو بھینی بھینی
میٹھے میٹھے میوے چکھّیں
کچھ کھائیں کچھ جیب میں رکھّیں
جیب میں رکھ کر گھر کو لائیں
ابّا اور امّاں کو کھلائیں
خوب سنیں چڑیوں کا گانا
بلبل اور کوئل کا ترانا
ان کی بولی شان خدا کی
شان نہیں، پہچان خدا کی

(بچوں کا تحفہ) (محمد شفیع الدین نیّر)

سوال

(۱) ہم باغ میں کیوں جاتے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں؟
(۲) "آکاش میں تارے" کس کو کہا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(٣) باغ سے جیب میں رکھ کر کیا لائیں گے اور کس کو کھلائیں گے؟

(٤) چڑیوں کا گانا بلبل اور کوئل کا ترانا کہاں سُن سکتے ہیں ؟

(٥) خُدا کی پہچان کس طرح ہو سکتی ہے ؟

مشق

(١) نیچے شعروں کے ٹکڑے ملا جلا کر لکھے گئے ہیں - تم ٹھیک ٹھیک شعر بناؤ :-

اچھے اچھے پیارے پیارے خوشبو سونگھیں بھینی بھینی
دیکھیں پھولوں کی رنگینی جیسے ہوں آکاش میں تارے
میٹھے میٹھے میوے چکھیں بلبل اور کوئل کا ترانا
خوب سُنیں چڑیوں کا گانا . کچھ کھائیں کچھ جیب میں رکھیں

(٢) - دیکھیں پھولوں کی رنگینی
خوشبو سونگھیں بھینی بھینی

اُوپر کے شعر کو دو پُورے جُملوں میں لکھ کر نثر بناؤ ۔

(٣) سبق میں پھولوں کے لئے کیا کیا لفظ آئے ہیں - اُن کو کاپی پر لکھو ۔

(٤) پھول ایسے اچھے اور ایسے پیارے معلوم ہوتے ہیں - جیسے آسمان میں تارے ہوں - یہ کس شعر کا مطلب ہے ؟

(٥) خُدا کی پہچان کس طرح ہو سکتی ہے ؟

عملی کام

کسی باغ میں بیٹھ کر پھولوں کو دیکھو - اور ان سب شعروں کو گاؤ ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(رتن برآمدے میں بیٹھا ہے۔ اُس کا دوست
کرشن ہاتھ میں ایک انگور لئے ہنستا ہوا آتا ہے)

کرشن :- رتن! ادھر دیکھو، یہ کیا!

رتن :- ہے کیا، انگور ہے، کسی باغ سے اُٹھا لائے ہو!

کرشن :- نہیں بھائی، یہ انگور تو خاص میرے باغ کا ہے۔

رتن :- (منہ بنا کر) کھٹا۔ میٹھا!

کرشن :- جی نہیں، بہت میٹھا۔ شہد اور مصری کی طرح۔

رتن :- تو آدھا ہمیں دو!

کرشن :- (رتن کی جیب کی طرف دیکھ کر) تمھاری جیب میں دو پنسلیں ہیں۔ میری پنسل کھو گئی ہے۔ ایک پنسل مجھے دو تو میں تمھیں آدھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امرُود دے دُوں گا ۔

رتن :۔ منظور (ایک پنسل جیب سے نکال کر کرشن کو دیتا ہے) اب امرُود دلواؤ !

کرشن :۔ آدھا آدھا تو کر لُوں (کرشن ہاتھ سے دبا کر امرُود توڑتا ہے ۔ ایک ٹکڑا رتن کی طرف بڑھاتا ہے) ۔

رتن :۔ (ٹکڑا لے کر) واہ صاحب یہ تو آدھے سے کم ہے ۔

کرشن :۔ اب تم جھگڑے پر اُتر آئے ہو ، مَیں نے ٹھیک ٹھیک حصّہ بانٹا ہے !

رتن :۔ نہیں میرا ٹکڑا چھوٹا ہے ، تم نے بڑا لے لیا ۔

کرشن :۔ اچھا میری سُنو ، میرا امرُود مجھے دے دو ۔ اپنی پنسل لے لو ۔

رتن :۔ واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے !

کرشن :۔ نہیں ہو سکتا تو صبر کرو !

رتن :۔ مگر تم نے آدھا بانٹنے کا وعدہ کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھا +
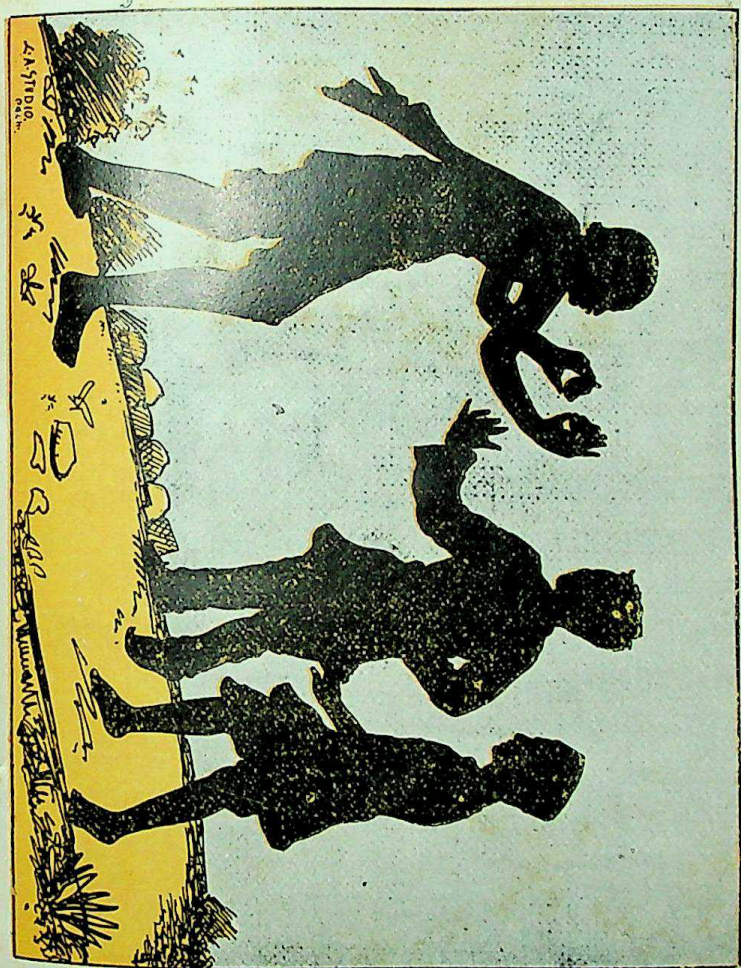
کرشن :۔ بالکل ٹھیک ۔میں نے آدھا بانٹ دیا !

رتن :۔ مگر انصاف سے تو نہیں بانٹا +

کرشن :۔ بے انصافی کیا کی ؟

رتن :۔ برابر برابر نہیں بانٹا، خود بڑا لے لیا مجھے چھوٹا دیا +

ایک آواز :۔ یہ کون انصاف اور بے انصافی چلا رہا ہے ؟ (سامنے سے ایک بوڑھا آدمی آتا ہے دونوں لڑکے اُدھر دیکھنے لگتے ہیں) ۔

بوڑھا :۔ کیوں شور مچا رہے ہو، کیوں لڑ رہے ہو ؟

رتن :۔ جی، کچھ نہیں !

کرشن :۔ ذرا سی بات پر یہ جھگڑا کر رہے ہیں +

بوڑھا :۔ آخر کیا ہؤا ؟

رتن :۔ یہ ایک امرود لائے تھے ۔میں نے کہا مجھے بھی کھلاؤ ۔ انھوں نے کہا ۔ تمھارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پاس دو پنسلیں ہیں۔ ایک مجھے دے دو۔
تو آدھا امرود میں تمھیں دے دوں گا۔
میں نے پنسل انھیں دے دی۔ اب یہ
آدھا امرود مجھے نہیں دیتے ۔

کرشن :۔ دے تو دیا ۔

رتن :۔ ٹھیک آدھا تو نہیں کیا۔ بڑا
خود لے لیا، چھوٹا مجھے دیا (بوڑھے کی طرف
ٹکڑا بڑھا کر) آپ ہی دیکھئے!

بوڑھا :۔ تو پھر لڑتے کیوں ہو۔ رتن! تم کرشن
کا امرود لوٹا دو۔ کرشن تمھاری پنسل
واپس کر دے گا ۔

رتن :۔ نہیں، میں تو ایسا نہیں کروں گا۔ جو
بات جیسے ٹھہر گئی، ویسے ہی ہونا چاہیے!

بوڑھا :۔ (کرشن سے) کہو تم کیا کہتے ہو؟

کرشن :۔ میں نے تو آدھا امرود دے دیا۔

رتن :۔ مگر میں کم کیوں لوں، میں نے تو
پوری پنسل دی ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بوڑھا :- اچھا تُم دونوں اپنے اپنے ٹکڑے مجھے دے دو ، میں انصاف کے ساتھ برابر برابر بانٹ دوں گا ؛

کرشن اور رتن (دونوں) :- یہ ہمیں منظور ہے - (دونوں اپنے اپنے ٹکڑے بوڑھے کو دے دیتے ہیں) -

بوڑھا :- واقعی ایک ٹکڑا بڑا معلوم ہوتا ہے (بڑے ٹکڑے میں سے تھوڑا سا توڑ کر منہ میں رکھ لیتا ہے) لو اب برابر ہو گئے!

کرشن :- مگر اب میرا ٹکڑا چھوٹا ہو گیا ؛

بوڑھا :- ہاں ٹھیک کہتے ہو (رتن کے ٹکڑے میں سے تھوڑا توڑ کر منہ میں رکھ لیتا ہے) اب تو برابر ہو گئے ؟

رتن :- اب پھر میرا ٹکڑا چھوٹا ہو گیا ، (بوڑھا پھر وہی حرکت کرتا ہے - یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے ذرا ذرا سے رہ جاتے ہیں) -

بوڑھا :- تُم دونوں اسی طرح لڑتے رہو گے ،

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(یہ کہہ کر باقی دونوں ٹکڑے بھی مُنہ میں رکھ لیتا ہے)۔

رتن۔ کرشن :۔ یہ تو دونوں ٹکڑے ختم ہو گئے!

بوڑھا :۔ تمہارا جھگڑا بھی تو ختم ہو گیا ٭

سوال

(۱) رتن اور کرشن میں کس بات پر جھگڑا ہوا؟
(۲) بوڑھے آدمی نے کیسے انصاف کیا؟
(۳) رتن اور کرشن کا جھگڑا کیسے چُکا؟
(۴) لڑنے جھگڑنے کا کیا نتیجہ ہے؟

مشق

(۱) میٹھا ، کھٹّا ، سیٹھا۔

تین ایسے پھلوں کے نام لکھ دو جن میں ایک میٹھا ہو ، ایک کھٹّا اور ایک سیٹھا۔

(۲) سبق کے قصّے کو نیچے کے پانچ لفظوں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانچ جُملے بنا کر چھوٹا کر دو :-
امرُود ، چھوٹے بڑے ٹُکڑے ، جھگڑا ،
بُوڑھا آدمی ، اِنصاف +

(۳) اِس قِصّے پر کِسی نے ایک شِعر کہا ہے :-

آدھی کو چھوڑ ساری کو جائے
آدھی مِلے نہ ساری پائے

اُوپر کے سوال کا جواب لِکھنے کے بعد یہ شِعر نیچے لِکھ دو +

عملی کام

اِس ڈرامے کو تُم بھی کھیلو - ایک لڑکا رتن بنے ایک کرشن - ایک داڑھی لگا کر بُوڑھا بن جائے ، باقی سب لڑکے تماشا دیکھیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۸۔ مُرغی کا نِرالا بچّہ

ایک بڑی سی مُرغی نے ایک بڑے سے ٹوکرے میں بہت سی گھاس پھُوس اکٹھا کی - اور اُس نرم نرم پیال پر بہت سے سفید سفید انڈے دِئے - اور بس دِن رات اُس پر بیٹھنا شرُوع کیا +

ایک ہفتہ گذرا ، دو گذرے ، تین گذرے کہیں اِکّیسویں دن جاکر انڈے کھٹ کھٹ ٹوٹنا شرُوع ہوئے - اور ہر انڈے میں سے ایک ننّھا مُنّا بچّہ نِکلا - اُن کے چھوٹے چھوٹے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر کیسے نرم تھے اور کیسے گرم - ہر بچہ روئی کا گالا معلوم ہوتا تھا ؎

ماں بھی کتنی خوش ہوگی! لیکن پھر بھی اُسے ذرا سی فکر باقی تھی - ایک انڈا رہ گیا تھا جس میں سے ابھی تک کچھ نہ نکلا تھا - بے چاری ماں اُس کو اپنے پروں سے گرمی پہنچا رہی تھی اور خدا سے دُعائیں مانگ رہی تھی کہ اس میں سے بھی ایسا ہی خوب صورت بچہ نکلے جیسے اور انڈوں سے نکلے ہیں - اِسی فکر میں دُعائیں مانگتے مانگتے دو دن گذر گئے، کہ چوبیسویں دن صبح تڑکے انڈے کے اندر سے کسی نے کھٹ کھٹ کرکے انڈے کو توڑ دیا - انڈا جو ٹوٹا تو ایک ننھا مُنّا بچہ نکلا ؎

یہ بچہ بڑا نرالا تھا - ایسا کالا جیسے کوئلہ یا جیسے کالا کوّا ہوتا ہے، یا اگر تُم نے دیکھا ہو تو جیسے حبشی کا چہرا یا جیسے رات کا اندھیرا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس بچّے کے ایک ہی بازو تھا۔ ایک ہی ٹانگ تھی اور ایک ہی ننّھی سی آنکھ ۔ جو اُس کو دیکھتا اُسے ہنسی آ جاتی ۔ اِس پر لُطف یہ کہ یہ مِیاں تھے بھی بلا کے شریر۔ اُنھیں جو سوجھتی ، نرالی ہی سوجھتی ۔

ایک دِن یہ نرالا بچّہ اپنی ماں کے پاس گیا اور کہنے لگا " امّاں ! مَیں گھر میں نہیں رہوں گا۔ مَیں تو جا کر بادشاہ کا محل دیکھوں گا ، اور بادشاہ سے مِلوں گا" ۔

"ارے میرے پیارے ، میرے ننّھے لنگڑو" ماں نے کہا " تُم کیسی باتیں کرتے ہو ؟ مُجھے اِن باتوں سے ڈر لگتا ہے ۔ چھوٹے بچّوں کو چاہیئے چین سے گھر پر رہیں اور ماں کے پروں میں خوب گرم گرم رات کاٹیں" ۔

لیکن مِیاں لنگڑو نے ایک نہ سُنی ۔ سر ہلایا ، اپنا ایک بازو پھڑپھڑایا ، اپنی کانی آنکھ اِدھر اُدھر چلائی اور "چیپ چیپ" خُدا حافظ"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہتے ہوئے اُچک کر لنگڑاتے ہوئے گھر سے نکل گئے ۔

سڑک کے کنارے ایک جگہ آگ جل رہی تھی، اُس کے پاس پہنچے۔ آگ نے کہا "میاں لنگڑے! ذرا اپنی ننھی سی چونچ میں دو چار تنکے اُٹھا لاؤ اور مجھے دے دو۔ مَیں ذرا دیر اور جل لوں"۔

مگر میاں لنگڑے نے ایک نہ سُنی۔ اپنا سر ہلایا، اپنا ایک بازو پھڑپھڑایا، اپنی کانی آنکھ اِدھر اُدھر چلائی اور "چیپ چیپ، نہیں، ہمیں خُود جلدی ہے، ہم بادشاہ سے مِلنے جا رہے ہیں" کہتے ہوئے آگے چل دیئے ۔

کچھ دُور چلے تو ایک چھوٹا سا چشمہ مِلا۔ اُس کا پانی راہ کے کنارے کنارے بہہ رہا تھا۔ چشمے نے کہا "میاں لنگڑے دیکھو میرے راستے میں دو چار کنکر پڑے ہیں، انھیں ذرا اپنی چونچ سے ہٹا دو۔ کہ مَیں زیادہ آرام سے بہہ سکوں"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممّو میاں لنگڑے نے ایک نہ سُنی۔ اپنا سر ہلایا اپنا ایک بازو پھڑپھڑایا، اپنی ایک کانی آنکھ اِدھر اُدھر چلائی اور "چپ چپ، نہیں ہمیں خود جلدی ہے، ہم بادشاہ سے مِلنے جا رہے ہیں" کہتے ہوئے آگے چل دئے۔

لنگڑاتے ہوئے کچھ اور آگے بڑھے تو ایک جھربیری کی بڑی سی جھاڑی مِلی۔ جھاڑی کے کانٹوں میں بے چاری ہوا کا دامن پھنس گیا تھا۔ اور وہ اِدھر سے اُدھر نکل کر چلّاتی تھی۔ اُس نے نرالے مُرغی کے بچّے کو جو دیکھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
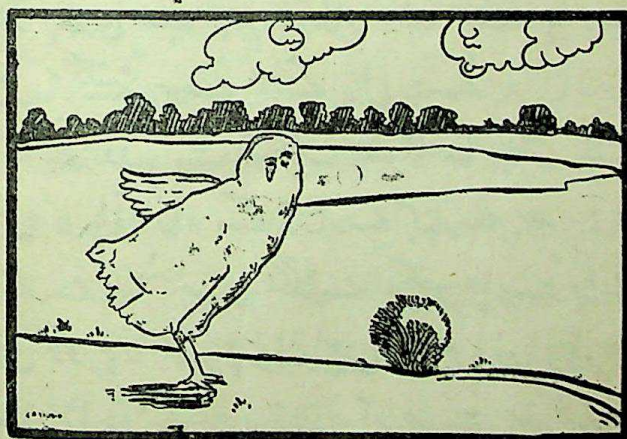
تو بولی "میاں لنگڑے مسافر! خُدا کے واسطے رحم کرو اور مجھے اِس جھاڑی میں سے نکال لو۔ اِس کے کانٹے بڑے تیز ہیں اور بہت چبھتے ہیں۔" مگر میاں لنگڑے نے ایک نہ سُنی۔ اپنا سر ہلایا، اپنا ایک ہاتھ پھڑپھڑایا، اپنی کانی آنکھ اِدھر اُدھر چلائی اور مُنہ بنا کر "چپ چپ نہیں، ہمیں خود جلدی ہے، ہم بادشاہ سے ملنے جا رہے ہیں" کہتے ہوئے آگے چل دئے، اور کودتے پھاندتے بادشاہ کے محل میں پہنچ گئے۔

بادشاہ کا باورچی ایک مُرغی کا چوزا پکڑنے نکلا تھا کہ بادشاہ کے ناشتے کے لئے پکائے۔ اُس نے جو میاں لنگڑے کو اُچکتے ہوئے دیکھا تو جھٹ سے پکڑ لیا اور دیگچی میں ڈال آگ پر چڑھا ہی تو دیا۔

میاں چوزے نے چلّانا شروع کیا "دُہائی ہے دُہائی بی آگ، بادشاہ سلامت کی دُہائی ہے خُدا کا واسطہ ہے، مجھے جلاؤ نہیں۔" مگر آگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برابر جلے گئے اور جلائے گئے اور اُس نے جواب دیا "نہیں، نہیں، اب میرا موقع ہے، میں تمھاری مدد نہ کروں گی۔ جب مجھے ضرورت تھی تو تم جلدی میں تھے، اب مجھے جلدی ہے۔" تھوڑی دیر تک میاں چوزے دیگچی میں پڑے رہے۔ اتنے میں بادشاہ کا بڑا باورچی آ گیا۔ اُس نے جو چمٹی اُٹھا کر دیکھا کہ اس چوزے کی ہر ایک چیز آدھی ہی آدھی ہے، تو اُس نے دیگچی سے نکال کر اُسے باہر پھینک دیا اور باورچی سے کہا "دوسرا چوزا لاؤ، یہ آدھا چوزا بادشاہ سلامت کے سامنے نہیں جا سکتا۔"

باورچی خانے میں ایک نالی تھی۔ لنگڑا چوزا اُس کے پاس گیا اور کہنے لگا "میاں پانی! تمھیں بادلوں کی قسم، سمندر کی قسم! ذرا مجھے ٹھنڈا کر دو۔ بالکل جل گیا ہوں۔" مگر نالی میں پانی آہستہ آہستہ بہے گیا اور مُسکرا کر بولا "نہیں نہیں، میں تمھاری مدد نہیں کر سکتا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب مجھے تمھاری ضرورت پڑی تھی تو تم اُس وقت کیسی جلدی میں تھے - اب میرا موقع ہے مَیں جلدی میں ہوں"۔

اُدھر سے ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا - میاں چوزے اُس میں اُڑ گئے - اب انھیں ڈر لگنا شروع ہوا کہ نہ جانے یہ ہوا کہاں لے جا کر پھینکے، تو لگے ہوا کی خوشامد کرنے کہ بی ہوا! مجھے اِدھر اُدھر دھکّے نہ کھلاؤ، ذرا تو چین سے رہنے دو" لیکن ہوا نے ہنس کر سیٹی بجائی اور کہا "نہیں نہیں، اب مجھ سے کیا مدد مانگتے ہو! جب مجھے تمھاری ضرورت تھی تو تم جلدی میں تھے - اب مَیں جلدی میں ہوں میرے پاس وقت نہیں کہ تمھاری بات سنوں"۔

یہ کہہ کر جو ہوا نے زور سے اوپر کا رُخ کیا تو میاں لنگڑے ایک مینار کی چوٹی پر اٹک گئے - اور ابھی تک وہیں لٹکتے ہیں - جب ہوا چلتی ہے تو اُس کے ساتھ ساتھ مُڑ کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگوں کو ہوا کا رُخ بتاتے ہیں ۔
مُرغی کا کوئی چھوٹا بچّہ اب اگر اُس کے پروں سے نکل کر اِدھر اُدھر جاتا ہے، تو دُکھیاری مُرغی ٹھنڈا سانس بھرتی ہے اور اُنھیں اِس لنگڑے بھائی کا قصّہ سُناتی ہے۔ جو شرارت کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے مینار پر ٹنگا لوگوں کو ہوا کا رُخ بتایا کرتا ہے۔

سوال

(۱) مُرغی اپنے انڈوں پر کتنے دِن بیٹھی جو بچّے نکلے؟
(۲) مُرغی کا ایک بچّہ نرالا کیوں تھا، اُس نے کون سی نرالی بات ماں سے کہی؟
(۳) راستہ میں نرالے بچّے کو کون کون ملے، اُس نے کیا کیا جواب دیا؟
(۴) نرالا بچّہ کہاں پہنچا اور وہاں کیا ہوا؟
(۵) آگ، پانی اور ہوا نے اُسے کیا جواب دیئے؟
(۶) ماں اپنے دُوسرے بچّوں کو نرالے بچّے کی کہانی کیوں سُناتی ہے؟
(۷) شریر بچّوں کو شرارت کا کیا پھل مِلتا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) کالے پن میں مُرغی کا بچّہ کن چیزوں سے مِلتا ہُوا تھا؟ سبق میں سے وہ چاروں چیزیں ڈھونڈ کر کاپی پر لکھ دو ؛

(۲) نیچے لکھی ہوئی پہلی بات کو مثال کہتے ہیں۔ اِس کو دیکھو اور مثالیں پُوری کر دو :-

کالا جیسے کوّا ؛ سفید جیسے دُودھ ؛

سُرخ جیسے .... ؛

پیلا جیسے .... کا پھُول ؛

میٹھا جیسے .... ؛

(۳) مُرغی اور ٹوکرے کے لئے سبق کے شروع میں کون سے دو تعریف کے لفظ آئے ہیں؟ "مُرغا" اور "ٹوکری" کے لئے کیا لفظ لاؤ گے؟

(۴) تین جملوں میں یہ لکھو کہ مُرغی کے بچّے کیسے نکالے جاتے ہیں؟

عملی کام

گیلی مٹّی سے میاں لنگڑو کا ایک کھلونا بناؤ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۹۔ نڈر فاطمہ

افریقہ کے اُتر میں ایک مُلک ہے طرابلس۔ پہلے یہاں تُرکوں کی حکومت تھی۔ بہت دِنوں کی بات ہے کہ اٹلی نے اِس پر حملہ کر دیا۔ تُرکوں اور طرابلس کے عربوں نے اِن کا خوب مُقابلہ کیا۔ اِس لڑائی میں جو عرب لڑنے آتے تھے۔ وہ قبیلے کے قبیلے آتے تھے اور اپنے ساتھ بیوی بچّوں کو بھی لاتے تھے۔ مرد تو دُشمنوں سے لڑتے تھے اور عورتیں لاشیں اُٹھاتی تھیں، زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور شفا خانے میں اُن کی مرہم پٹّی کرتی تھیں۔ اِن کاموں میں لڑکیاں اور لڑکے بھی اپنی ماؤں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ فاطمہ طرابلس کے سب سے بڑے قبیلے کے سردار عبدُاللہ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اُس نے زخمیوں کو پانی پلانے کی خدمت اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذمّے لی تھی - اُس وقت اُس کی عُمر دس گیارہ برس کی ہو گی - لیکن اُس نے ایسی ہمّت اور بہادُری کا کام کیا کہ اچھّے اچھّے بہادروں سے نہ بن پڑا تھا - گولیوں اور گولوں کا مینہ برستا تھا - لیکن یہ بے پروائی کے ساتھ اپنی چھوٹی سی مشک لئے زخمیوں کو پانی پلاتی پھرتی تھی *

ایک دن بڑے زور کی لڑائی ہو رہی تھی - اٹلی کی فوج گولے برسا رہی تھی - گولے آ آ کر پھٹ رہے تھے - تمام میدان میں دُھواں ہی دُھواں تھا - لیکن فاطمہ کو اپنی جان کا کچھ بھی خوف نہ تھا - بس زخمیوں کو پانی پلانے کی دُھن تھی - دوڑی دوڑی پھرتی تھی - جو زخمی ہو کر گرتا تھا ، اُس کے پاس بجلی کی طرح جاتی ، اور اپنے ننھّے ہاتھوں سے پانی پلاتی تھی - اسمٰعیل بک ایک تُرک افسر کھڑے ہوئے یہ تماشا دیکھ رہے تھے - ان کو فکر ہوئی کہ گولیاں برس رہی ہیں ، گولے پھٹ رہے ہیں ، کہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا نہ ہو کہ یہ ننھی سی جان ضائع ہو جائے۔ اس لئے یہ انتظار کرنے لگے کہ اب کے فاطمہ دکھائی دی تو پکڑ لوں گا اور سمجھاؤں گا کہ اپنی جان کی کیوں دشمن ہوئی ہے +

تھوڑی دیر بعد فاطمہ قریب سے گذری۔ انھوں نے لپک کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا "بچی تو نہیں جانتی کہ تو اپنے باپ کی ایک ہی بیٹی ہے"+

فاطمہ نے ہاتھ کو جھٹکا دے کر کہا "تم نہیں جانتے کہ یہاں کتنے زخمی پیاس سے جان توڑ رہے ہیں!" یہ کہہ کر نظروں سے غائب ہو گئی، اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی +

ایک دن اٹلی کی بارہ ہزار فوج نے بہت بڑا حملہ کیا۔ عرب اور ترک تین ہزار سے بھی کم تھے لیکن اتنی تعداد پر بھی ایسی بہادری سے لڑے کہ اٹلی کی فوج کے چھکے چھڑا دئے۔ یہ لڑائی دن بھر ہوتی رہی۔ فاطمہ اس لڑائی میں بھی برابر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موجود رہی اور اپنا کام کرتی رہی - دوپہر کا وقت تھا اور اُس کا چہرا دھوئیں اور دھوپ سے جھلس گیا تھا - اٹلی کی فوج دو طرف سے آگ برسا رہی تھی - لیکن اُس کے نزدیک یہ کچھ بھی نہ تھا - اِس کو بس ایک فکر تھی کہ کوئی زخمی پیاسا نہ رہ جائے - شام کے وقت عرب اور تُرک دُشمنوں پر ٹوٹ پڑے اور اُن کی فوج میں گھس کر تلواروں سے لڑنا شروع کر دیا - احمد بک تُرک افسر اپنی تھوڑی سی جماعت لے کر دُشمن کے توپ خانے تک بڑھتے ہوئے چلے گئے - توپوں کے پاس اٹلی کے بہت سے سپاہی کھڑے تھے جو اب تک لڑائی میں شریک نہ ہوئے تھے اُنھوں نے تُرکوں کی تھوڑی سی جماعت دیکھی، تو چاروں طرف سے گھیر کر بندوقوں کے فیر کرنے لگے - تُرک تلواروں سے لڑتے ہوئے صاف بچ کر نکل گئے - صرف چار تُرک زخمی ہو کر گر پڑے - فاطمہ نہ معلوم کس طرح یہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہنچ گئی تھی! اُس نے جو تُرک زخمیوں کو دیکھا تو لپک کر آئی اور ایک زخمی کے مُنہ سے اپنی مشک لگا دی - ابھی اُس کے حلق سے ایک گھونٹ بھی نہ اُترا تھا کہ دو اِٹلی کے سپاہیوں نے بڑھ کر فاطمہ کا گریبان پکڑ لیا - اُس نے چُھڑانا چاہا لیکن نہ چُھڑا سکی - قریب ہی ایک زخمی تُرک کی تلوار پڑی ہوئی تھی، اُس نے اُٹھا کر اِس زور سے ماری کہ سپاہی کے داہنے ہاتھ کا پُہنچا زخمی ہو کر لٹک گیا - سپاہی نے گریبان تو چھوڑ دیا، لیکن بائیں ہاتھ سے فاطمہ کے سنگین مار دی ۔

بے چاری فاطمہ زخمی ہو کر گر پڑی - لیکن اِس حال میں بھی اُسے اپنی کچھ فکر نہ تھی - مرتے مرتے بھی اپنی تکلیف سے زیادہ اُسے دوسرے کی تکلیف کا خیال تھا - وہ گھسٹتے ہوئے ایک تُرک کے پاس پہنچی اور اُسے پانی پلانا چاہا لیکن پلانے نہ پائی تھی کہ خُدا نے اُسے اپنے پاس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بُلا لیا ٭

عرب اور تُرک جب دُشمنوں کا پیچھا کرتے ہوئے آگے بڑھے تو اُنھوں نے دیکھا کہ چار تُرک زخمی پڑے ہیں۔ اُن ہی کے پاس فاطمہ کی لاش اِس حالت میں پڑی ہے کہ مشک کا مُنہ ہاتھ میں ہے اور مشک ایک بے ہوش تُرک کے سینے پر پڑی ہے ٭

سوال

(۱) لڑائی کن کن قوموں میں ہوئی تھی ؟

(۲) "نڈر فاطمہ" کس قوم کی لڑکی تھی ؟

(۳) فاطمہ نے اپنے ذمّے کیا کام لیا تھا، اور یہ کام کیسے کرتی رہی ؟

(۴) جب اسمٰعیل بک نے فاطمہ کو روکنا چاہا تو وہ کیا جواب دے کر چلی گئی ؟

(۵) فاطمہ کس طرح مری، اُس کی لاش کس حالت میں ملی ؟

(۶) فاطمہ سے تُم نے کیا بات سیکھی ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

مشق

(۱) اِسمٰعیل بک نے جو کچھ فاطمہ سے کہا اور فاطمہ نے جو جواب دیا وہ اپنی کاپی میں نقل کرو۔ ایک سے پہلے لکھ دو "اِسمٰعیل بک نے کہا"۔ دُوسرے سے پہلے لکھ دو "فاطمہ نے جواب دیا"۔

(۲) "اپنی تکلیف سے زیادہ اُسے دُوسرے کی تکلیف کا خیال تھا"۔ اس جُملے میں سارے قصّہ کا نچوڑ ہے دو جُملے لکھ دو جن سے اس بات کی سچّائی معلوم ہو جائے۔

(۳) نیچے کے لفظوں سے جُملے بنا کر اپنی کاپی پر لکھو:۔
پانی پلانا۔ گولیوں کی بوچھار۔ سنگین سے حملہ۔ زخمی کے سینے پر مشک کا مُنہ۔ فاطمہ کی لاش۔

عملی کام

دُنیا کے نقشے میں طرابلس اور اِٹلی کے مُلکوں کو پہچانو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar